27/1/2017

از وارثان عبدالصمد

کاتب ارادت

# دیوانِ جالبؔ

بشمولِ مسدّس "آئینۂ وطن"

مع حالاتِ زندگی

جالبؔ کاشمیری

پہلی بار :- مارچ ۱۹۷۴ء

تعداد :- ایک ہزار

سرورق :- شباب زیدی لکھنوی

طباعت :- لکشمی پرنٹنگ ورکس - لال کنواں - دہلی

کتابت :- عاصم امروہوی - جمال گیاوی

قیمت :- بیس۲۰ روپے

ناشر

جالب پبلشنگ ہاؤس

ستھرا شاہی کالونی - سری نگر (کشمیر)

ملنے کا پتہ

(۱) کہانی پبلیکیشنز - ۱۷۶۸ - سوئی والان - دہلی ۱۱۰۰۰۶

(۲) کتب خانہ عزیزیہ - اردو بازار - جامع مسجد - دہلی ۱۱۰۰۰۶

(۳) بک کارنر - مولانا آزاد روڈ - سرینگر - کشمیر

(۴) محمد عبداللہ رفوگر نیوز پیپر ایجنٹ - پرانا پل - امیراکدل - سرینگر - کشمیر

(۵) ریزیڈنٹ ایجنسی، ریذیڈنسی روڈ - جموں

# انتسابؔ

میں اِس تصنیف کو اپنے پیارے عزیزوں کے
ناموں سے اِس لئے منسوب کرتا ہوں تاکہ یہ تصنیف
اُن کو دُوسری خدماتِ جلیلہ کے ساتھ ساتھ علمی و قلمی
خدمات کی طرف بھی متوجّہ کرتی رہے۔

جاؔلب

جالب نہ جائے شیخ و برہمن کی دوستی
روشن رہے جو کعبہ تو رخشندہ سومنات

جالب کاشمیری

جالبؔ بنالے تو بھی کسی دل میں اپنا گھر
بُلبُل نے آشیانہ بنایا چمن کے پاس

کمالِ فن میں ہے مضمر حیاتِ جاوداں جالبؔ
خضر کو آبِ حیواں کا عبث ہم رہ نما سمجھے

# پیش لفظ

جناب آلِ احمد سُرورؔ

اگر ادب خوابوں کے ذریعہ سے حقائق کی توسیع ہے تو شاعری تخیّل کے ذریعہ سے زندگی کے حُسن، اس کی صداقت اور اس کی معنویت تک پہنچنے کی کوشش ہے۔ اِس کوشش میں کامیابی کی اتنی اہمیت نہیں جتنی خلوص اور لگن کی ہے۔ زندگی ایسی پیچیدہ اور حُسن ایسی پُر اَسرار شے ہے کہ اس کے طلسمِ ہوش رُبا کو فتح کرنے کے لئے کوئی ایک لَوح کافی نہیں اُردو شاعری صِرف شاعری نہیں ہے، ایک تہذیبی قدر بھی ہے۔ یہ حُسن، عدل، صداقت رواداری پر اصرار کر کے ایک اخلاقی صفت کی بھی آئینہ داری کرتی ہے۔ یہ تہذیبی اور اخلاقی قدر آپ کو اُردو کے اکثر شعراء کے یہاں کسی نہ کسی رنگ میں مل جائے گی۔

جناب جالبؔ کے مجموعۂ کلام کو دیکھ کر مجھے یہ اندازہ ہوا کہ ہماری شاعری کی جمالیات ہی میں ایک اخلاقیات بھی ہے، بلکہ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ یہ جمالیات ہی اخلاق ہے، شاعر حُسن کا دِل دادہ ہے، وہ فطرت کے حُسن اور حسنِ نسوانی دونوں سے متاثر ہوتا ہے۔ مگر اس کے یہاں

انسانیت کے حُسن پر بھی اصرار ہے۔ انسانیت کا حُسن شیخ و برہمن کا پابند نہیں، وہ دونوں کو ایک وحدت کے رشتے میں پرونا چاہتا ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ جالبؔ کا کلام ایک دردمند انسانیت کی نوائے مستانہ ہے۔ جالبؔ کے یہاں آپ کو فن کی لغزشیں بھی ملیں گی، مگر اُن کے خلوص کی گرمی اور جذبے کا وفور زیادہ لائقِ توجہ ہے، اس لئے ان لغزشوں کو نظر انداز کر کے اُن کے تیر و نشتر دیکھنے چاہئیں، اُن کے یہاں پرانے دستور کے مطابق ردیفوں میں سبھی حروفِ تہجی آجاتے ہیں۔ یہ التزام نہ ہوتا تو بہتر ہوتا، مگر انھوں نے اس کے باوجود اچھے اچھے شعر کہے ہیں، اُن میں سے چند یہ ہیں :-

اب کہو کس کے لہو کی ہے تلاش
خوں بہایا کافر و دیں دار کا

اک سفارش ہے آپ کا اخلاص
زندگی مہربان ہے مجھ پر

تھے مرے ہاتھ نہ آدابِ دُعا سے واقف
میں نے اس بُت کی محبت کو عبادت جانا

شعلوں سے اپنے واسطے کوئی شرار مانگ
مشکل جب آپڑے کوئی گھبرا نہ جائے دِل

ساز ہیں اور بے صدا ہیں ہم
کوئی چھیڑے تو راگ بن جائیں

تو پھر آنکھوں سے گرجاتا ہے یارو ساغرِ جم بھی
مقدّر سے جو ساقی کی غلامی ہاتھ آجائے

اُمید ہے کہ جناب جالبؔ کا یہ مجموعہ جس میں کشمیر اور ہندوستان کی روح جھلک رہی ہے، پسندیدگی اور قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔

(پروفیسر) آل احمد سرور

ا۔ شبلی روڈ۔ علی گڑھ
۲ مارچ ۱۹۷۴ء

# دیباچہ

## حضرت شمیم کرہانی

اظہار کی دل کشی اور زبان کی نفاست شعر کے اہم اجزا ہیں۔ بے زبان احساسات حُسنِ ترسیل کا یہ آہنگ پاتے ہی کرشمہ نظر آنے لگتے ہیں۔ ولی دکنی، میر تقی میر اور میر انیس دربارِ سخن میں جن زرّیں مسندوں پر جلوہ فرما نظر آتے ہیں وہ اعزاز کی مسندیں اسی سادگی بیان کا عطیہ ہیں۔

مُفلسی سب بہار کھوتی ہے
مرد کا اعتبار کھوتی ہے

(ولی)

سب پہ جس بار نے گرانی کی
اُس کو یہ ناتواں اٹھا لایا

(میر)

خیالِ خاطرِ احباب چاہیے ہر دم
انیس ٹھیس نہ لگ جائے آبگینوں کو

اِن اشعار میں جو سادگی جو برجستگی اور جو خلوص کی جادو اثری ہے اسی نے اِن شعراء کو ہر دلعزیز بنایا ہے لیکن یہاں یہ نکتہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ صرف سلاستِ بیان اور سادگیٔ زبان ہی سے شعری عمل کی تکمیل نہیں ہو جاتی۔ عظیم مفکّر لانجائنس کے نزدیک پُرشکوہ الفاظ، بلند و بالا تشبیہات و استعارات کا استعمال بھی ضروری ہے اور اگر الفاظ مذہبی تشبیہات و استعارات کے آئینہ دار ہو جائیں تو اُن میں ماورائی توانائی اور عظمت پیدا ہو جاتی ہے۔ یورپ کی کلیسائی شاعری اس کی زبردست مثال ہے لیکن ایشیائی تغزل کا پیراہن ہلکے رنگوں کا تقاضا کرتا ہے، وہ ہلکے رنگ کیا ہیں، مرزا غالبؔ کی زبانی سُنیے:

شمع ہر رنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک

اِس مصرعے میں لفظِ "ہر رنگ" معمولی سا لفظ ہے لیکن ذرا اِس لفظ کا تجزیہ کیجیے تو یہ لفظ شامِ نشاط، شبابِ نیم شب اور صبحِ پیری کے متغیّر و متحرّک تاثرات کا آئینہ دار ہے۔ لفظ کیا ہے ذہنِ حسّاس کے لیے ایک متحرّک و ناطق فلم۔

اِسی نقطۂ نگاہ سے جالبؔ کشمیری صاحب کے کلام کا جائزہ لیجیے تو آپ کو ہر صفحے پر سادگی و برجستگی کی دل کشی کارفرما نظر آئے گی۔ وہ اپنے تجربات و مشاہدات کو بے تکلفی کے ساتھ پُرخلوص انداز میں نظم کر دیتے ہیں۔ یہ بات اُن کی شخصیت کا عکس بھی ہے۔ وہ خود بڑے پُرخلوص، مہماں نواز، دِل دار، صاف گو اور انسان دوست فرد ہیں۔ متحرک، متبسّم، اور متلاطم رہنا اُن کا فطری میلان ہے۔ اِسی لیے اُن کے اشعار میں وہی تحرّک، وہی تبسّم اور وہی تلاطم پایا جاتا ہے

جو اُن کے دل میں برپا رہتا ہے۔

وہ روئے ارض کے ہر متنفس کو اپنا سا انسان سمجھتے ہیں اور مخلوقِ خدا کو فردِ واحد تصوّر کرتے ہیں۔ یہ انسانی وحدت کا جیتا جاگتا تصوّر ہے۔ کہتے ہیں ؎

سبھی ایک ہیں سب ہیں اولادِ آدم
یہ ذاتیں خیالی، قبیلے خیالی

وہ خود ستائی کو جُرم سمجھتے ہیں۔ فلاح رسانی اُن کا مسلک ہے اور نوعِ بشر کی دِل آسائی اُن کا ایمان۔ وہ چاہتے ہیں کہ خاموش خدمتِ خلق کرتے رہیں۔ زبان سے کچھ نہ کہیں اور یہ دیکھیں کہ خلقِ خدا کیا کہتی ہے ؎

رند ہوں پارسا ہوں میں کیا ہوں
کچھ سُنوں آپ کی زبانی بھی

وہ محبت کو امنِ حیات کی ضمانت سمجھتے ہیں۔ اُس محبت کو جو شیخ و برہمن کو احترام کی نظر سے دیکھتی ہے اور چاہتی ہے کہ انسان ایک رشتۂ خلوص میں پیوستہ رہے ؎

جاؔلب نہ جائے شیخ و برہمن کی دوستی
روشن رہے جو کعبہ تو رخشندہ سومنات

جاؔلب صاحب کا یہ جذبۂ خیر ہندوستانی جمہوریت کی صحیح اسپرٹ بھی ہے۔ ہماری دُعا ہے کہ شاعر کی یہ دُعا مُستجاب ہو اور روئے زمین کا ہر باشندہ یک دل و یک جہت ہو کر منزلِ امن کی طرف گامزن ہو جائے۔

مجھے یقین ہے کہ جاؔلب صاحب کا یہ مجموعہ جو ظاہری حُسن و نفاست کا دل کش مُرقّع بھی

ہے، اپنا پیغام دلوں تک پہنچائے گا اور شاعر کا پُر خلوص شعری مشن کامیاب ہوگا۔

شمیم کرہانی
۱۵ر فروری ۷۴ء
دِلّی

# تقریظ

## حضرت علاّمہ اخلاق دہلوی

محترم جالبؔ صاحب مقتدر اور برگزیدہ شخصیت کے مالک اور استادِ فن ہیں۔ جاذبیت کا وصف ان کی ذات میں بھی ہے اور ان کے کلام میں بھی۔ مشاغلِ روزگار میں منہمک رہتے ہوئے شعر و سخن سے وابستگی خداداد وصف اور فطری لگن کا ثمرہ ہے، جو کسی تحسین کا محتاج نہیں۔

جالبؔ صاحب کا ذوق نہایت شستہ اور ہمہ گیر ہے۔ انھوں نے منتخب اور گوناگوں موضوعات پر طبع آزمائی فرمائی ہے بلکہ دادِ سخن دی ہے جو لائق صد تحسین ہے۔ خیالات پاکیزہ، مہذّب اور سُلجھے ہوئے ہیں۔ خیالات میں تنوّع اور ارتفاع بھی ہے اور عُمق بھی اور سود مند بھی ہیں۔ اسلوبِ بیان برجستہ اور کیف آور ہے زبان صاف سُتھری اور سادہ و پُر کار ہے۔ روانی غضب کی ہے۔ کہنہ مشقی اور پختگی لفظ لفظ سے مترشّح ہے۔ کلامِ جالبؔ کے مطالعے سے دل کیف و سرور میں کھو سا جاتا ہے اور ایسا لگتا ہے کہ ہم گویا آپ بیتی دہرا رہے ہیں۔ ایسے صاحبِ کمال جن کا کلام ایسے اوصاف کا جامع ہو، بلا شبہ نادرِ روزگار ہیں اور ان کا کلام اس لائق ہے کہ اس سے سبق حاصل کیا جائے۔

میں نے کلامِ جالبؔ کا جستہ جستہ مطالعہ کیا ہے۔ جہاں سے پڑھنے لگا چھوڑنے کو دل نہیں چاہا۔ کلام میں تاثیر نہیں سحر ہے جو خلوصِ فن اور ریاضت کا ثمرہ ہے۔

یہ بہارِ گل بداماں ہے ریاضت کا ثمر ؎ ورنہ گلشن کی فضا صحرا سے کوسوں دور ہے

میرے پاس الفاظ نہیں جو میں کلامِ جالبؔ کی خاطر خواہ داد دے سکوں۔ میں کلامِ جالبؔ کی اشاعت پر دل سے مبارکباد دیتا ہوں اور بارگاہِ رب العزّت میں دست بہ دعا ہوں کہ حُسنِ قبول عنایت ہو۔

اخلاق حسین دہلوی غفرلہٗ

لال محل بستی حضرت نظام الدین اولیاء۔ نئی دلی۔۱۳

۲ ۳/۴ ۶

(۱۴)

# تأثرات

## جناب کمال احمد صدیقی

جالب صاحب کا اصل نام غلام محمد ہے، یہ بہت کم لوگوں کو معلوم ہے۔ اور جالب ان کا تخلّص ہے، یہ صرف ان کے بہت قریبی دوست اور احباب ہی جانتے ہیں۔ وہ کشمیر میں جالب صاحب کے نام ہی سے مشہور اور معروف ہیں، اور ان کے ظاہری مشاغل چونکہ سیاست اور تجارت سے تعلّق رکھتے ہیں اِس لئے بہت کم لوگوں کو اس بات کا علم ہے، کہ سیاست اور تجارت کی دُنیاداری کے ساتھ ساتھ وہ شعر و ادب کا بھی بہت سُتھرا اور بلند ذوق رکھتے ہیں۔ سری نگر میں کئی سال تک اُن کے پڑوس میں رہنے کے باوجود میں صرف یہ جانتا تھا کہ اُنھیں شعر و شاعری سے دلچسپی ہے اور وہ اچھّے اشعار سن کر محظوظ ہوتے ہیں۔ لیکن وہ خود شعر کہتے ہیں اور اچھّے شعر کہتے ہیں، یہ انکشاف مجھ پر ابھی حال ہی میں ہوا، جب انھوں نے اپنا دیوان چھاپنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ میں نے ان کا کلام پڑھا تو تعجّب ہوا کہ ایسا کلام اور وہ چھپائے رہے، اپنی اس کوتاہی اور محرومی پر افسوس ہوا کہ بیس سال تک ریڈیو کشمیر سے وابستہ رہنے کے باوجود میں جالب صاحب کی اصلی شخصیت کو دریافت نہ کر سکا۔ میں ان کی شرافت، سادگی، انکسار، مہمان نوازی اور خلوص سے اس درجہ متأثر رہا کہ مجھے اس بات پر غور کرنے کی فرصت ہی نہیں ملی، کہ میں ان کے تخلّص کی معنویت اور حقیقت کے بارے میں سوچتا، مجھے ان کے بارے میں صرف یہ معلوم تھا کہ وہ ۱۹۳۸ء سے برابر ریاستی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوتے آئے ہیں اور ان کا شمار ان معدودے چند ممبران میں ہوتا ہے جو ممبر بننے کے بعد بھی اپنے رائے دہندگان کی نظروں میں محبوب اور محترم رہتے ہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ جالب صاحب کی ادبی شخصیت بھی ادبی دنیا کے سامنے آرہی ہے

اور ان کا صاف اور شستہ کلام پہلی بار شائع ہو رہا ہے۔

ملا طاہر غنیؔ کاشمیری کے ردیف وار دیوان (فارسی) کے بعد شاید کسی اور کشمیری شاعر کا ردیف وار دیوان شائع نہیں ہوا ہے، اور جالبؔ صاحب نے اس کا خاص التزام کیا ہے۔ اس بات کی طرف توجہ یوں گئی کہ اس سے جالبؔ صاحب کی روایت پسندی پر روشنی پڑتی ہے۔ اساتذہ کے دواوین کی طرح اس دیوان میں غزلوں کے علاوہ مثنوی اور قصیدے کو چھوڑ کر دوسری اصنافِ سخن کے نمونے بھی موجود تھے۔ یوں تو جالبؔ صاحب کو دوسرے اصناف سخن پر بھی اتنی ہی قدرت حاصل ہے جتنی غزل پر، لیکن غزل اُن کے مزاج کو زیادہ موافق آئی۔ مجھے خوشی ہے کہ دیوان کے انتخاب کے وقت انہوں نے میرا یہ مشورہ مان لیا کہ طویل مسدس اس میں شامل نہ کیا جائے اور زیادہ سے زیادہ غزلوں کو اس میں جگہ دی جائے۔ ان شعروں کو دیکھ کر آپ بھی اس بات سے اتفاق کریں گے کہ زیادہ سے زیادہ غزلیں رکھنے کا مشورہ مناسب تھا۔

دلِ جالبؔ ہے اب داغوں کا محشر
یہی پہلے شراروں کا جہاں تھا

○

رگ رگ میں سمایا ہے غمِ عشق کا سیماب
بے چین ہوں بے چین ہوں، بیتاب ہوں بیتاب

○

ہو نہیں سکتے سبھی صاحب قِران و باکمال
بن کے افلاطون، رعب اپنا جمانا ہے عبث

رفتارِ جس کی فتنۂ محشر ہے وہ ہے ساتھ
اپنا زمانہ، اپنے ہیں لیل و نہار آج

○

ان شعروں کی تفسیر کی جائے تو بات طویل ہو جائے گی۔ اور یہ مقام طویل بات کرنے کا نہیں ہے۔ ہاں اتنا ضرور کہوں گا کہ ان شعروں میں فکر بھی ہے اور زبان کا چٹخارہ بھی۔ اور یہ اُس سطح کے شعر ہیں جس تک بہت سے شاعروں کو پہنچنے کی سعادت کم ہی نصیب ہوئی ہے، اور اُن میں کچھ بڑی معروف شخصیتیں بھی شامل ہیں خاص طور سے مشاعروں کی شخصیتیں۔

مجھے یقین ہے کہ کشمیر کے اس بزرگ نوجوان شاعر کا کلام ادبی حلقوں میں سنجیدگی سے پڑھا جائے گا اور جس داد و تحسین کا مستحق ہے، وہ اُسے ملے گی۔

کمال احمد صدیقی

۳۴ راؤز ایونیو۔ نئی دلی

۱۷ فروری ۱۹۷۴ء

# حالاتِ زندگی

نام ـــــــ غلام محمدؐ
تخلّص ـــــــ جاؔلب
تاریخِ ولادت ـــــــ ۱۰ ؍ جنوری ۱۹۱۴ء
مقامِ ولادت ـــــــ پٹن (کشمیر)
نسب ـــــــ شجرہ نسب سے معلوم ہوتا ہے کہ میرا تعلّق ایک قدیم کشمیری پنڈت برہمن خاندان سے ہے جو آج سے کوئی ڈیڑھ سو برس قبل مُسلمان ہو گیا تھا۔

## تعلیم

ابتدائی تعلیم پٹن کے دو غیر سرکاری مکتبوں میں آخون عزیز اللہ اور اخون حفیظ اللہ سے حاصل کی۔ کچھ وقت گزرنے کے بعد پرائیویٹ اُمیدوار کی حیثیت میں پنجاب یونی ورسٹی لاہور سے ۱۹۳۰ء میں منشی ۱۹۳۱ء میں منشی عالم ۱۹۳۲ء میں منشی فاضل ۱۹۴۰ء میں ادیب فاضل کے امتحانات پاس کئے۔ اسی دوران ایف، اے انگریزی کا امتحان بھی پاس کیا۔ انگریزی میں میر ہدایت اللہ سے استفادہ کیا جو آج کل مظفر آباد میں مقیم ہیں۔ منشی عالم اور منشی فاضل میں مرحوم حافظ احمد اللہ مسگر سے رہبری حاصل کی۔ مسگر صاحب لوک سبھا کے ممبر و مدیر "آئینہ" شمیم احمد شمیم کے جدِّ امجد مرحوم مولوی محمد عبداللہ وکیل کے

خوش الحان زیرک اور زندہ دل شاگرد رشید تھے۔ مولوی صاحب اپنے وقت کے جیّد عالم، مفکّر اور محقق تھے۔

## خاندانی حالات

والد مرحوم کا پیشہ تجارت تھا اور نام محمد خلیل بٹ۔ لوگ ان کو خلیل ٹینی کے نام سے یاد کرتے تھے۔ کاروبار کا احاطہ کشمیر کے علاوہ راولپنڈی، حضرو، اور امرتسر تک پھیلا ہوا تھا پٹن جو بارہ مولہ کا ایک اہم تجارتی قصبہ شمار کیا جاتا ہے۔ ان کے کاروبار کا مرکز تھا اور وہ یہاں کی خوش حال اور متمول ترین شخصیت سمجھے جاتے تھے۔ لباس سادہ، دل مکھن سے بھی زیادہ ملائم تھا۔ ان کی سخاوت اور مہمان نوازی نے علاقہ بھر کے لوگوں کو گرویدہ بنا دیا تھا۔ پٹن میں جو ریاستی اور غیر ریاستی ہندو، سکھ، تاجر پیشہ آباد ہو گئے تھے وہ سب ان کی بڑی عزّت کرتے تھے اور اُن کا آپس میں بڑا میل جول تھا۔ وہ حقیقی معنوں میں سیکولرازم کے مجسّمہ تھے۔ اُن دنوں چیف جج صاحب کی عدالت میں ریاستی سرکار عوام کے برگزیدہ طبقہ میں سے چند اصحاب کو نامزد کرتی تھی جو سنگین جرائم میں ماخوذ افراد کے مقدمات کے سلسلہ میں اپنی اپنی رائے دیا کرتے تھے۔ ان کو اسیسر ASSESSOR کہا جاتا تھا والد صاحب برابر کئی سال تک اسیسر رہے۔ والد بزرگوار کی یہ وصیت تھی کہ میں سرکاری ملازمت کی بجائے تجارت سے وابستہ رہوں، اپنی سیاسی، سماجی اور دیگر اہم مصروفیات کے باوجود میں اس وصیت پر ثابت قدمی سے گامزن ہوں۔

بڑے بھائی صاحب جو عبدالعزیز کے نام سے مشہور تھے اور جنہوں نے ۱۹۸۰ء میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ بڑے طرح دار، بانکے اور البیلے تھے۔ بڑے بڑے نوابوں، راجاؤں اور ذمہ دار عہدہ

فائنز آفیسروں کے ساتھ ان کے گہرے دوستانہ مراسم قائم رہے۔ ان کے فرزندان میں سے دو سرکاری ملازم ہیں باقی تجارت کے ساتھ وابستہ ہیں مجھ سے چھوٹے بھائی کا نام غلام احمد تھا جو عنفوانِ شباب میں ہی اللہ کو پیارا ہو گیا۔

"حسرت اُن غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے"

سب سے چھوٹے بھائی کا نام غلام نبی ہے جو بڑی فیاضانہ طبیعت کے مالک ہیں۔ انہوں نے بھی تجارت کو اپنا پیشہ بنالیا ہے۔ شومئ قسمت دو سال سے ان کو ایک ایسا روگ لگا ہے جس کی وجہ سے ان کی تجارتی سرگرمیاں کم ہو گئی ہیں۔ ان کے ایک فرزند غلام جیلانی اسلامیہ کالج سری نگر میں بحیثیت لیکچرر تعینات ہیں۔

خواہرزادگان نور محمد بٹ پروجیکٹ آفیسر رورل انڈسٹریز پروجکٹ بارہ مولہ ہیں۔ محمد شفیع شاہ ریجنل انجینئرنگ کالج نسیم باغ سرینگر کے لیکچر رہیں اور ان دنوں آئی۔ آئی۔ ٹی دہلی میں برقیات و مواصلات میں پی۔ ایچ۔ ڈی کر رہے ہیں۔

## اولاد

فضلِ ایزدی سے دو دختراں اور پانچ فرزندان عطا ہوئے ہیں۔ فرزندوں نے اپنے نام کے ساتھ میرا تخلص "جالب" جوڑ دیا ہے۔ اس وجہ سے کبھی کبھی یہ معلوم کرنے میں مشکل آن پڑتی ہے کہ اصلی جالب کون ہے؟ ماسوائے دو فرزندان کے جو ابھی زیرِ تعلیم ہیں باقی سب کی شادیاں ہو چکی ہیں اور سبھی صاحبِ اولاد ہیں۔

منصور احمد میرا سب سے بڑا فرزند ڈسٹرکٹ پنچایت افسر ہے۔ منظور احمد فیلڈ سروے آرگنائزیشن میں سپروائزر ہے۔ ہلال احمد تجارت میں ہاتھ بٹاتا ہے۔ شبیر احمد ریجنل انجینئرنگ کالج نسیم باغ

سری نگر سے سال بھر میں فارغ التحصیل ہونے والا ہے۔ سب سے چھوٹا جاوید اقبال پری یونیورسٹی امتحان میں شامل ہوا ہے۔ بڑی دختر ثریا پٹن میں آباد ہو گئی ہیں۔ اُن کے شوہر عبدالصمد اگریکلچر گریجویٹ ہیں اور محکمہ زراعت میں ملازم ہیں۔ ان کا ایک بیٹا عارف اقبال جسے پیار سے عرفی کہتے ہیں اور دو بیٹیاں ہیں۔ چھوٹی دختر سکینہ مشہور ادیب اور صحافی شمیم احمد شمیم سے منسوب ہیں اور ماشاء اللہ اُن کی تین بیٹیاں ہیں۔

## عادات و خصائل

مزاج میں البیلا پن، رنگینی اور شوخی ضرور ہے مگر انکسار اور اعتدال کے ساتھ کسی کے جذبات نادانستہ طور مجروح ہوں تو پشیمانی ہوتی ہے۔ جب تک اس کے دل کا غبار دور نہ ہو جائے بے چین طبیعت کو چین نہیں ملتا۔ امیر ہو یا غریب، مزدور ہو یا آقا، ہندو ہو یا مسلمان خندہ پیشانی اور تواضع سے پیش آنا میری فطرت ہے۔ مہمان کے بغیر گھر بے رونق نظر آتا ہے۔

"دستِ کشادہ را نہ شود تنگی نصیب"

## لوگوں کے قرضے معاف کئے

والد مرحوم جو بڑے خوش حال اور متموّل تھے ورثہ میں جائداد کے علاوہ ایک وزن دار بہی کھاتہ بھی چھوڑ گئے تھے جس میں ان مختلف اسامیوں کے نام درج تھے جنہوں نے ایک لاکھ روپے سے بھی زائد رقوم اُن سے بطور قرضہ برداشت کی تھیں۔ اُن میں ایسے بھی لوگ تھے جن میں یہ قرضہ ادا کرنے کی استطاعت کم تھی ایسے لوگوں کو میں نے بہ یک جنبشِ قلم قرضہ کی ادائیگی سے مستثنیٰ کیا اور فارغ خطی کی رسید حوالہ کی۔ میری اس رحم دلی کا نتیجہ یہ نکلا کہ جو لوگ قرضہ ادا کرنے کی طاقت رکھتے بھی تھے

انہوں نے بھی مختلف حیلوں بہانوں سے روپے کے چار آنے دے کر باقی رقم گزاشت کروائی اور بیباقی کی رسید حاصل کی۔ کئی لوگوں نے تو شیرِ مادر سمجھ کر ساری رقم ہضم کر لی۔

## تہواروں پر مبارکبادی کے پیغامات

مختلف مذہب و مشرب سے تعلق رکھنے والے اپنے شناساؤں، دوستوں اور بزرگوں کو خاص خاص تہواروں پر مبارکبادی کے پیغام اور تحائف بھیجنا میرا دل پسند مشغلہ ہے۔ جہاں ممکن ہو بذاتِ خود حاضر ہو کر یہ فریضہ انجام دیتا ہوں۔ اس سے میری روح کو تسکین نصیب ہوتی ہے۔

## رہنما اصول

حیات مستعار کو خوش گوار اور تسکین بخش طریقہ سے گزارنے کے لئے میں نے ان دو شعروں کو اپنا رہنما اصول بنایا ہے۔ اگر مقدور ہو تو ہر شخص کو ان کی پیروی کرنا چاہیئے۔ یہ دونوں شعر خواجہ حافظ شیرازی کے ہیں:۔

"حافظا گر وصل خواہی صلح کن با خاص و عام
با مسلماں اللہ اللہ با برہمن رام رام"

---

"آسائشِ دو گیتی تفسیرِ ایں دو حرف ست
با دوستاں تلطف با دشمناں مدارا"

## فلمی اداکاری کا شوق

آج کل جس طرح حسین و جمیل لڑکیوں پر فلموں میں کام کرنے کا شوق غالب ہے۔ میرے زمانہ شباب میں خوش گلو، خوب صورت اور سڈول جسم کے تنومند نوجوانوں کے دل میں بھی کبھی کبھی یہ درد اٹھتا تھا یہ درد میرے دل میں بھی اُٹھا مگر منت کش دوا نہ ہوا۔ بمبئی جو عروس البلاد ہند کے نام سے مشہور ہے اس کا عزم سفر کیا۔ وہاں ایک ہفتہ وار "مصوّر" کے ایڈیٹر نذیر لدھیانوی سے رابطہ قائم ہوا۔ فلم کمپنیوں کے مالکوں اور فلمی اداکاروں سے ان کے گہرے تعلقات تھے۔ نذیر صاحب کی وجہ سے ان کے ہاں میرا آنا جانا بھی شروع ہو گیا۔ کسی نگارخانے میں کسی فلم کی شوٹنگ ہو رہی تھی۔ ناظر کی حیثیت سے مجھ کو بھی اس میں شرکت کی دعوت ملی۔ شوٹنگ دیکھنے کے بعد میرے ارادہ میں کسی قدر تذبذب واقع ہو گیا۔ پردہ سیمیں پر کوئی فلمی سین دیکھ کر جو لطف محسوس ہوتا ہے، اس سین کی شوٹنگ دیکھنے جائیے تو سارا مزہ کرکرا ہو جاتا ہے۔ اسی دوران مرحوم غلام محمد بٹ سے ملاقات ہوئی جنہوں نے سلوچنا اور مشہور مغنیہ اختری بائی فیض آبادی کے ساتھ فلم "مادھوری" میں بہ طور ولین کام کیا ہے۔ اس بلند قامت نوجوان کا خاندان کسی زمانہ میں کشمیر سے لاہور جا کر آباد ہو گیا تھا مرحوم بٹ صاحب نے بھی مجھے فلمی دنیا کی چکا چوند سے دُور رہنے کا مشورہ دیا جو میں نے بطیب خاطر قبول کیا۔ بٹ صاحب کا حلیہ مشہور فلمی اداکار شیخ مختار سے ملتا جلتا تھا۔

بمبئی میں ایک کاروباری آدمی سے بھی ملاقات ہوئی جن کا نام غلام سرور خاں تھا۔ ایچ، فقیر محمد غلام سرور کے نام سے ان کی فرم کرافورڈ مارکیٹ میں چلتی تھی۔ ان کے ساتھ میوہ کا کاروبار شروع کیا شومئی قسمت انہوں نے تنگ دستی کی وجہ سے رقم روک لی جو پھر کبھی ادا نہ ہو سکی۔ روپیہ کی وصولی کے بہانے تین سال مسلسل بمبئی کا طواف کرتا رہا اور دو تین مہینے گزرنے کے بعد خالی ہاتھ لوٹتا رہا۔ مشہور فلمی اداکار

یوسف خاں المعروف دلیپ کمار اسی صاحب کا فرزند ارجمند ہے۔ خان صاحب خود پٹھان ہیں یا کشمیری، وہ بحث طلب امر ہو سکتا ہے مگر دلیپ صاحب کی والدہ محترمہ کشمیری نژاد ہیں۔ خان صاحب کئی برس ہوئے جنّت آشیاں ہو چکے ہیں۔ ان کے دو فرزند نور محمد اور محمد ایّوب کئی برس پہلے گرمیوں میں دو ماہ میرے یہاں قیام پذیر رہے۔ ایوب کا جسم دُبلا پتلا تھا اور چہرے کی رنگت سے مدقوقانہ حالت ٹپکتی تھی۔ بعد میں کسی نے کہا کہ وہ اللہ کو پیارا ہو گیا ہے۔ یہ ۱۹۴۷ء سے پہلے کا واقعہ ہے۔

## عشق نے غالبؔ نکمّا کر دیا

نوجوانی میں سینما بینی کا شوق اس قدر سوار ہو گیا تھا کہ روزانہ سترہ میل کا فاصلہ طے کر کے شام کو پٹن سے سری نگر شو دیکھنے کے لئے آیا کرتا تھا۔ "عورت کا پیار" تیس چالیس سال قبل کئی فلم بین نوجوان اس فلم کو دیکھ چکے ہوں گے۔ آغا حشر کاشمیری کے دل نواز گانے، ملکہ موسیقی مختار بیگم کا ترنّم اور قند و گلاب سے لبریز دل کش آواز اس کو چار چاند لگانے کا باعث بنے۔

حق تو یہ ہے کہ میں یہ گانے سن کر مسحور ہو گیا تھا۔ اس فلم کو بار بار دیکھنے کی خواہش نے مجھے لاہور راولپنڈی، امرتسر، دہلی اور کراچی کی سیر کرائی لیکن پھر بھی دیکھنے کی تشنگی اور سیر چشمی باقی رہی۔

"اے حشر دیکھنا یہ ہے چودھویں کا چاند
یا آسماں کے ہاتھ میں تصویر یار کی!"

یہ ایک غزل کا شعر ہے جو مختار بیگم نے اسی فلم میں گایا ہے۔

سری نگر میں کبھی کبھی ہندوستان کی مشہور تھیٹریکل کمپنیاں آکر ڈرامے دکھلایا کرتی تھیں۔ ایک مقامی تھیٹریکل کمپنی بھی تھی۔ ان کے آخری شو دیکھنے کے بعد رات کے پچھلے پہر گھر پہنچتا تھا، ان دنوں ٹانگوں

کارواج تھا اور یہ ہی سفر کا موزوں اور آرام دہ ذریعہ سمجھا جاتا تھا۔ ایک ٹانگہ بان نے تیز رفتار گھوڑا پال رکھا تھا جو میری رات کی سواری کے لئے مخصوص تھا۔ سماع کی مجلسیں بھی اکثر و بیشتر منعقد ہوا کرتی تھیں جو بالعموم شام سے پو پھٹنے تک جاری رہتی تھیں۔ شوق تو پورا ہوتا رہا مگر راتوں کی نیندیں حرام ہوتی تھیں اب جب کہ جوانی ڈھل چکی ہے کم خوابی نے بے خوابی کی جگہ لے لی ہے۔ بے خوابی نے اختلاج قلب، خفقان اور ہائی بلڈ پریشر کا روپ دھارن کیا ہے۔ پھر بھی آنے والی صدی تک زندہ رہنے کے کارآمد تجربوں پر عمل جاری ہے۔

"عشق نے غالبؔ نکمّا کر دیا
ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے"

یا یوں کہیئے:۔

"آگ تھے ابتدائے عشق میں ہم　　اب ہوئے خاک انتہا یہ ہے"

## قدم دریغ مدار از جنازۂ جالبؔ

کچھ ایماں کی حرارت والے الزام دیتے ہیں کہ جالبؔ بڑا مست اور سر پھرا ہے کہ کبھی باجماعت نماز نہیں پڑھتا ہے حالانکہ یہ نادرست ہے۔ پڑھتا ہوں بشرطیکہ آخری صف میں جگہ ملے، نہ ملے تو بے نیل و مرام واپس لوٹتا ہوں۔ یہاں یہ عالم ہے کہ جماعت میں کھڑا ہوا کہ نہ ہوا دھڑکن شروع ہو جاتی ہے اس اس لئے جماعت سے گریز کرتا ہوں۔ دعوتوں، جلسوں اور مشاعروں میں ترکِ شرکت اسی اضطرابی کیفیت کا نتیجہ ہے۔ سینما بینی کا شوق بھی جاتا رہا کیونکہ مار دھاڑ اور المیہ سین دیکھ کر جذبات پر قابو نہیں رہتا۔ امید ہے کہ معترضین سمجھ گئے ہوں گے کہ یہ سستی نہیں مجبوری ہے۔ یہ سرپھراپن نہیں لاچاری ہے۔ خواجہ حافظ

شیرازی کا یہ شعر کسی قدر تحریف کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔ اس سے میری دلی کیفیت کی ترجمانی ہوتی ہے۔

"قدم دریغ مدار از جنازۂ جالب
کہ گرچہ غرقِ گناہ ست میرود بہ بہشت"

## ۱۹۳۸ء کے انتخابات

ایک مبتدی کی حیثیت سے ۱۹۳۲ء میں سیاسی اُچھل کود شروع کی۔ رفتہ رفتہ لیڈرانِ کرام کے ساتھ اتنی قربت حاصل ہوگئی کہ ۱۹۳۸ء میں جناب شیر کشمیر شیخ محمّد عبدُاللہ اور ان کے رفقاء کار نے "بڈگام مُسلم" پرجا سبھا سیٹ کے لئے مجھے اُمیدوار نامزد کیا۔ نامزدگی سے قبل بڈگام میں عوامی سطح پر ایک جلسہ بلایا گیا جس میں پرچیوں کے ذریعہ عوامی کارکنوں سے رائے دریافت کی گئی، کارکنوں کی اکثریت نے میرے حق میں فیصلہ دیا۔ بعد میں سرکاری سطح پر انتخاب عمل میں آیا اور میں ووٹوں کی بھاری اکثریت سے کامیاب ہوگیا۔ راجہ رحمت اللہ خاں جو گوکھاریاں اور پیر ضیاءالدین وترہ ہیلی مقابلہ میں ہار گئے۔ پیر صاحب بعد میں مقبوضہ کشمیر میں منسٹر بن گئے تھے اور وہیں اُن کا انتقال ہوا تھا۔

## مہجور اور خواجہ سیف الدین گنائی سے مُلاقات

اس چناؤ کے باعث مجھے کئی صاحبانِ ذوق کی صحبت نصیب ہوئی۔ اس زمرہ میں ممتاز کشمیری شاعر پیرزادہ غلام احمد مہجور اور خواجہ سیف الدین گنائی بھی آتے ہیں۔ مہجور صاحب پیشہ کے اعتبار سے پٹواری تھے۔ اور خواجہ صاحب ایک شریفُ النّفس پولیس افسر، دونوں ایک دوسرے پر فریفتہ تھے۔ انجان آدمی کے خیال میں یہ ایسے پیشے ہیں جن سے عام سطح پر یہ توقع کرنا مشکل ہے کہ یہاں شعر و ادب کی چاشنی بھی ہوگی۔ یہ

موتی کسی بھی صدف سے دستیاب ہو سکتے ہیں جس نے ابر نیساں کو اپنے سینہ میں جذب کرنے کے لئے اپنا مُنہ کھول رکھا ہو۔ جوہر قابل کے لئے کوئی ظرف مخصوص نہیں ہوتا۔ رات کا کھانا تناول کرنے کے بعد محفل ادب شروع ہوئی، فلسفہ منطق، سیاست، شاعری اور سماجی برائیوں پر سیر حاصل تبصرہ ہوتا رہا۔

مہجور صاحب کی طبیعت میں شوخی و ظرافت کا عنصر زیادہ تھا۔ پھبتی کسنے اور چوٹ کرنے سے بھی نہیں چوکتے تھے۔ مخاطب خواہ کوئی بڑا ہوتا یا چھوٹا۔ چونکہ میں اُن سے عمر میں کم تھا اور میرے چہرے مہرے سے بھولا پن ٹپکتا تھا اس وجہ سے میری جانب تخاطب کسی قدر کم ہی رہا۔ پھر بھی جب میرے ہاں یا نہیں کرنے کی نوبت آجاتی تو میں ہلکی سی مُسکراہٹ سے اس کا جواب دیتا تھا اس طرح سے میرے ہاں اور نہیں کی پردہ پوشی قائم رہتی تھی۔ خواجہ صاحب کا بعارضہ سرطان ۱۹۷۱ء میں انتقال ہوا۔ جب یہ آل انڈیا انسٹی چیوٹ آف میڈیکل سائنس دہلی میں صاحب فراش تھے میں اور میری بیوی اُن کی عیادت کو گئے، اس وقت وہ اکیلے تھے ہم کو دیکھ کر بڑے خوش ہوئے۔ اُن کو اپنے مرض کا علم ہو چکا تھا لیکن اس کے باوجود ان کا حوصلہ بلند تھا۔ باتوں باتوں میں کہنے لگے کہ پچھلے چند مہینوں میں میری بیماری سے میرے بچوّں پر چالیس ہزار روپیہ کا بوجھ پڑا ہے۔ میں نے کہا خواجہ صاحب! خداوند تبارک تعالیٰ نے آپ کو وہ سب کچھ دیا ہے جس کے لئے آپ مستحق ہیں، یعنے مال، دولت، خوش حال رشتہ دار اور صالح اولاد۔ پھر آپ کو کسی چیز کی کیا پروا، روپیہ پیسہ کا خیال دل سے نکال دیں۔ شافع حقیقی آپ کو جلد شفا عطا کرے گا۔ اس کے بعد ہم میاں بیوی دعا کرتے کرتے اُن سے رخصت ہو گئے۔

## ۱۹۳۸ء کے چناؤ میں کشمیر سے یہ اصحاب بھی منتخب ہوئے تھے

۱۹۳۸ء کے چناؤ میں صوبہ کشمیر سے یہ اصحاب بھی منتخب ہو گئے تھے۔ مولوی محمّد سعید مسعودی،

میاں احمد یار خاں، خواجہ غلام محمد صادق، میرزا ایم۔ اے بیگ، خواجہ غلام نبی (المعروف بنہ جی) صوفی محمد اکبر سوپوری، قاضی عبدالغنی دلنوی، سید حسین شاہ جلالی، حاجی احمد اللہ شہداد، عبدالحفیظ (ڈاکٹر عبدالواحد کے فرزند) خواجہ اکبر ڈار دربہ گامی، پنڈت شیو نرائن فوطیدار، پنڈت امرناتھ کاک، پنڈت دیوہ کول (دیوہ سر) سردار کرم پال سنگھ۔

صوبہ جموں سے ڈاکٹر بلرام داس، لالہ دینا ناتھ وکیل، چوہدری حمید اللہ وکیل، چوہدری لچھمن سنگھ چاڑک خواجہ محمد خلیل، کوتوال شب لال، مرزا عطاء اللہ، وزیر گنگا رام، شیخ محمد امین، چوہدری اوتار سنگھ، لالہ اجودھیا ناتھ چوہدری عبدالکریم، لیفٹیننٹ فضل الرحمٰن خاں، صوبے دار فتح محمد خاں، صوبے دار خان محمد خاں ورسردار دھیان سنگھ

## ۷ ستمبر ۱۹۳۸ء پرجا سبھا کا اجلاس سرینگر میں منعقد ہوا

۷ ستمبر ۱۹۳۸ء مطابق ۲۳ بھادوں ۱۹۹۵ بکرمی دن کے گیارہ بجے پرجا سبھا کا اجلاس زیرِ صدارت شرمیان پرجا سبھا پرکھا انریبل رائے بہادر مسٹر جسٹس کے۔ ایل۔ کچلو راج گڑھ محلات سری نگر میں منعقد ہوا۔ پارٹی کے لیڈر مرحوم میاں احمد یار خاں ایڈووکیٹ نے اپنی نشست سے کھڑے ہو کر کہا "جناب والا! موجودہ حالات میں جو کہ اس وقت رونما ہوئے ہیں، میری اور میری پارٹی کا ہرگز یہ فرض نہ تھا کہ ہم اس اجلاس میں ایک لمحہ کے لئے بھی شرکت کریں۔ چونکہ آج حضور مہاراجہ بہادر سے حلف وفاداری لینی تھی اس لئے ہم نے مناسب سمجھا کہ ہم حلفِ وفاداری کی کارروائی میں شرکت کریں۔" بیچ میں مرحوم پنڈت لوکناتھ شرما (اسٹیٹ کونسلر) نے اعتراض کرنا چاہا لیکن میاں مرحوم نے تقریر جاری رکھی اور کہا کہ "ہم حکومت کی موجودہ متشددانہ پالیسی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں اور بر پروٹسٹ کے طور واک آؤٹ کرتے ہیں اور کارروائی میں حصہ نہیں لیں گے۔" ہم سب ممبرانِ پرجا سبھا جن کا تعلق پارٹی سے تھا، پرجا سبھا چیمبر سے باہر آئے۔ بعد میں کچھ ممبرانِ پرجا سبھا کئی سال

بدستور ممبر رہے۔ لیکن سزایافتہ ممبرانِ پرجا سبھا کی رکنیت کالعدم قرار دی گئی۔ اس گرفت میں' میں بھی آ گیا۔ کچھ تقاریر اور تحریک میں حصہ لینے کی پاداش میں میرے خلاف بارہ مولہ کی ایک عدالت میں مقدمہ دائر ہوا مختصر سماعت کے بعد جج صاحب نے سزائے قید و جرمانہ سُنائی۔ اسی تاریخ رات کے ۲ بجے بارہ مولہ جوڈیشنل حوالات سے سنٹرل جیل سری نگر بھیجا گیا جہاں پہلے ہی کئی دوسرے کارکن، تاجر، وکلاء، مرحوم سید حسین جلالی جیسے رئیس اور رہنما محبوس تھے۔ جن میں مرحوم چوہدری غلام عباس بھی تھے۔ چوہدری صاحب کو غالبؔ کا کلام بے حد پسند تھا جو میں ان کو ترنم سے سُناتا تھا۔ اُن دنوں میرا اندازِ بیاں کچھ ایسا تھا کہ لوگ مجھے اہلِ زبان سمجھتے تھے، آواز بڑی رسیلی اور لچک دار تھی۔" وہ عناصر میں اعتدال کہاں" چوہدری صاحب نے ان الفاظ میں میری آواز اور رفاقت کی تعریف کی تھی۔"اب ہماری محبوسی کے دن سکون اور اطمینان سے کٹ جائیں گے"، ایک ماہ کے بعد سنٹرل جیل سری نگر سے محبوسین کو مختلف جیلوں میں منتقل کیا گیا، مجھے اور چالیس قیدیوں کے ہمراہ ۲۵ اسوج ۱۹۹۵ بکرمی مظفر آباد سب جیل بھیجا گیا۔

## مظفر آباد سب جیل

میرے رفیقوں میں اسلام آباد، سری نگر، سوپور، بارہ مولہ، ہندوارہ اور بانڈی پور کے قیدی تھے۔ جیل میں یہ اصحاب بھی میرے ساتھ تھے، صوفی محمد اکبر سوپور، شیخ محمد اکبر بارہ مولہ، خواجہ عبدالغنی ترالی محمد مقبول شیروانی بارہ مولہ، خواجہ احسن اللہ سری نگر، غلام محی الدین فاضلی بانڈی پورہ، غلام محی الدین بہرو بانڈی پورہ غلام محمد زرگر اسلام آباد، جگرناتھ ساقی، محمد سلطان غلہ دار، محمد صدیق بٹ جامع مسجد، عبداللطیف قریشی عبدالغنی وانے نعلبند پورہ، خواجہ شمس الدین کپرہ مہاراج گنج، پیر عبدالعزیز بانڈی پورہ وغیرہ۔

## صوفی محمدؐ اکبر سوپوری

محترم صوفی محمدؐ اکبر کے ساتھ میرے بہت ہی عقیدت مندانہ روابط قائم رہے اُن کو بھی مجھ سے دلی لگاؤ تھا۔ اُن کی منہمک زندگی کا بیشتر حصہ بے لوث خدمتِ خلق میں بسر ہوا اور اُن کی زندگی دنیاوی آلائشوں سے پاک وصاف رہی۔ وہ کئی سال ڈسٹرکٹ نیشنل کانفرنس بارہ مولہ کے صدر رہے۔ اس کے علاوہ ایڈمنسٹریٹو آفیسر کی حیثیت سے سالہا سال ضلع بارہ مولہ میں کام کیا اور اپنے ساتھ کارکنوں کی ایک اچھی خاصی ٹیم تیار کی تھی صوفی صاحب دیگر اوصاف کے علاوہ ایک اہلِ قلم اور آتش بیان مقرر رہیں۔ میں صوفی صاحب اور شیخ محمد اکبر کا جیل میں غیر سند یافتہ معالج بھی تھا۔

## مرحوم شیخ محمدؐ اکبر بارہ مولوی

مرحوم شیخ محمد اکبر صوم وصلوٰۃ کے بڑے پابند تھے۔ سحرخیزی، تلاوت قرآن اور تہجد کی ادائیگی اُن کا روزانہ معمول تھا۔ اُن کا مطالعہ بڑا وسیع، حافظہ بھی اچھا پایا تھا۔ سعدی، خسرو، جامی، رومی اور علاّمہ اقبال کا منتخب کلام ان کو ازبر تھا۔ جب کسی شعر کی تشریح کرتے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان کو ہر موضوع سخن پر عبور حاصل ہے۔ نفاست پسندی، مزاج کی رنگینی اور طبیعت کی شوخی تاحیات اُن کے ساتھ قائم رہی۔ ترکی ٹوپی اور سیاہ اچکن سے بڑا عشق تھا۔ نئی نویلی پوشاک سے فطری اُنس تھا۔ ٹانک استعمال کرنے کے بڑے شوقین تھے۔ اُن دنوں ایک تازہ ٹانک "اوکاسا" بازار میں آگیا تھا اس سے ان کو متعارف کرایا تو بڑے خوش ہوئے۔ مرحوم شیخ صاحب صبح سے رات تک پیش آنے والے تمام واقعات تفصیل کے ساتھ روزانہ اپنی ڈائری میں درج کرتے تھے۔ اُن کی ڈائریوں کی ترتیب، تدوین اور ملاحظہ سے کئی تاریخی راز آشکار ہو سکتے ہیں۔ مرحوم خواجہ

حسن نظامی دہلوی کا اخبار "منادی"، کئی صاحبانِ ذوق کی نظر سے گزرا ہوگا۔ اس کے شائع ہونے کی وجہ یہ بھی ہے کہ اس میں خواجہ صاحب کا دلچسپ روزنامچہ شائع ہوتا رہا۔ جس انداز سے وہ اپنے اخبار میں کوائف درج کرتے تھے، شیخ صاحب کا انداز کسی قدر اُن سے ملتا جلتا ہے۔ خواجہ صاحب سیدھی سادی مگر البیلی اُردو لکھتے تھے، شیخ مغلق اور مقفّٰی۔

مرحوم شیخ صاحب میری طرح کچھ زیادہ مقرّر نہ تھے مگر اس بات سے کسی کو مجالِ انکار نہیں ہو سکتی کہ وہ ایک اچھے خاصے CONVERSATIONIST تھے۔

## مظفر آباد کا جلسہ و جلوس

جس روز مظفر آباد سب جیل سے میری رہائی عمل میں آئی یہاں ایک بڑے جلوس و جلسہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ خواجہ عبدالقادر ریوٹ مرچنیٹ نے جلسہ کی صدارت کی۔ خواجہ صاحب بڑے ملنسار اور بامذاق بزرگ ہیں۔ اُن کے ساتھ جیل سے تا رہائی میری خط و کتابت برابر جاری رہی۔ اُن کی تحریر سے دل آویزی، خلوص اور شفقت ٹپکتی تھی۔ جلسہ میں، میں نے اور مرحوم مولوی غلام مصطفٰے مسعودی نے عوام سے خطاب کیا۔ مرحوم ایک ہوائی حادثہ میں جاں بحق ہو گئے تھے۔ جلسہ میں مولوی نذیر احمد مسعودی بھی موجود تھے۔ نذیر صاحب آجکل محکمہ جنگلات میں بہ حیثیت کنسرویٹر کام کرتے ہیں۔

## مولانا محمد سعید مسعودی

مرحوم مولوی غلام مصطفٰے اور مولوی نذیر احمد مسعودی کشمیر کے یگانۂ روزگار عالم، فصیح اللسان خطیب ممتاز جرنلسٹ اور سیاسی مدبّر مولانا محمد سعید مسعودی کے برادرانِ اصغر ہیں۔ مولانا کے ساتھ میرا قلمی، قلبی،

ذہنی اور روحانی تعلق رہا ہے۔ بلاشبہ وہ اخلاق محبت اور مروّت کے سرچشمہ ہیں اُن کے ارشاد پر وقتاً فوقتاً جن اخبارات کے لئے میں مضامین لکھتا تھا وہ مولانا کی نظر سے ضرور گزرتے تھے۔

## "ہمدرد" نمبر

۱۹۳۸ء میں "ہمدرد" نمبر بڑی آن بان کے ساتھ شائع ہونے والا تھا۔ پنڈت پریم ناتھ بزاز کی فرمائش اور مولانا کا یہ ارشاد کہ "ہمدرد نمبر" کے لئے میں بھی اُن عنوانات پر کچھ خامہ فرسائی کروں جو بزاز صاحب نے پہلے ہی باندھ رکھے تھے۔ تعمیلاً میں نے دو مضامین قلمبند کئے جو من وعن "ہمدرد" میں شائع ہوئے۔ بزاز صاحب اور مولانا صاحب دونوں بزرگوں نے ان پر اظہارِ پسندیدگی کیا۔

## خواجہ صدرالدّین مجاہد کا اخبار

مشہور سیاسی کارکن اور شعلہ بیان مقرر خواجہ صدرالدّین مجاہد جو حُسنِ اتفاق سے ایک ہفتہ وار اخبار "خالد" کے مالک اور ایڈیٹر بھی تھے۔ ان کی فرمائش پر کئی مضامین بہ عنوان "شہید کربلا" "حیات و ممات" "ابراہیمی پیغام" معرضِ تحریر میں لائے جو ان کے اخبار میں شائع ہوئے جن کے لئے مجھے ہر گوشہ سے دادو تحسین ملی۔

## کشمیر کے مفتیانِ عظام

کشمیر کے مُفتیانِ کرام کے خاندان کے ساتھ میرے اور میرے بزرگوں کے دیرینہ روابط قائم ہیں مرحوم قبلہ قوام الدّین صاحب کی حیات تک ہمارے قبیلہ کی اکثر نکاح خوانیاں اُن ہی کے ہاتھوں سے انجام پذیر ہوتی تھیں۔ ایک مرتبہ دارُالفتویٰ پر کسی کام سے گیا۔ سلیک علیک کے بعد "شہید کربلا" لکھنے

پر مجھے شاباش ملی اور کہا گیا کہ واقعات جس انداز سے لکھے گئے ہیں حسن اور چاشنی سے لبریز ہیں۔

## ہند فوج کے شانہ بہ شانہ مولانا کی شجاعت

ہندوارہ محاذ پر ہند فوج کے شانہ بہ شانہ مولانا نے جس شجاعت اور دلیری کا مظاہرہ کیا یہ اُن ہی کا حصہ تھا۔ اس محاذ پر ایک شدید اور جان لیوا سانحہ سے آپ دوچار ہوئے اور مشکل سے جان بر ہو سکے اُن کا بازو گولیوں سے چھلنی ہو گیا تھا کئی مہینے ہسپتال میں رہنا پڑا کئی ماہ بازو پلستر میں ڈھکا رہا۔ قربانی کے اس مجسمے نے آزادی سے قبل اور بعد وہ کون سی صعوبت ہے جو برداشت نہ کی۔ وہ کون سی مصیبت ہے جس کا انہوں نے خندہ پیشانی سے سامنا نہ کیا۔ اُن کا قومی کردار اُس وقت زیادہ اُجاگر ہوا جب ۶۴-۱۹۶۳ء میں بدقسمتی سے موئے مقدس کا اپنے جائے پاک سے ہٹانے کا سانحہ درپیش آیا۔ اُن کے قومی کردار پر حرف گیری کرنا بڑی احسان ناشناسی اور بے مروّتی ہوگی۔ زمانہ کی بوالعجبی دیکھئے اُن کو نہ شیخ صاحب کے قلمدانِ وزارت میں جگہ ملی نہ مرحوم بخشی غلام محمد صاحب کے۔ نہ شمس الدین صاحب کی وزارتِ عظمیٰ میں نہ مرحوم خواجہ غلام محمد صادق کی۔ سید میر قاسم صاحب کی وزارتِ اعلیٰ میں بھی ایسے کوئی آثار دکھائی نہیں دیتے۔ نہ اب مولانا کی صحت اس قابل ہے کہ وہ اس قسم کی پیش کش کو قبول کر لیں۔ جنہوں نے مولانا کا استغنا دیکھا ہے وہ میرے ساتھ اتفاق کریں گے کہ ہوسِ اقتدار نے اُن کا دامن کبھی بھی آلودہ نہیں کیا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اگر مولانا کسی وزارت کا حصّہ ہوتے تو اس مسندِ وزارت کا رتبہ بلند ہو جاتا۔ مولانا نے کبھی بھی زہر ہلاہل کو قند نہیں کہا ہے۔ اس وجہ سے پارٹی میں کچھ احباب سے اُن کی چشمک رہتی تھی۔ مولانا پر ایک خاکہ میں نے سپردِ قلم کیا تھا۔ مجھے اطمینان تھا کہ میں نے شمیم صاحب کو ملاحظہ کے لئے دیا ہے۔ اب جب کہ میں نے اس بارے میں اُن سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ اُن کے پاس نہیں ہے۔ بڑی عرق ریزی اور کمال عقیدت مندی سے تحریر

کیا تھا۔ نہیں کا لفظ چار حروف پر مشتمل ہے انسان بھی اربع عناصر کا حامل ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ میرے عناصر میں اعتدال ختم ہونے لگا تھا پھر خیال آیا کہ موسیٰ کے بے وطن ہو جانے سے کوئی مسئلہ حل نہیں ہوگا اس وجہ سے اپنے دل میں فیصلہ کیا کہ ان جگر کے ٹکڑوں کو اپنی یادداشت پر بوجھ ڈال کر کسی نہ کسی طرح اکٹھا کر لیا جائے۔ یہ عمل جاری ہے اور وقت کا متقاضی ہے۔ جب یہ خاکہ تیار ہو جائے گا اس کو کتابی صورت میں شائع کروں گا ممکن ہوا تو بکھرے ہوئے کچھ اور مضامین بھی اُس کتاب میں شامل کروں گا، بشرطیکہ اللہ میاں کو ایسا کرنا منظور ہوا۔

بہر کیف مولانا منقولات اور معقولات کے بحرِ بے پایاں ہیں۔ اُن کا نام نامی رہتی دنیا تک آفتاب بن کر چمکتا رہے گا۔

## مرحوم بخشی غلام محمد

مرحوم بخشی غلام محمد ۱۹۵۳ء سے ۱۹۶۳ء تک جموّں وکشمیر کے وزیرِ اعظم رہے اس سے قبل انہوں نے بحیثیت سیاسی رہنما کے وطن عزیز کی خاطر ناقابلِ فراموش بیش بہا خدمات انجام دی ہیں۔ ان کی حکومت کے دس سال بڑے انقلاب آفریں، محرک اور فلاحی سال تھے اور منتظمانہ قابلیت کے حامل تھے۔

بوڑھے، جوان، امیر، غریب، ہندو مسلمان، شاعر، مفتی، مولوی، مغنّی غرض ہر طبقہ اور مکتبِ خیال کے لوگ اُن سے ملتے تھے اور کچھ حاصل کر کے ہی اُن کے دربار سے نکلتے تھے۔ جب کبھی اُن کی نظر مجھ پر پڑتی تو غالب کا یہ شعر کسی قدر تحریف کے ساتھ اُن کی زبان سے بے ساختہ نکلتا تھا۔

"جالب خستہ کے بغیر کون سے کام بند ہیں
روئیے زار زار کیا کیجیے ہائے ہائے کیوں"

فاعلِ حقیقی نے بڑی فیاضی کے ساتھ اُن کو ذوقِ سلیم عطا کیا تھا، اُن کے دورِ اقتدار میں ادبی، ثقافتی،

معاشرتی اور مجلسی سرگرمیوں اور تعمیرو ترقیات کو بڑا فروغ ملا ہے "فیسٹول آف کشمیر" اُن کے یادگار کارناموں کی زندہ وجاوید مثال ہے۔

جموّں میں ۱۹۷۳ء کے اوائل میں خواجہ غلام رسول رینزو کے زیر اہتمام جناب سیّد میر قاسم چیف منسٹر جموّں و کشمیر نے جن کی لیڈر شپ روز بہ روز عوام میں مقبول ہو رہی ہے، عوام کے تفنّن طبع کے لئے اسی قسم کے کچھ رنگا رنگ پروگرام پیش کرنے کا اہتمام کیا۔ گو ان پروگراموں کو فیسٹول آف کشمیر سے منسوب نہیں کیا گیا لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس میں وہی روح کارفرما ہے۔ بخشی صاحب کے زمانہ میں فیسٹول آف کشمیر کے دوران کُل ہند مشاعرے کا اہتمام کیا گیا۔ شکیلہ بانو بھوپالی نے دل نواز گانے گائے۔ حبیب پینٹر اور شنکر شمبھو کی دلکش اور دل ربا قوالیاں ہوئیں۔ اس تقریب پر بھی شکیلہ بانو بھوپالی کو بلایا گیا۔ مشاعرے میں کچھ صاحبِ طرز ممتاز شعراء نے حصہ لیا، افسانے پڑھے گئے جس میں کچھ چوٹی کے افسانہ نویسوں نے شرکت کی البتہ شنکر شمبھو کی غیر موجودگی محسوس کی جاتی رہی۔

بخشی صاحب کی شخصیت گوناگوں رنگینیوں سے معمور تھی، زمانہ ان کی تقلید کب تک کرے گا یہ کہنا مشکل ہے، تاریخ یہ بات از خود دہرائے گی۔ "خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں"

## وزارت میں شامل کرنے کی دعوت

ایک مرتبہ انہوں نے مجھے اپنی وزارت میں شامل کرنے کی غیر رسمی دعوت دی تھی، لیکن میں نے بڑی بے تکلفی سے شاعرانہ انداز میں اپنے دل کی بات کہی کہ یہ بوجھ مجھ آزاد بندے سے اٹھایا نہ جائے گا۔ ساتھ ہی علامہ اقبال کا یہ شعر سنایا جو انہوں نے آزاد بندوں کی ترجمانی کرتے ہوئے کہا ہے

"ترے آزاد بندوں کی نہ یہ دُنیا نہ وہ دُنیا — یہاں مرنے کی پابندی وہاں جینے کی پابندی"

میرا جواب سُننے کے بعد انہوں نے ضلع بارہ مولہ سے خواجہ غلام نبی وانی سوگامی کو اپنی وزارت میں شامل کرلیا۔

## آنجہانی پنڈت نہرو اور مرحوم سید عطاء اللہ شاہ بخاری

۱۹۴۵ء میں آل جموں وکشمیر نیشنل کانفرنس کا تاریخی سالانہ اجلاس سوپور میں منعقد ہوا۔ یہ وہی اجلاس ہے جس میں "نیا کشمیر" کا سیاسی آئین اور اقتصادی منصوبہ تیار کیا گیا۔ اس میں ہندوستان کے بہت سے عالیشان لیڈران کرام نے بھی شرکت فرمائی جن میں قابلِ ذکر آنجہانی پنڈت جواہر لال نہرو، خان عبدالغفار خاں، اور خان عبدالصمد خاں اچک زئی تھے۔ اُن دنوں رئیس الاحرار مرحوم سید عطاء اللہ شاہ بخاری معہ عیال و اطفال میرے ہاں پٹن میں قیام فرما تھے۔ انہوں نے ازراہِ کرم مجھے شرفِ میزبانی بخشا تھا۔ پنڈت جی کو جب معلوم ہوا کہ شاہ صاحب پٹن میں مقیم ہیں تو وہ سری نگر سے سوپور جاتے ہوئے پٹن رُکے شاہ صاحب سے بڑے تپاک سے ملے، مصافحہ کیا، بڑی محبت سے گلے لگالیا۔ شاہ صاحب نے سوپور چلنے میں معذرت کی کیونکہ اُن کی طبیعت ناساز تھی۔ شاہ صاحب کے ساتھ میری پہلی ملاقات دہلی میں ہوئی تھی جب کہ وہ انجمن سیف الاسلام کے زیرِ اہتمام بلائے گئے ایک جلسے سے خطاب کرنے کے لئے دہلی تشریف لائے تھے۔ شاہ صاحب کی تقریر ۱۱ بجے رات سے ۳ بجے صبح تک جاری رہی۔ یہ واقعہ ۱۹۴۷ء سے پہلے کا ہے۔

آنجہانی پنڈت نہرو اپنے رفقاء کے ساتھ جس روز کوہالہ کے راستہ سری نگر تشریف لائے پٹن کا بازار ڈیوڑھیوں اور آرائشی محرابوں سے دُلہن بنا ہوا تھا۔ ان کا یہاں شاندار استقبال کیا گیا۔ پنڈت جی اور بادشاہ خاں نے مختصر تقریریں کیں۔ میں نے ان کی خدمت میں سپاسِ عقیدت پیش کیا۔ لوگوں نے پھولوں کی پنکھڑیاں نچھاور کیں۔

## ۱۹۴۶ء میں راشٹرپتا مہاتما گاندھی کی تشریف آوری

۱۹۴۶ء میں راشٹرپتا مہاتما گاندھی کو ہالہ کے راستہ سے سری نگر تشریف لائے۔ ہر ٹراوپر ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ پٹن میں بھی اسی انداز سے خیر مقدم ہوا۔ استقبالیہ سرگرمیوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے خلوت اور جلوت میں کام کرنا پڑا کیونکہ حکومتِ وقت یہ نہیں چاہتی تھی کہ عوام اُن کا شایانِ شان آؤ بھگت کریں لیکن اس کے باوجود بڑے جوش و خروش سے اُن کا استقبال کرنا پڑا۔

## تحصیل کمیٹی بارہ مولہ کا منصب صدارت

۱۹۴۹ء سے ۱۹۶۴ء تک تحصیل کمیٹی نیشنل کانفرنس بارہ مولہ کا مسلسل صدر منتخب ہوتا رہا۔ بارہ مولہ کے مشہور خاندان کے چشم و چراغ خواجہ مبارک شاہ صاحب تحصیل کمیٹی کی ایک ٹیرم میں سکریٹری منتخب ہوئے۔ شاہ صاحب ایک کامیاب وکیل، شریف النفس اور وقت شناس مدبر ہیں۔ اپنی لیاقت اور قابلیت سے شیخ سرکار میں نائب وزیر خزانہ رہ چکے ہیں۔ اسی گُن کے پیشِ نظر دسمبر ۱۹۷۳ء میں وزیر اعلیٰ سید میر قاسم نے اپنی پارٹی کا رکن نہ ہونے کے باوجود ان کو اپنی وزارت میں شامل کر لیا ہے۔ صحت، جنگلات، امدادِ باہمی اور زراعت و باغبانی کے محکمے ان کو سونپے گئے ہیں۔ قصبہ اور باہر کے لوگوں میں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ خواجہ غلام نبی نسیم، خواجہ غلام مصطفٰے عثمانی اور پنڈت پریم ناتھ ماتو بھی مختلف ٹرموں میں تحصیل کمیٹی کے سکرٹری منتخب ہوئے اور میرے ساتھ کام کرتے رہے۔

میرے پاس ہر شعبۂ زندگی سے متعلق تحصیل بھر کے مسائل کی فہرست ہر وقت موجود رہتی تھی جس کو میں بڑی محنت اور سلیقے سے ترتیب دیتا تھا۔ مناسب اور موزوں وقت پر بہ حیثیت صدر تحصیل لیڈرانِ کرام اور منسٹروں کی خدمت میں پیش کرتا تھا۔ اس کا عملاً بڑا اچھا نتیجہ برآمد ہوتا تھا۔ حکومت کو پانچسالہ منصوبہ مرتب کرتے وقت تحصیل کے مسائل زیر نظر رہتے تھے۔

## آئین ساز اسمبلی اور قانون ساز اسمبلی کے چناؤ

۱۹۵۱ء میں حضرت شیر کشمیر کی قیادت میں آئین ساز اسمبلی کا انتخاب عمل میں آیا۔ میں بھی حلقۂ انتخاب پٹن سے اس کا ممبر منتخب ہوا۔ ۱۹۵۷ء اور ۱۹۶۲ء میں مرحوم بخشی غلام محمد صاحب کی لیڈر شپ میں قانون ساز اسمبلی کے چناؤ عمل میں آئے دونوں انتخابات میں، میں پھر حلقۂ انتخاب پٹن سے ممبر منتخب ہوا۔ ۱۹۶۷ء میں مرحوم خواجہ غلام محمّد صادق کی رہنمائی میں چناؤ عمل میں آیا۔ اس بار حلقہ انتخاب گلمرگ سے چناؤ لڑنے کا پروانہ عطا ہوا تھا۔ لوگوں کا اعتماد بلا شبہ مجھے حاصل تھا لیکن ووٹ میرے مدِّ مقابل کو زیادہ مل گئے۔ ہار جیت کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اس وجہ سے میرے دل و دماغ نے ہارنے کا مطلق کوئی ناگوار اثر قبول نہ کیا۔ دوسرے یہ کہ انتخاب کسی کی لونڈی نہیں جو ہمیشہ اس کی ناز برداری کرتا رہے تیسرے یہ کہ حضرت امیر کبیر علی ہمدانی رح کا یہ کلام بڑا لاجواب اور نصیحت آموز ہے۔

"گر بدولت برسی مست نہ گردی مردی
ور بذلت برسی سست نہ گردی مردی"

ممبری کے دوران میں نے حلقہ انتخاب پٹن میں اسکولوں، ہسپتالوں اور سڑکوں کا جال بچھوایا۔ آب نوشی اور آب پاشی کے انتظام میں بہتری کرائی۔ تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ نوجوانوں کو روزگار دلانے میں ہر ممکن کوشش کی۔ حلقہ انتخاب پٹن کی آبادی لگ بھگ پینتالیس ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ حکومت سے یہاں کے لئے ایک ہائر سکنڈری، چار ہائی اسکول، دو ہیلتھ سنٹر اور دو انگریزی ڈسپنسری قائم کرائیں۔ مشکل ہی سے کوئی گاؤں ہوگا جو پرائمری اسکول سے محروم ہو۔ ریاست جمّوں وکشمیر میں یہ واحد کانسٹی چیونسی ہے جہاں طبیّ اور تعلیمی سہولیات اس قدر کم فاصلہ پر مہیا ہیں۔ یہ ایک ریکارڈ ہے جس کی

نظیر ملنا محال ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ عوام کا شعور اور ذہن اس قدر بیدار ہو گیا ہے جو ان سہولیات کی فراہمی سے بھی مطمئن نہیں ہے۔ ان کا شعور بزبانِ حال کہتا ہے:۔

"ہے جستجو کہ خوب سے ہے خوب تر کہاں
اب ٹھیرتی ہے دیکھیے جا کر نظر کہاں"

## دیگر ذمہ داریاں

اس کے علاوہ اپنی ہیچمدانی کے باوجود متعدد ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہونا پڑا۔ حتی المقدور خوش اسلوبی سے نباہ کرتا رہا۔

## چیرمین تحصیل بورڈ

حکومت نے تقریباً دو سال کے لئے چیرمین تحصیل بورڈ بارہ مولہ متقرر کیا۔ ڈویژنل فارسٹ آفیسر، تحصیلدار مال، ہسپتال کے ڈاکٹر اور کالج کے پرنسپل صاحب اس کے ممبران تھے۔ تحصیل کے مختلف مسائل اس میں زیرِ بحث آتے تھے۔

## ڈسٹرکٹ فوڈ پروکیورمنٹ آفیسر

۱۹۸۴ء میں حکومت نے ڈسٹرکٹ فوڈ پروکیورمنٹ افسران کی دو اسامیاں ایک ضلع اننت ناگ کے لئے دوسری ضلع بارہ مولہ کے لئے قائم کیں۔ خواجہ غلام محمد میر طاؤس صاحب کو جو آجکل ہوم سکرٹری کے عہدہ پر فائز ہیں، ضلع اننت ناگ میں اور مجھے ضلع بارہ مولہ میں تعنیات کیا گیا ہیڈ کوارٹر سوپور میں تھا

اس طرح میرے گلے میں سرکاری ملازمت کا طوق ڈال دیا گیا تھا شکر ہے کہ اس محکمہ کی عمر ایک سال سے زیادہ باقی نہ رہی۔

## انجمن بہبودی کرم کشاں سب اوقاف بابا پیام الدین ریشیؒ

انجمن بہبودی کرم کشاں اور سب اوقاف بابا پیام الدّین ریشی صاحبؒ گلمرگ کا کئی سال صدر و سکریٹری رہا۔

## ممبر پروگرام ایڈوائزری کمیٹی ریڈیو کشمیر

ریڈیو کشمیر سری نگر کی پروگرام ایڈوائزری کمیٹی کا چار سال ممبر رہا۔

## سکرٹری سنٹرل بنک بارہ مولہ

سنٹرل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ بارہ مولہ کا کئی سال سکرٹری رہا۔

## سکریٹری چیرمین جموں کشمیر اسٹیٹ کوآپریٹو بنک سرینگر

جمّوں وکشمیر اسٹیٹ کوآپریٹو بنک کا دس سال سے زائد بحیثیت سکریٹری کام انجام دیتا رہا۔ عرصہ پانچ سال سے اسی کا چیرمین چن لیا گیا ہوں۔

## دیوانِ جالب شائع کرنے کے اسباب

۱۹۴۷ء میں جب کہ ملک کے باقی حصّوں میں فرقہ وارانہ ہنگامے بپا تھے، انسانیت کا شیرازہ بُری طرح بکھر رہا تھا اور انسان، انسان کے خون کا پیاسا ہو گیا تھا۔ کشمیر میں فرقہ وارانہ میل جول اپنے جوبن پر تھا۔ اسی سال اکتوبر کے مہینہ میں قبائلیوں نے کشمیر پر یلغار کی۔ قصبہ پٹن بھی اس کی زد میں آگیا۔ یہ قصبہ سری نگر سے ۲۷ کلومیٹر دُور ہے۔ اس پر حملہ آوروں کا کئی دن تک قبضہ رہا۔ اسی دوران حکومت ہند اور شیرِ کشمیر شیخ محمّد عبداللہ کے مابین مفاہمت کے نتیجہ میں ہند فوج نے مورچے سنبھالے، مقابلہ ہوا بالآخر حملہ آور بھاگ گئے۔ مگر لوگوں کا مال وجائداد بلالحاظ مذہب وملّت مالِ غنیمت سمجھ کر لوٹ لیا۔ ہند فوج نے اوپریشن کے دوران عمارتوں کو آگ لگا دی، اُن سے لُٹے اِن سے جلے اور کچھ مرے۔

"تھے یہ ہی دو حساب سو یوں پاک ہو گئے"

میرا مال ومتاع بھی دوسرے لوگوں کی طرح غارت ہوا شکر ہے کہ جان بچی یہ تب ممکن ہوا جب ڈی، پی، در صاحب جو آجکل مرکزی سرکار کے وزیرِ منصوبہ بندی ہیں پٹن پر حملہ سے ایک روز قبل رات کے ۲ بجے میری جائے رہائش پر آوار د ہوئے۔ اشارات وکنایات سے مجھے معلوم ہوا کہ حالات بے حد نازک صورت اختیار کر چکے ہیں۔ اُن کے ہمراہ پانپور کے پیرزادہ غلام جیلانی بھی تھے۔ چند رائفل مجھ کو دینے کے لئے ساتھ لائے تھے۔ لیکن ان سے کون کام لیتا۔ رائفل چلانے کے لئے کچھ تو جانکاری چاہیئے۔ بہر حال میں نے پٹن کو اس وقت الوداع کہی جب قبائلی چند ہی گھنٹوں کے بعد اس میں داخل ہو گئے۔ اگر میں وہاں موجود ہوتا تو آج میں زندہ نہیں کسی گورِ غریباں کی مٹی کا جزبن گیا ہوتا اس لئے نہیں کہ میری کسی سے دشمنی تھی بلکہ اس لئے کہ میں ایک تنظیم کے ساتھ جو نیشنل کانفرنس کے نام سے موسوم تھی وابستہ تھا جس کی قیادت جناب

شیرِ کشمیر شیخ محمد عبداللہ کرتے تھے۔ خانماں بربادی کے باعث خانہ بدوشوں کی طرح آج کہیں رہا کل کہیں

"نہہ صد و ہفتاد قالب دیدہ ام
ہمچو سبزہ بار ہا روئیدہ ام"

بالآخر ۱۹۶۰ء میں سری نگر میں ایک آشیانہ تعمیر کیا جو ۱۹۶۴ء میں پھر آگ کی شعلوں کی نذر ہوا۔ گھر والوں کو تو مکان اور اثاث البیت کے اتلاف کا صدمہ ہوا۔ مجھے اس بات سے ذہنی اور روحانی تکلیف پہونچی کہ میرا منظوم وغیر منظوم کلام، زائچے، کتب خانہ، مسوّدے اور دوسری اہم دستاویزیں ان حادثات میں ضائع ہوگئیں

"آگ اِس گھر میں لگی ایسی کہ جو تھا جل گیا"

یہ دیوان اس خوف و ہراس سے عجلت میں شائع کرانے کا ارادہ کرلیا کہ کہیں یہ بھی کسی آفتِ سماوی و ارضی کا شکار نہ ہوجائے۔

کلام فنّی کوتاہیوں اور سہو و خطا سے مبرّا ہے کہ نہیں اس کا فیصلہ کرنا میرے لئے مشکل ہے۔

"کس نہ گوید کہ دوغِ من ترش است"

البتہ کلام کا بیشتر حصہ مسلّمہ اہلِ زبان و ممتاز شعراء کی ماہرانہ نظرِ اصلاح سے گزرا ہے اس وجہ سے مطمئن ہوں کہ کلام کسی کے ذہن اور دل و دماغ پر بار نہ بنے گا۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

## التماس

تقریباً گزشتہ چالیس سال میں رونما ہونے والے حالات قلمبند کرنے میں، میں نے بہت حد تک اپنے حافظہ سے کام لیا ہے، میری یادداشتیں ۱۹۴۷ء اور ۱۹۶۴ء کی آگ کی وارداتوں میں

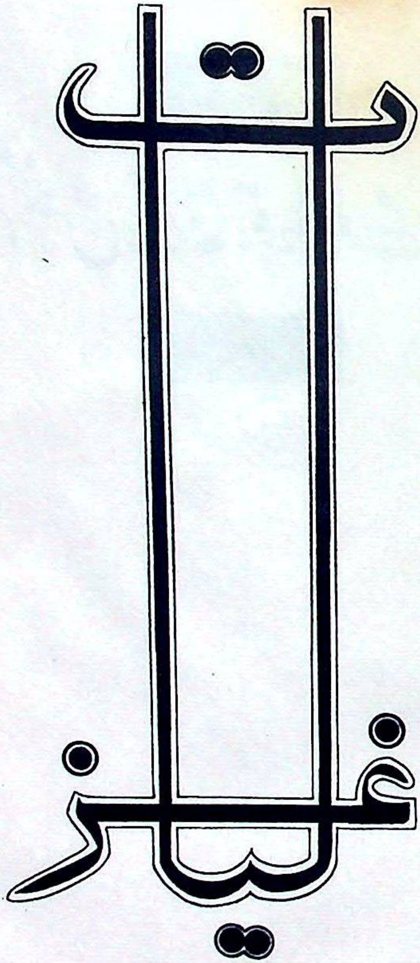
نذرِ آتش ہو گئیں۔ تاریخ، سال، نام یا اور کوئی نکتہ لکھنے میں اگر کہیں میرے حافظہ نے میرا ساتھ نہ دیا ہو تو از راہِ کرم خاکسار کو مطلع فرمائیں تاکہ جب اس تصنیف کا دوسرا ایڈیشن نذرِ ناظرین کیا جاسکے تو وہ صحت یا نظرِ ثانی کا محتاج نہ ہو۔

کچھ مہتم بالشّان شخصیتوں کا ذکر گزشتہ سطور میں کسی فروگذاشت سے نہیں بلکہ اس لئے نہیں آیا ہے کہ یہاں کسی کا سوانح لکھنا مقصود نہ تھا۔ البتہ جن بزرگوں کے ساتھ اُن دنوں میرا براہِ راست یا بالواسطہ بے تکلفی سے اٹھنا بیٹھنا یا قریب سے رہنے کا اتفاق ہُوا، اُن کا اجمالاً ذکر آنا چاہیے تھا، سو آیا۔ ورنہ کسی کی ذاتِ گرامی کو فراموش یا نظر انداز کرنا، حق ناشناسی اور سوءِ ادب ہوتا۔

## تشکّر

میں اُن تمام حضرات کا فرداً فرداً صدقِ دلی کے ساتھ شکرگزار ہوں کہ جنہوں نے اس تصنیف کو منصۂ شہود پر لانے میں مفید مشورے دیئے۔ میرا ہاتھ بٹایا اور مجھے سہولت بہم پہونچائی۔

**جالبؔ کاشمیری**



## تفصیل

# غزلیات، مخمّس، مربّع، قطعات و گیت

## غزلیات

| ردیف | تعداد غزل | تعداد اشعار |
|---|---|---|
| الف | ۲ | ۱۲ |
| ب | ۱ | ۶ |
| پ | ۱ | ۶ |
| ت | ۱ | ۷ |
| ٹ | ۱ | ۷ |
| ث | ۱ | ۶ |
| ج | ۱ | ۶ |
| چ | ۱ | ۶ |
| ح | ۱ | ۵ |
| خ | ۱ | ۵ |

| ردیف | تعداد غزل | تعداد اشعار |
|---|---|---|
| د | ۱ | ۵ |
| ڈ | ۱ | ۷ |
| ذ | ۱ | ۵ |
| ر | ۱ | ۷ |
| ڑ | ۱ | ۶ |
| ز | ۱ | ۷ |
| س | ۱ | ۶ |
| ش | ۱ | ۶ |
| ص | ۱ | ۸ |
| ض | ۱ | ۶ |
| ط | ۱ | ۶ |
| ظ | ۱ | ۹ |
| ع | ۱ | ۶ |
| غ | ۱ | ۷ |
| ف | ۱ | ۵ |
| ق | ۱ | ۵ |
| ک | ۱ | ۵ |

| ردیف | تعداد غزل | تعداد اشعار |
|---|---|---|
| گ | ۱ | ۵ |
| ل | ۱ | ۷ |
| م | ۲ | ۱۲ |
| ن | ۲ | ۱۲ |
| و | ۱ | ۹ |
| ہ | ۱ | ۷ |
| ی | ۴ | ۳۱ |
| ے | ۵ | ۳۴ |
| ۳۵ | ۴۵ | ۲۸۹ |

| | تعداد بند | تعداد اشعار |
|---|---|---|
| مخمّس | ۵ | ۲۵ مصرعے |
| مربّع | ۹ | ۱۸ اشعار |
| قطعات | ۱۳ | ۲۶ |
| گیت | ۸ | ۲۴ |

# فہرست غزلیات

## مصرع اُولیٰ

- رازِ دل ہونے لگا ہے آشکار
- کچھ تو ظاہر کیجئے اتنے تامّل کا نچوڑ
- نہ ہوا مجھ کو میسّر ترا دیدار ہنوز
- رمزِ حیات کیا کھُلے ناوک فگن کے پاس
- مجھ کو تیری گفت گو کی ہے تلاش
- بحرِ دانش ہے آپ کا اخلاص
- جان اپنی دوں گا اُن کی زلفِ پیچاں کے عوض
- بے بسی میں دوستو آنسو بہانا ہے غلط
- لُطف و احساں ترا خدا حافظ
- کر رہا ہوں کلام کی توسیع
- خوب پھل لائے ہیں یہ اشجارِ باغ
- کون ہے عشق و محبّت کی اَدا سے واقف
- کوئی دینے لگا اذانِ فراق
- محرومِ توجّہ ہوں اے بندہ نواز اب تک
- ساقی کی چشمِ ہوش رُبا سے خُمار مانگ
- گردشِ روزگار میں ہے دل
- کس کو بتلائیے کہ کیا ہیں ہم
- آگیا جب زہرہ وش بالائے بام

- لوحِ دل پر اب کہیں نقشِ وفا ملتا نہیں
- نئے انداز سے عالم سجایا جائے گا اک دن
- کیا کہوں تیری یاد آنے کو
- آگیا ہوں پھر مری سرکار دیکھ
- نہ آہیں کھینچئے پیہم ادھر ہیں دوسرے غم بھی
- اُٹھا دے گی پردے محبّت کسی کی
- محبت کے ماروں نے دھونی رمالی
- نوحہ خوانی بھی نغمہ خوانی بھی
- گنتے رہتے ہیں رات بھر تارے
- کوئی لوٹا بھی ہے اس رہ گزر سے
- محبّت کا عہدِ شباب آگیا ہے
- جنونِ عشق کو سوجھی ہے کیا یہ عقل کیا سمجھے
- مسکرانا یاد ہے دامن بچانا یاد ہے

## مخمّس

پہلا بند:۔ مصرعِ اوّل — صنوبر کی چھاؤں میں آٹھوں پہر

دوسرا بند:۔ 〃 — کبھی تھا ہمیں بھی تو نغموں سے پیار

تیسرا بند:۔ 〃 — یہ صحنِ گلستاں یہ سرو سمن

چوتھا بند:۔ مصرع اوّل — خوشی کی تمنّا نہ غم کا صلہ

پانچواں بند:۔ 〃 — خبر اُن کے آنے کی ہے معتبر

## مُربّع

پہلا بند:۔ مصرع اوّل — مسجد سے رابطہ نہ مندر سے

دوسرا بند:۔ 〃 — کچھ علم نہیں یہ دل کی لگن

تیسرا بند:۔ 〃 — بدنام ہوئے محبوب ہوئے

چوتھا بند:۔ 〃 — نفرت سے مجھ کو نفرت ہے

پانچواں بند:۔ 〃 — اے دشتِ وطن رشکِ گلشن

چھٹا بند:۔ 〃 — مدہوشی چھوڑ اب ہوش میں آ

ساتواں بند:۔ 〃 — ہے کتنی رسیلی یہ ساعت

آٹھواں بند:۔ 〃 — ملنا ہے تجھے تو آمل جا

نواں بند:۔ 〃 — ہے کیسا سُہانا صحنِ چمن

## قطعات

مصرع اولیٰ

- تیری دُزدیدہ نظر نے مجھے مارا اے دوست
- محبّت نغمۂ دل چسپ و دل کش
- ہے کہیں کعبہ کہیں ہے سومنات
- خضر سے کہی ہے سکندر نے بات

- نہ کر دراز کسی کی طرف کبھی دستِ سوال
- کلیدِ گنج و عرفان و سعادت حضرتِ اقبال
- درحقیقت گردشِ ایام ہے اک امتحاں
- گر پاس حفظِ نفس ہے تو بوالہوس نہ بن
- یہ مانا کہ روزی مقرر ہے رب سے
- بہارِ زندگی پھر لوٹ آئی
- محبت سیم وزر کو چھوڑتی ہے
- محبت اضطرابِ جاودانی
- اُسی کی ذات ہے بس جاودانی

## گیت

| | |
|---|---|
| پہلا بند:۔ مصرع اوّل | کوئلیا اک گیت سُنائے |
| دوسرا بند:۔ 〃 | پریتم کی نہیں کوئی کھبریا |
| تیسرا بند:۔ 〃 | آؤ ساجن اب تو آؤ |
| چوتھا بند:۔ 〃 | مِل گیا بالم اک سنیاسی |
| پانچواں بند:۔ 〃 | من کا مندر پڑا ہے سُونا |
| چھٹا بند:۔ 〃 | جیون ہیں ہر ایک کے یکساں |
| ساتواں بند:۔ 〃 | اپنے بلم کی لے لوں بلائیں |
| آٹھواں بند:۔ 〃 | نینن میں یہ کون سمایا |

ردیف "الف"

"مُغبچے آئے تو کیا، پیرِ مُغاں آیا تو کیا"

دَور میں ساغر نہیں جانِ جہاں آیا تو کیا

سینکڑوں انساں ہوئے پامال راہِ عشق میں

کام اگر میرا کبھی جسمِ ناتواں آیا تو کیا

لُٹ چکی ہے گُلستانِ زیست کی ساری بہا

لے کے وہ جامِ بہارِ جاوداں آیا تو کیا

پرسشِ محرومیٔ قسمت کسی نے جب نہ کی
مہرباں آیا تو کیا، نا مہرباں آیا تو کیا
خامشی جالبؔ بیاں ہی بے زبانی ہے سخن
لیکے اُن کے سامنے میں داستاں آیا تو کیا

وہ میرے رُوبرُو جب ضَوفشاں تھا
نہیں معلوم اے دل مَیں کہاں تھا
مرے قلب و جگر کی کچھ نہ پوچھو
نہ جانے وہ کدھر تھا یہ کہاں تھا

وہ کل کی گرمیٔ محفل کہاں ہے؟
جہاں ذکرِ جمالِ گُل رُخاں تھا

وہ مصروفِ نشاطِ زندگانی!
یہاں قسمت میں شورِ آلاماں تھا

فغانِ درد اور نغمات کی لے!
غم و شادی کا کیا اچھّا سماں تھا

یہ عالم تھا مرے ذوقِ سفر کا
اسیری میں بھی ذکرِ کارواں تھا

دلِ جالبؔ ہے اب داغوں کا محشر
یہی پہلے شراروں کا جہاں تھا

ردیف "ب"

رگ رگ میں سمایا ہے غمِ عشق کا سیماب

بے چین ہوں بے چین ہوں بیتاب ہوں بیتاب

ہے سُونی پڑی کب سے دلِ زار کی دُنیا

کس شعلہ میں گُم ہو گیا یہ کرمکِ شب تاب

انساں کی جبیں پاک ہو نفرت کی شکن سے

کہلائے گا تب خُلدِ بریں عالمِ اسباب

مرنے کی ہوس ہے تو بتا کس کیلئے ہے؟
جینا ہے تو جی شوق سے بے منّتِ احباب

محنت کے دھنی تو بھی ذرا جوش میں آجا
ہر قطرہ ترے خون کا ہے گوہرِ نایاب

تنگ آئیں نہ کیوں صحبتِ ناجنس سے جالبؔ
خوش آتے نہیں ہم کو رقیبوں کے یہ آداب

ردیف "پ"

یا تو قسمت سے کسی اہلِ سخن سے ہو ملاپ
یا کسی سروِ چمن، گُل پیرہن سے ہو ملاپ

آگیا ہوں تنگ سُن سُن کے ترا رُوکھا جواب
پھر بھی ارماں ہے کسی پیماں شکن سی ہو ملاپ

میری اُلفت کے چمن میں کاش آ جائے بہار
آرزُو یہ ہے کسی غُنچہ دہن سے ہو ملاپ

جب تلک ہے یہ جہاں اُس کی نوا کی دھوم ہو

مُرغِ بسمل کا کسی ایسے چمن سے ہو ملاپ

یا مرے دل کو بنائے اپنا کوئی یارِ غار

یا کسی گُل برگ کے چاہِ ذقن سے ہو ملاپ

کیا بتاؤں تجھ کو جالبؔ ماجرائے عاشقی

خوب گزرے گی اگر اُس گُل بدن سے ہو ملاپ

## ردیف "ت"

پانی کے بُلبلے تھے پُرانے تصوّرات
صد شُکر کا شمر سے ہوئی ختم چھُوت چھَات

ہاں ہاں یہ خواجگی کا تماشا ہے چند روز
ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں میں آج مَن کی بات

بازار رنگ و نسل کا بھی سرد ہو چلا
شرما گئی وجود پہ خود اپنے ذات پات
اب فرقہ واریت کا ٹھکانہ نہیں یہاں
آئین بن گئی ہیں ہماری ہی خواہشات
ہے دورِ جہل ختم کہ تعلیم مُفت ہے
بیگار سے ملی ہے اب انسان کو نجات

ہو گا وطن سے جب بھی غریبی کا خاتمہ
دن عید کا وہ ہوگا، وہ شب ہوگی شب برات

جالبؔ نہ جائے شیخ و برہمن کی دوستی
روشن رہے جو کعبہ تو رخشندہ سومنات

## ردیف "ٹ"

آ رہے ہیں وہ اِدھر با کرّ و فر سچ ہے کہ جھوٹ

ہو گئے بچھڑے ہوئے شیر و شکر سچ ہے کہ جھوٹ

بن گیا ہے مہرباں وہ سرو قد شیریں بیاں!

چشمِ نرگس اور ہے پتلی کمر سچ ہے کہ جھوٹ

کس قدر پُر پیچ ہے یہ رزم گاہِ حُسن و عشق!
دل نے دل پر پائی ہے فتح و ظفر سچ ہے کہ جھوٹ

کون سا پیغام لے کر آ گیا اور کیا کہا!
راستہ میں مل گیا پیغام بر سچ ہے کہ جھوٹ

آرزو تھی چوم لوں اُن کی جبینِ ناز کو
زلف نے کھایا ہے بل رخسار پر سچ ہے کہ جھوٹ

دیکھئے حرماں نصیبی، نا اُمیدی، بے بسی!
تیشے سی فرہاد نے پھوڑا ہے سر سچ ہے کہ جھوٹ

تم بھی آکر آزما لو اپنے جالبؔ کو ذرا
کہہ رہے ہیں اُس کو سب اہلِ نظر سچ ہے کہ جھوٹ

ردیف "ث"

عالمِ وحشت میں یار و مسکرانا ہے عبث

مونسِ جاں ذوقِ اُلفت کو چھپانا ہے عبث

حُسن کی رعنائیاں اور عشق کی پرچھائیاں

ایسی حالت میں یہاں دامن بچانا ہے عبث

غم کے بادل جب کہ ہوں سایہ فگن ہمّت شکن

شاہِ خوباں! عشق کی منقل تپانا ہے عبث

ہرطرف آہ و فغاں ہے اور شورِ اَلاَماں!

قمریوں اور بلبلوں کا چہچہانا ہے عبث!

ہو نہیں سکتے سبھی صاحبِ قران و باکمال

بن کے افلاطون، رعب اپنا جمانا ہے عبث

اِس جہاں سے اُٹھ گیا ہے جالبِ خانہ خراب

جا کے اُس کی قبر پر آنسو بہانا ہے عبث

ردیف "ج"

ہے تیرے انتظار میں دل بے قرار آج
مُدّت کے بعد آئی چمن میں بہار آج

گُھونگھٹ اُٹھا کے رُخ سے تو اے رشکِ مہر و ماہ
آ جا فضائے دہر ہے مُشکِ تتار آج

یا تھا ہر آن دل میں اُمنگوں کا اک ہجوم
یا چھا رہا ہے ابرِ غمِ روزگار آج !

رفتار جس کی فتنۂ محشر ہے، وہ ہے ساتھ

اپنا زمانہ اپنے ہیں لیل و نہار آج

آیا ہے پھر سے گُل کی اداؤں میں بانکپن

بُلبُل کی مستیوں کا نہیں کچھ شُمار آج

جالبؔ یہ مفلسی کا نیا دور ہے عجیب

خود کو چھُپا رہا ہے ہر اک شہر یار آج!

## ردیف "چ"

اے مونسِ جان دل کی زباں سہو و خطا ہیچ

تو ساتھ ہے تو سایۂ میمونِ ہُما ہیچ

اے خود نگرو! اُس بتِ طنّاز کے آگے

دعوائے خودی ہیچ ہے احساسِ اَنا ہیچ

اس غنچہ دہن عارضِ گلگوں کے مقابل

شمشاد و سمن ہیچ ہیں، گلنار و حنا ہیچ

لازم ہے فنا حُسن کو حُوریں ہوں کہ پریاں
بے کار ہے یہ شعلۂ گُل، سازِ نوا ہیچ
افکار و حوادث ہوں کہ آشوبِ زمانہ
یہ آب و ہوا، صبح و مسا، زہد و ریا ہیچ
جالِبؔ تجھے لے ڈُوبے گی یہ جاہ پرستی
خلعت کو عبث جان تو، دستار و قبا ہیچ

ردیف "ح"

کاش آجاؤ ہلالِ عیدِ قُرباں کی طرح!
جان و دل کر دونگا صدقے اک مُسلماں کی طرح!

تھام لینا دل مرا پیروں تلے مت روندنا
سرکشی اُسکی بڑھے گی زلفِ پیچاں کی طرح

راہِ اُلفت سے کسی دم ڈگمگا جائیں قدم
خُونِ دل بہتا رہے گا چشمِ گریاں کی طرح

چشمِ ما روشن دلِ ما شاد، آجائیں گے وہ!
گر اندھیری رات میں شمعِ شبستاں کی طرح

سُنبل و نسرین و نرگس اور جالبؔ کا کلام
یہ گلستاں کی طرح ہیں وہ بہاراں کی طرح!

## ردیف "خ"

یہ تو کہیئے آپ نے کھولی کہاں اُلفت کی شاخ
بندھ گیا لوگوں کا تانتا ہی جہاں اُلفت کی شاخ

شہر میں، قصبہ میں، ہر قریہ میں اور ہر گاؤں میں
ہر گلی کوچہ میں ہے وردِ زباں اُلفت کی شاخ

کرگس و زاغ و زغن اور عندلیبانِ چمن
ڈھونڈتے پھرتے یہاں ہیں اور وہاں اُلفت کی شاخ

سایۂ اَوجِ سعادت سے نہیں کچھ کم ہے یہ
مونسِ جاں و رراحت کا نشاں اُلفت کی شاخ

عشقِ پیچاں، ناز بو، نرگس، چمن اور کوہسار
ساری دُنیا بن گئی جالبؔ دُکاں اُلفت کی شاخ؟

ء۱ ریحاں ۔

ردیف "د"

تیرہ بختوں کیلئے رہبرِ کامل بے سُود!
موجِ گرداب سے ہے شکوۂ ساحل بے سُود
چشم گر پاک نہیں لاکھ زباں ہے شیریں
دلِ پژمُردہ کو یہ مُرشدِ کامل بے سود!

یاد آتا ہے خدا وقتِ مصیبت یارو

عالمِ نزع میں یٰسین و حمائل بے سُود

سہل ہر کام ہے پر شرط ہے محنت ہمدم!

لااُبالی ہو تو پھر جوہرِ قابل بے سُود

شورِ محشر سے ہے بیزار بچارہ جالبؔ

آہ و زاری میں ہے آوازِ عنادل بے سُود

ردیف "ڈ"

کیا کروں کس سے کروں اظہار، لاڈ
بن گیا کس کے گلے کا ھار لاڈ

لے گیا ہے لوٹ کر دل کا قرار
زندگانی پر ہوا ہے بار لاڈ !

تین میں ہوں اور نہ میں تیرہ میں ہوں
ہو گیا ہے باعثِ آزار لاڈ!
جب کہ ہوتا ہے کسی کا سامنا!
یاد آتا ہے مری سرکار لاڈ!
ٹوکتے ہیں وہ مجھے ہر بات پر
اس روِش سے ہو گیا بیزار لاڈ!

رنگ لائیں آپ کی تنہائیاں
بن گیا اِک وجہِ وصلِ یار لاڈ

کچھ تو کہیئے جالِب دل گیر کو
ہو گیا کِس نازنیں سے پیار لاڈ!

ردیف "ذ"

پالیا میں نے کسی وعدہ شکن کا کاغذ
کِس عدالت کو میں بھیجُوں یہ ستمن کا کاغذ

ہائے کیا چیز ہے اے دوست غریبُ الوطنی
سال میں جاتا ہے اک بار وطن کا کاغذ

آج وہ اپنے تغافُل پہ پشیماں ہوگا
لکھتا ہوں خوُنِ جگر سے یہ سُخن کا کاغذ

دے گیا ڈاکیہ اک بند لفافہ مجھ کو!
ہے ضرور اس میں کسی غنچہ دہن کا کاغذ

دل و جاں رہن میں جالب نے دیئے ہیں یارو
رکھو محفوظ یہ اُس سوختہ تن کا کاغذ

## ردیف "ر"

رازِ دل ہونے لگا ہے آشکار
لَب پہ نام آتا ہے اُن کا بار بار
سرنگوں رہتا ہوں اُن کے سامنے
کاش وہ سمجھیں مِرے دل کی پُکار

لاکھ دشمن ہوں مگر تم ساتھ دو
خوب آجائے گی اُلفت پر بہار
ہوگئے پیوست جُوں شیر و شکر!
دردِ دل میں یہ ترے نقش و نگار!
وعدہ کرتے ہیں مُکر جاتے ہیں لوگ
کیا کروں کس پر کروں اب اعتبار

بے بسی میں مِل گیا اک خضرِ راہ
تب سے بدلے ہیں مِرے لیل و نہار

پُوچھتا کیا ہے کہ جالبؔ کون ہے
یہ وہی ہے، تیرے جیون کا سنگھار

ردیف "ڑ"

کچھ تو ظاہر کیجئے اِتنے تامُّل کا نچوڑ
تا کہ سمجھوں میں بھی کُچھ کُچھ اس تساہُل کا نچوڑ

بعد مُدّت ہو گئی مقبُول میری التجا
ہو گیا اُن پر عیاں میرے تحمُّل کا نچوڑ!

یہ تری محشر خرامی یہ ترا ناز و ادا!
ہے بلا شک اک طرح سے یہ گُل و مُل کا نچوڑ

اے خُدا ایسے دلوں سے دوست و دشمن رکھ جُدا
ہے تلوّن کام جن کا اور تطاوُل کا نچوڑ

کرتے ہیں خونِ تمنّا کتنی چھوٹی بات پر
کاش کہ وہ اب بھی سمجھیں اس تجاہُل کا نچوڑ

عشق بھی اب ہو گیا ہے کاروبارِ زندگی
زندگی ہے خواب جالبؔ اور تخیُّل کا نچوڑ

ردیف "ز"

نہ ہوا مجھ کو میسّر ترا دیدار ہنوز
تیرے ہاتھوں میں ہی دل میرا گرفتار ہنوز

آرزو یہ ہے کہ اے کاش اِدھر آجائیں
دیکھئے بیٹھے ہیں کِس تاک میں اغیار ہنوز

غُنچۂ دل نہ کھِلا کِس کی شکایت کیجیے
بے ثمر میری محبّت کے ہیں اشجار ہنوز
ایسے بھی لوگ ہیں جو نانِ جویں کو محتاج
ایسے بھی ہیں کہ جو ہیں مُنعم و زر دار ہنوز !
کیا کہوں کِس کو سُناؤں یہ کہانی دل کی
رکھتا ہوں دل میں شکایات کا طُومار ہنوز

مے لنڈھاتے ہیں قدح خوار خزاں ہو کہ بہار
مست و مدہوش پڑے ہیں ترے میخوار ہنوز

میرا مندر، مری مسجد، مری ہر شے جالبؔ
کوئی سائل، کوئی مائل نہ طلب گار ہنوز

ردیف "س"

رمزِ حیات کیا کھُلے ناوک فگن کے پاس

بہتر ہے اس سے ہم چلیں اہلِ سُخن کے پاس

جلتے ہیں صبح و شام جہاں کیف کے چراغ

میلہ لگا ہوا ہے اسی سیم تن کے پاس!

اِتنا اُداس ہے دلِ درد آشنا مرا

دم آچلا غریب کا گویا دہن کے پاس

اپنا ٹھکانہ خاک ہوا اور مٹ گیا!
باقی ہی کیا رہا ہے غریبُ الوطن کی پاس

پھُولوں کا ایک جشن ہے جوبن پہ ہے بہار
مِل جائیں کاش وہ کہیں سرو سمن کی پاس

جالبؔ بنا لے تو بھی کسی دل میں اپنا گھر
بُلبُل نے آشیانہ بنایا چمن کے پاس!

ردیف "ش"

مُجھ کو تیری گفتگُو کی ہے تلاش!

تُجھ کو اپنے رنگ و بُو کی ہے تلاش

خُوں بہایا کافرِ دیں دار کا!!

اب کہو کس کے لہُو کی ہے تلاش!

ہے عیاں ہر شے میں ذاتِ ذُوالجلال

آنسوؤں میں آب جُو کی ہے تلاش

کھِل گئے گُلشن میں زنگار نگ گُل
یاسمن اور نازبوُ کی ہے تلاش
چشمِ آہو، سروِ قد، حسُنِ ملیح!
رات دن اُس خوُبرو کی ہے تلاش
گُل بھی ہیں، ساقی بھی ہے، جالبؔ بھی ہے
اب فقط جام وسبُو کی ہے تلاش!

۶ اپریل

ردیف "ص"

بحرِ دانش ہے آپ کا اِخلاص!
گنجِ بخشش ہے آپ کا اِخلاص!

گامزن کاروانِ حُسن وجمال
کیا نوازش ہے آپ کا اِخلاص

ناز کرتے ہیں سارے پروانے
شمعِ تابِش ہے آپ کا اِخلاص!

یاد ہے داستانِ لُطف و کرم
اِک نِگارش ہے آپ کا اِخلاص
میری نَس نَس میں کر گیا جادُو
تاجِ پوشش ہے آپ کا اِخلاص
بزمِ احباب و اقربا میں بھی
اِک تراوش ہے آپ کا اِخلاص

زندگی مہربان ہے مجھ پر!!
اِک سفارش ہے آپ کا اِخلاص

مہر و گُل سے زیادہ اے جاؔلب
نازِ تابش ہے آپ کا اِخلاص

ردیف "ض"

جان اپنی دوں گا انکی زُلفِ پیچاں کی عوض
کس قدر ارزاں ہی سودا یہ مری جاں کے عوض
دین و ایماں کر دیئے قرباں تیری نام پر
دیکھئے ملتا ہی کیا اب دین و ایماں کے عوض
سارے ہم مشرب ہوئے رُخصت، اکیلے رہ گئے
ایک وحشت ہو گئی طاری شبستاں کے عوض

امتحاں جتنے بھی لینے ہیں بلا شک لیجیے
کیا عنایت ہوگی مجھ پر اس دبستاں کے عوض

طبع کی شوخی ہوئی ہی باعثِ شرم و ملال
ہاتھ میں نے اُن کا پکڑا اُنکے داماں کے عوض

اپنی غفلت کا اگر جالبؔ یہی عالم رہا
پائیں گے خارِ مغیلاں ہم گلستاں کے عوض

## ردیف "ط"

بے بسی میں دوستو آنسو بہانا ہے غلط

اپنے دل کی داستاں ہر دم سُنانا ہے غلط

موسمِ گُل عیش کے دن، اہرہ بل[1] کا آبشار

اِس فضا میں صبر میرا آزمانا ہے غلط

دیکھ کر وہ رُوئے زیبا کھِل گیا ہی دِل کا پھُول

ایسی حالت میں شکایت لب پہ لانا ہے غلط

[1] اہرہ بل کشمیر میں ایک پُرفضا مقام کا نام ہے

کس قدر بے مثل ہیں یہ آپ کی رعنائیاں
مُونسِ جاں ہے سبب آنکھیں دکھانا ہی غلط
چھٹ گئے ہیں غم کے بادل آگئے خوشیوں کے دن
رنج و غم کا رات دن قصہ سُنانا ہے غلط
دل جلانا اور ہے دل کا لُبھانا اور ہے
اِس طرح جالبؔ کسی کا گیت گانا ہے غلط

ردیف "ظ"

لُطف و احساں ترا! خُدا حافظ
بس ترا آسرا! خدا حافظ

دین و ایماں گیا قرار گیا
زہد و تقویٰ گیا! خدا حافظ

قتل کرتی ہے بے گناہوں کو
آپ کی یہ ادا! خُدا حافظ

دیکھ لیجے عدو بھی کہتا ہے

کب تلک یہ جفا! خدا حافظ

آن کی آن میں یہ کیا طوفاں

ہوگیا ہے بپا! خدا حافظ

پارسائی کا بھر رہا ہے دم!

وہ پہن کر قبا! خدا حافظ

کھو دیا جب دوا نے اپنا اثر
کھائی ہے سنکھیا خدا! حافظ

تک رہا تھا میں راستہ تیرا
مِل گیا نقشِ پا! خُدا حافظ

سارے احباب تم کو اے جالب
کہتے ہیں مرحبا! خدا حافظ

## ردیف "ع"

کر رہا ہوں کلام کی توسیع
یہ بھی ہے اک نظام کی توسیع

کام جتنا بڑھے یہ اچھا ہے
لازمی ہے یہ کام کی توسیع

ہو گئے جمع تیرے دیوانے!
ہے ضروری مقام کی توسیع

نام روشن ہوا ہے چاروں طرف
کیجیے انتظام کی توسیع

تیرے تیور کچھ اور کہتے ہیں!
کر لے اب انتقام کی توسیع

تیری محفل سے اُٹھ گیا جالبؔ
ہو گئی عام جام کی توسیع

## ردیف "غ"

خوب پھل لائے ہیں یہ اشجارِ باغ
کتنے لذّت بخش ہیں اثمارِ باغ

دل جلوں کے زخم کھِلتے ہیں یہاں
خوب ہے یاں گرمئ بازارِ باغ

جسطرح کشمیر میں نہریں ہیں عام
اوج پر اتنا ہی ہے بازارِ باغ
آسماں سے بات کرتا ہے دماغ
دیکھ کر یہ شوخیٔ اظہارِ باغ
آبشار و کوہ اور دشت و جبل
بن گئے ہیں نقطۂ پرکارِ باغ!

میرا مدفن ہو کہیں اُس باغ میں
تا اَبد قائم رہیں آثارِ باغ!

ذہن کی ہوتی ہے جالبؔ یاں جِلا
باعثِ الہام لالہ زارِ باغ!

ردیف "ف"

کون ہے عشق و محبّت کی اَدا سے واقف
عالمِ پیچ و خمِ زلفِ دوتا سے واقف
میں نے اس بُت کی محبّت کو عبادت جانا
تھے مرے ہاتھ نہ آدابِ دُعا سے واقف

اِس لئے روٹھ کے بیٹھے ہیں، مناؤں اُن کو
وہ سمجھتے ہیں کہ ہوں اُن کی ادا سے واقف

تم کو تو اپنی سخاوت کا بھرم رکھنا تھا
کیا ہوا، میں جو نہ تھا دستِ سخا سے واقف

جالبِؔ خستہ تو ہے صِدق و صفا میں مشہور
ایک تم ہو کہ نہیں اُس کی وفا سے واقف

ردیف "ق"

کوئی دینے لگا اذانِ فراق
کر دو مسمار آستانِ فراق
خواب میں بھی اگر ملیں گے ہم
ٹوٹ سکتی ہے ریسمانِ فراق
جس قدر ہے گراں یہ جنسِ وفا
اُتنی لمبی ہے داستانِ فراق

جتنی میٹھی ہیں آپ کی باتیں !

اُتنی شیریں ہے یہ زبانِ فراق

قدردانوں سے کہہ دوا ے جالبؔ

بیش قیمت ہے ارمغانِ فراق !

ردیف "ک"

محرومِ توجّہ ہوں اے بندہ نواز اب تک

کچھ بھی نہ ثمر لایا یہ راز و نیاز اب تک

ہندو کہ مسلماں ہوں ہوئے ہو رند کہ صوفی ہوں

اک طُرفہ تماشا ہوں سربستۂ راز اب تک

شکووں نہ گِلوں کا ہے نغموں کا نہ آہوں کا

اِس رام کہانی کا قصّہ ہے دراز اب تک

اَسرارِ محبّت کے اغیار یہ کیا جانیں!
تسلیم کا خُوگر ہے آئینِ نیاز اب تک

دل لے کے چلا جالبؔ دامن کو جھٹک کر وہ
اے کاش نہ ہوجاتا مِنّت کشِ ناز اب تک

ردیف "گ"

ساقی کی چشمِ ہوش رُبا سے خمار مانگ
ہر صبح و شام بادہ کا اک آبشار مانگ

دُنیا کی ہے طلب نہ ہے شہرت کی آرزو
کہتا ہے دل کہ باغِ سخن کی بہار مانگ

مشکل جب آپڑے کوئی گھبرا نہ جائے دل
شعلوں سے اپنے واسطے کوئی شرار مانگ

مقصود ہے حفاظتِ ذوقِ سلیم اگر
جاہل سے تیر کی طرح راہِ فرار مانگ

گفتار ہو حلیم تو کردار ہو بلند!
جالبؔ خدا سے اِسکی دُعائیں ہزار مانگ

## ردیف "ل"

گردشِ روزگار میں ہے دل !

دَورِ لیل و نہار میں ہے دل !

گیسوئے آب دار میں ہے دل !

کس کے بوس و کنار میں ہے دل !

کس نے چھینا ہے میرا صبر و قرار
جامۂ تار تار میں ہے دل!!
دل لگانے کی بات کیا کیجئے!
ہر گھڑی کوُئے یار میں ہے دل
کِس کے بَل پر کروں نظر اُونچی!
کیا کہوں کس خُمار میں ہے دل!

نظریں بکھری ہیں اُس کی زلفوں میں
اور اِک انتشار میں ہے دل ! !

پران ڈھیلے ہوے ہیں جالبؔ کے
آپ کا کس شُمار میں ہے دل !

ردیف "م"

کِس کو بتلائیے کہ کیا ہیں ہم
زِشت و خوبی کا آئینہ ہیں ہم

کوئی چھیڑے تو راگ بَن جائیں
ساز ہیں اور بے صدا ہیں ہم

ڈوبتی ناؤ کو بچا نہ سکے!
کیسے بدبخت ناخُدا ہیں ہم

غم کے بادل چھٹیں تو عرض کریں
کیسی اُلجھن میں مُبتلا ہیں ہم

دوست سنتے نہیں ہیں دل کی بات
اور دشمن کے ہمنوا ھیں ہم!

ہم ہیں رندوں میں رند اے جالبؔ
پارساؤں میں پارسا ہیں ہم!

آگیا جب زُہرہ وَش بالائے بام!
بادلوں میں چھُپ گیا ماہِ تمام
تم نے حاصل کرلیا جب خُلق کو
مِل گیا حق سے تمہیں عالی مقام
آرزو یہ ہے کہ صدقِ دل کے ساتھ
تیری مالا ہم جپیں ہر صبح و شام

ہے اداؤں میں خمارِ عاشقی
روز و شب رہتے ہیں گردش ہی میں جام

آگیا باتوں میں اُن کی دوستو!
ہے چھُری جن کی بغل میں مُنہ میں رام

صُلح جُوئی پر تری جالبؔ ہوئے
مدح خواں اپنے پرائے خاص و عام

ردیف "ن"

لوحِ دل پر اب کہیں نقشِ وفا مِلتا نہیں

آشنا مِلتا تو ہے، درد آشنا مِلتا نہیں

دل کی دُنیا عشرتِ دیدار میں ہو جائے گُم

ایسا دن، ایسا زمانہ بارہا ملتا نہیں

بندگی تیری ریاکاری میں ضم ہے محتسب
حق تو یہ ہے بندۂ صدق و صفا مِلتا نہیں

ٹھوکریں کھا کر پلٹ آتا ہی دشت و کوہ سے
رہ نوردِ عشق کو تیرا پتہ ملتا نہیں

اک جھلک دکھلا کے چھُپ جاتا ہی میرا آفتاب
سامنے آتا ہے لیکن بر ملا ملتا نہیں

یہ زمیں آئی نظر عرشِ بریں کا آئینہ
حق کے پرتو سے کوئی خاکی جدا ملتا نہیں

بستۂ غم ، پیکرِ غم ، کشتۂ بیدادِ غم
غمزدہ جالبؔ سا کوئی دوسرا ملتا نہیں

نئے انداز سے عالم سجایا جائیگا اک دن!
جہاں سے نقشِ پارینہ مِٹایا جائیگا اک دن!
زوالِ آدمِ خاکی نتیجہ ہے تنفّر کا!
محبّت کا یہاں پرچم اُٹھایا جائیگا اک دن
یہ حُسنِ سادگی ہے یا تصنّع کا کرشمہ ہے
تمہیں اے نازنینو! آزمایا جائیگا اک دن

اگر یہ قصرِ ظلمت توڑ دینے کی قسم کھاؤ
چراغِ ہمّتِ مرداں جلایا جائیگا اک دن

یہی سازِ دِرا مُدّت سے جو خاموش ہے جالِب
ترے مضرابِ ہمّت سے جگایا جائیگا اک دن

ردیف "و"

کیا کہوں تیری یاد آنے کو!

دل مچلتا ہے چوٹ کھانے کو!

خون پینے کو، رنج کھانے کو!

آگ لگ جائے اِس زمانے کو!

اُف رے تنہائیوں کا یہ عالم

طُول اتنا نہ دو فسانے کو!

دِل کی دُنیا اُجاڑ کر توبہ
آگیا پھر وہ آزمانے کو!

میری دُنیا سنوارنے والا
خود ترستا ہے دانے دانے کو

کون دیتا ہے بے سبب ترجیح
نااُمیدی سے ڈوب جانے کو

تیرے قدموں کے نیچے کوئی جا
کاش مِل جائے سَر چھُپانے کو
کون سی وہ نَوا ہے جس سے یوں
لگ گئی آگ آشیانے کو !
تیری گُستاخیوں سے اے جالِبؔ
کیا سبق مِل گیا زمانے کو !

ردیف "ہ"

آگیا ہوں پھر مری سرکار دیکھ
میری چاہت اور میرا پیار دیکھ

ہے عیاں ہر شے سے حُسنِ جاوداں
عاشقوں کا یاں بڑا دربار دیکھ

دل میں روشن ہیں ترے نقش و نگار
ہے اگر مقدور کوُئے یار دیکھ
پڑ گئی ہے اوس سی اُمیّد پر
خوف میں ڈوبی مری رفتار دیکھ
رازِ دل ہونے لگا ہے مجھ سے فاش
بیخودی میں گرمیٔ گفتار دیکھ

ساغرِ عشرت کہاں اور مے کہاں؟
زاہدوں کے فکر اور اذکار دیکھ

نور کا ٹکڑا ہے پیشانی تری!
حضرتِ جالبؔ کے بھی افکار دیکھ

ردیف "ی"

نہ آہیں کھینچئے پیہم ادھر ہیں دُوسری غم بھی
نہ رونا روئیے اپنا یہاں ہیں اور ماتم بھی

میں نازک راستے پر چل رہا ہوں دیکھئے کیا ہو
کہ جنّت اک طرف ہے دُوسری جانب جہنّم بھی

تلاش اُسکی ہی گُل میں، یا سمن میں، برقِ ایمن میں
کہ جس کو پا نہیں سکتی ہماری سعیِ پیہم بھی!

کسی کی زندگی سُکھ چین سی کٹنے نہیں دیتا
الٰہی کیا سراپائے حسد ہے ابنِ آدم بھی

دُعائیں دیجئے اُسکو کہ جس نے زخمِ دل بخشا
یہی اک آسرا ہے زندگی کا اور مرہم بھی!

مُقدّر سے جو ساقی کی غلامی ہاتھ آ جائے
تو پھر آنکھوں سے گر جاتا ہے یار و ساغرِ جم بھی

خزاں کی فکر سے اپنا ہی دل غمگیں نہیں جالبؔ
مآلِ خندۂ گُل سوچ کے روتی ہے شبنم بھی

اُٹھا دے گی پردے محبّت کسی کی
کُھلے گی کسی دِن حقیقت کسی کی

بُتوں سے جو واعِظ کو نسبت نہیں ہے
تو ہم بھُول جائیں محبّت کسی کی

خدا کے لئے ہاتھ رکھّو نہ دل پر!
کہ اِس میں چھُپی ہے محبّت کسی کی

سلامت رہیں یہ محبّت کی گلیاں
کہ اِن سے ہے وابستہ قسمت کسی کی

کئی رنگ دیکھے زمانہ کے جالبؔ
حکومت کسی کی، سیاست کسی کی!

محبّت کے ماروں نے دُھونی رمالی
صدا عاشقوں کی نہ اب جائے خالی
سبھی ایک ہیں، سب ہیں اولادِ آدم!
یہ ذاتیں خیالی، قبیلے خیالی!

یہ گاندھی وہ اجمل، جواہر وہ موتی!

یہ بھارت کی بیٹی، جواہر کی لالی!

ارادہ ترا ہے بلندی پہ مائل!

نہیں دُور تجھ سے مقاماتِ عالی!

گِلہ ابنِ آدم سے بس یہ ہے میرا!

کبھی یہ جلالی کبھی یہ جمالی!

ذرا دورِ حاضر کے انساں کو دیکھو
مروّت سے عاری محبّت سے خالی
نہیں مردِ بے باک کو کچھ بھی پروا
کڑی دھوپ ہو یا گھٹا کالی کالی!
اُسے آفریں جس نے سینے میں اپنے
وطن کی محبّت کی مشعل جلالی

دلوں میں ہمیشہ وہ زندہ رہے گا!
کہ تقدیس جس نے وطن کی بچالی!

وطن کی محبّت میں جالبؔ نے یارو
قلم سے الگ اپنی دُنیا بسالی

نوحہ خوانی بھی نغمہ خوانی بھی

دیکھ لی اُن کی لن ترانی بھی!

بن گیا آگ بہتا پانی بھی

کتنی لمبی ہے یہ کہانی بھی!

مسکراہٹ مری اُنہیں ہے گراں!

کام آئی نہ چھیڑ[۱] خانی بھی!

[۱] بول چال کے طور پر استعمال کیا گیا۔ جالب

سادگی جس پہ بانکپن ہے نثار
دل بھی قُربان اور جوانی بھی
تیرے جلووں میں بجلیاں رقصاں
اور اداؤں میں مہربانی بھی
غیر کے سامنے تمہاری نگاہ!
کر گئی مُجھکو پانی پانی بھی!

خوش کلامی کا تیری تھا اعجاز
چھٹ گئی دل سے بدگُمانی بھی

رِند ہوں پارسا ہوں میں کیا ہوں
کچھ سُنوں آپ کی زبانی بھی

ہو میسّر نہ گر سکوں جالِبؔ!
ہے عبث عُمرِ جاودانی بھی

ردیف "ے"

گنتے رہتے ہیں رات بھر تارے
کام کی بات کیا کریں پیارے
کون جانے سوائے اہلِ نظر
یہ خزف ہیں کہ ہیں گہر پارے

بے کسی نے بھی ساتھ چھوڑ دیا
اب اکیلے ہیں درد کے مارے
زندگی بھر نہ فکرِ فردا کی!
مستِ امروز ہی رہے پیارے
دست و پا ہو گئے ہوں شل جس کے
وہ محبت میں تیر کیا مارے

شمعِ محفل ہے اب نہ انجُم و ماہ
غم کے ساتھی بچھڑ گئے سارے

تھے کبھی میرِ کارواں جالِبؔ
آج بیٹھے ہیں وہ تھکے ہارے

کوئی لوٹا بھی ہے اِس رہ گزر سے!
ذرا یہ پوچھ لیجے راہبر سے!

حدیثِ درد اور افسانۂ غم!
رقم کیجے مرے خُونِ جگر سے

جدھر جائیں وہی گھر کی سی وحشت
کِدھر جائیں بھلا اُکتا کے گھر سے!

مِرا جینا بہت بے لُطف ہوتا
نہ ٹکراتا اگر سر تیرے در سے
فروغِ حُسن کو کیا پوچھتے ہو
وہ آگے ہے بہت شمس و قمر سے
ربابِ امن و صُلحِ نوعِ انساں
چِھڑا ہے سرزمینِ کاشمر سے!

سنبھلنے کا زمانہ ہے سنبھل جا!
نہیں تو دوستی کر چشمِ تر سے

قیامت ہے خرامِ ناز، جالبؔ
تُجھے پالا پڑا کس فتنہ گر سے!

محبّت کا عہدِ شباب آگیا ہے
ستم یہ کہ مست و خراب آگیا ہے

نگاہوں سے مِلنے لگی ہیں نگاہیں!
مقامِ سوال و جواب آگیا ہے

سرِ میکدہ چشمِ ساقی اُٹھی ہے
کہ گردش میں جامِ شراب آگیا ہے

بھلا نیند آئے تو آئے بھی کیسے!

تصوّر میں وہ بے نقاب آگیا ہے

بھلا کیوں ہو جالبؔ سوالی کسی کا

ترا فیض گر بے حساب آگیا ہے

جنونِ عشق کو سُوجھی ہے کیا یہ عقل کیا سمجھے
یہ منزل ابتدائی ہے جسے تم انتہا سمجھے

اسی امروز و فردا کی کشاکش نے ہمیں مارا
اشارے کو ہم اپنی فہم سے بانگِ درا سمجھے

وہی بندہ محبّت کا، وہی خالق مقدّر کا
دہکتی آگ میں جو کودنے کا مدّعا سمجھے

بدلتی ہیں اسی کی کوششِ پیہم سے تقدیریں
وطن کی خاک کو جو خاکِ پاکِ کربلا سمجھے

ارادہ ہو مصمّم وحدت و کثرت کے کیا معنی
مثالِ کوہکن تیشہ کو اپنا آسرا سمجھے

بیاباں کی یہ رعنائی تجلّی کوہساروں کی
حقیقت کے نظارے ہیں نہ جانے لوگ کیا سمجھے

کمالِ فن میں ہے مُضمر حیاتِ جاوِداں جالِبؔ
خضر کو آبِ حیواں کا عبث ہم رہ نما سمجھے

مُسکرانا یاد ہے دامن بچانا یاد ہے

شُکر ہے اللہ کا تیرا ٹھکانا یاد ہے

بادلوں میں چاند چُھپنے کا زمانا یاد ہے

سایۂ گیسو میں تیرا مُنہ چھپانا یاد ہے

کچھ پتہ بتلاؤ تو اُس خانماں برباد کا
رُوٹھ جانا اُس کا اور تیرا منانا یاد ہے

بے سبب مجھ سے ہوا جاتا ہے وہ دِلبر خفا
بھُولیے مت! مجھ کو وہ ہنسنا ہنسانا یاد ہے

کوئی سمجھا دو کہ کیا ہیں یہ رمُوزِ دِلبری!
راستے میں چلتے چلتے چوٹ کھانا یاد ہے

عاشق مجبور کا، مجذوب کا، ناچار کا
بے طلب اٹھکھیلیوں سے دل جلانا یاد ہے

فرقتِ جاناں ہی جالبؔ باعثِ حزن و ملال
حضرتِ یعقوبؑ کا آنسو بہانا یاد ہے

# قطعات

محبّت اضطرابِ جاودانی

محبّت لازوال و غیر فانی

محبّت آسرا ٹوٹے دلوں کا!

محبّت ہے کمالِ نکتہ دانی

محبت سیم و زر کو چھوڑتی ہے

محبت نفرتوں کو توڑتی ہے!

محبت پر ہے قائم دل کی دنیا

محبت دو دلوں کو جوڑتی ہے

بہارِ زندگی پھر لوٹ آئی

کہو یہ بات سب سیمیں تنوں سے

محبّت ہی کریں شیخ و برہمن

محبّت دوستوں سے دشمنوں سے

یہ مانا کہ روزی مقرّر ہے رب سے
کرو پیار اتنا نہ عیش و طرب سے
عمل سہل کرتا ہے سب مشکلوں کو
چُراؤ نہ دل محنتِ روز و شب سے

گر پاسِ حفظِ نفس ہے تو بوالہوس نہ بن

تو اک حسین پھول ہے تو خار و خس نہ بن

پہنچے نہ تیرے ہاتھ سے ہرگز کسی کو زخم!

پروانۂ شمعِ عشق کا بن جا مگس نہ بن

درحقیقت گردشِ ایّام ہے اک امتحاں
ٹل نہیں سکتا مقدّر لاکھ ہو آہ و فغاں
ایسی حالت میں بھی بالاتر ہو خودداری کی شاں
کچھ تو دنیا میں رہے باقی ترا نام و نشاں

کلیدِ گنجِ عرفان و سعادت حضرتِ اقبالؔ
رشادت اور بلاغت کا سمندر صاحبِ افضال
اگر نقشِ قدم پر اُن کے چلنے کی قسم کھائیں!
تو پھر موجِ حوادث سے نہ ہوں گے ہم کبھی پامال!

نہ کر دراز کسی کی طرف بھی دستِ سوال

نہ کر کسی کو بھی اپنا تو واقفِ احوال

نہ چھوڑ دامنِ انسانیت بہر صورت!

نہ بھول اہلِ خرد کے یہ قیمتی اقوال!

خضر سے کہی یہ سکندر نے بات

پلادو کسی طرح آبِ حیات

اکارت گئیں اِس کی سب کاوشیں

یہ میداں ہے کھائی جہاں اُس نے مات

ہے کہیں کعبہ کہیں ہے سومنات

ہے کوئی دیوانہ آبِ حیات

بلبل و گل میں کہیں رازونیاز

کس قدر پُر پیچ ہے یہ کائنات

محبّت نغمۂ دلچسپ و دل کش
محبّت آشنائے حسن و فطرت
محبّت نفی کو کرتی ہے اثبات
محبّت موجبِ تخلیق و جدّت

تری دُزدیدہ نظر نے مجھے مارا اے دوست!

ڈھونڈوں اِس حال میں کِس کِس کا سہارا اے دوست!

دینے آئے ہیں تسلّی مجھے لیکن اُن سے

بات کرنا بھی نہیں مجھ کو گوارا اے دوست!

اُسی کی ذات ہے بس جاودانی

اور اُس کے ماسوا سب کچھ ہے فانی

تڑپ تھی دید کی موسیٰ کو لیکن

جواب آیا اُدھر سے لن ترانی

# مُخمّس

صنوبر کی چھاؤں میں آ ٹھول پہر
ہر اک غم سے غافل ہیں اور بے خبر
بہت کیف آگیں ہیں شام و سحر
کہاں ہے وہ صبحِ مسرّت مگر
بسیرا کریں مثلِ شیر و شکر

کبھی تھا ہمیں بھی تو نغموں سے پیار

اب آہیں لبوں پر ہیں بے اختیار

ہر اک غم کو اب کیسے کیجے شمار

کہاں ہے سکوں اے دلِ بیقرار

کوئی گیت گائے یہ مرغِ سحر

یہ صحنِ گلستاں یہ سرو سمن!
یہ باغ و بہار اور یہ کوہ و دمن
مگر دُور ہے مجھ سے سیمیں بدن
ہے ویران دل کی ابھی انجُمن!
خطاؤں کو کر دو مری درگزر

خوشی کی تمنّا نہ غم کا صِلہ
جدھر دیکھئے غم کا اک سِلسِلہ
سرِ شام بجھتا کہیں ہے دِیا
کہیں شورِ محشر کا عالَم بپا
خُدارا کرو قصّہ اب مُختصر

خبر اُن کے آنے کی ہے مُعتبر
نظر سے مِلی جب کہ اُن کی نظر
وہ اشجار ہی کیا جو ہوں بے ثمر
وہ محبوب کیا جو نہ ہو جلوہ گر
خدایا، مری آہ میں دے اثر

# مربع

مسجد سے ربط نہ مندر سے
کِسریٰ سے پیار نہ قیصر سے
اُلفت ہے ہمیں اک دلبر سے
اُلفت سے دل معمُور کریں

کچھ عِلم نہیں یہ دل کی لگن
کیوں کم ہے کیا ہو گی اَن بَن
رہتا ہے اِسی دُھن میں وہ مگن
اب دل کو کسی کے چُور کریں

(۱)

بدنام ہوئے مجذُوب ہوئے

رُوپوش ہوئے معتُوب ہوئے

قاصِد بھی سب مصلُوب ہوئے

مجبُور کو ہم مجبُور کریں !!

نفرت سے مجھ کو نفرت ہے
ہر چیز سے پیار ہے چاہت ہے
دنیا پہ جو چھائی وحشت ہے
مِل کر اسے ہم کافور کریں

۷

اے دشتِ وطن رشکِ گلشن

اے صاحبِ دل اے اہلِ وطن

اے شیرِ ژیاں بُزغالہ نہ بن

کشمیر کو بُقعۂ نُور کریں!

مدہوشی چھوڑ اب ہوش میں آ

اتنا تو کرم مت ترسا

آ خانۂ دل میں میرے سما

کچھ اپنی خلش کو دُور کریں

ہے کتنی رسیلی یہ ساعت
تم پاس ہو یہ ہیچ ہے ہر آفت
ہم کو جو تم سے ہے نسبت
دُنیا میں کیوں مشہُور کریں

مِلنا ہے تجھے تو آ مِل جا

یا ملنے کی کچھ بات بتا

اقرار یہ تھا ہر صبح و مسا

آ شام شرابِ طہُور کریں

(4)

ہے کیسا سُہانا صحنِ چمن

ہر سُو کلیاں، سبزہ، گلشن

میں صدقے کروں گا تن، من، دھن

گر ذکرِ دلِ رنجُور کریں

# گیت

کویلیا اک گیت سُنائے
بھونرا پنچم سُر سے گائے
بُلبُل چہکے اور مُسکائے
پیار سے کوئی دل بہلائے
پیارا پیارا دیس سنوریا
پیارا پیارا دیس

پریتم کی نہیں کوئی کھبریا
لگ گئی اُن کو کس کی نجریا
کوئی بتاؤ پی کی ڈگریا!
پریم کی رِم جھم برسے بدریا
پھر گیا دیس بدیس سنوریا
پھر گیا دیس بدیس

آؤ ساجن اب تو آؤ

بُجھا ہوا دل تم بہلاؤ

دَم بھر بیٹھو اور مُسکاؤ

سُونے چمن کو اب مہکاؤ

کاہے بسے پردیس سنوریا

کاہے بسے پردیس

مل گیا بالم اک سنیاسی
بن گئے ہم بھی بَن کے باسی
مِٹ گئی ساری دِل کی اُداسی
میں ہوں بس درشن کی پیاسی
گھر گھر دو سندیس سنوریا
گھر گھر دو سندیس

مَن کا مندِر پڑا ہے سُونا!

یہ جینا بھی ہے کوئی جینا!

تُم رے دیا کی آس حسینا

چندر مُکھڑا اب نہ چُھپانا

دل کو لگے نہ ٹھیس سنوریا

دل کو لگے نہ ٹھیس

جیون ہیں ہر ایک کے یکساں
رام ہے کوئی، کوئی رحماں
پران ہے ہندو نا ہی مُسلماں
دین دھرم سے نرمل کلیاں
پہنو سُندر بھیس سنوریا
پہنو سُندر بھیس

اپنے بَلم کی لے لوں بَلائیں
لاکھ جتن سے اُن کو منائیں
پتھّر دل کو موم بنائیں
آس ہے اُن کے مَن میں سمائیں
کوئی سنوارے کیس سنوریا
کوئی سنوارے کیس

نینن میں یہ کون سمایا؟
کِس نے کیوں یہ کھیل رچایا؟
مدُھر تان سے من برمایا
اُلجھن میں ہے زلف کی چھایا
پھولوں کا یہ دیس سنوریا
پھولوں کا یہ دیس

# آئینہ وطن

---

## مسدّسِ جالبؔ

(ممتاز اہلِ وطن کا تعارف)

جالبؔ کاشمیری

# گذارشِ احوال

آئینۂ وطن موسوم بہ مُسدّسِ جاؔلب کے کچھ بندوں میں جمّوں وکشمیر کے متبرک و پوتّر مقامات اور روحانیت کے علمبرداروں کے نام اِس لیے آئے ہیں کہ ہر دل میں رَواداری و انسان دوستی کا جذبہ اُبھر آئے اور پروان چڑھے اور ہر شخص یہ سمجھے کہ انسانی قوالب جدا جدا ضرور ہیں، نام بھی جداگانہ ہیں لیکن اِن میں جو رُوح یا آتما ہے وہ رُوح کے نام سے ہی ہمیشہ پکاری جاتی رہی ہے اور تا ابد اسی نام سے پکاری جاتی رہے گی۔ پیدایشی طور پر کوئی انسان نہ ہندو ہوتا ہے نا ہی مسلمان، نہ سکھ ہوتا ہے نہ عیسائی۔ کسی کے ماتھے پر کسی مذہب یا مشرب کا کوئی نشان یا علامت نہیں ہوتی ہے۔ ہمارے بزرگ اسلاف نے کئی طریقوں سے نہ صرف اِس کا اظہار کیا ہے بلکہ اس کی آبیاری بھی کی ہے جو لوگ اس مقدّس جذبے سے سرشار ہیں وہ کبھی کوئی ایسا کام نہیں کرتے جس سے انسان دوستی کے وقار کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہو۔

قرآنِ پاک میں فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ کی آیت میں جس کا مطلب یہ ہے کہ "کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم نے انسان کو کس طرح پیدا کیا" یہ عیاں ہوتا ہے کہ خداوندکریم کا تخاطب انسان ہی کی طرف ہے۔ ذیل کے اشعار سے بھی یہ ہی کیفیت نظر آتی ہے:

بنی آدم اعضائے یکدیگرند
کہ در آفرینش زیک جوہراند

روح با عقل است و با علم است کار
روح را با ہندو و مسلم چہ کار

حافظا گر وصل خواہی صلح کن با خاص وعام
با مسلماں اللہ اللہ، با برہمن رام رام

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم، وطن ہے ہندوستان ہمارا

زندگی کیا ہے عناصر میں ظہورِ ترتیب
موت کیا ہے اِن ہی اجزا کا پریشاں ہونا

آج کل دُنیا کے بڑے بڑے سیاسی شعبدہ باز بین الاقوامی برادری کی زبان استعمال کرنے پر مائل ہوگئے ہیں اور اس کا اعتراف کرنا شروع کردیا ہے کہ بنی نوع انسان کی سلامتی کا یہ اقتضا ہے کہ مذہب و رنگ و نسل کے امتیاز کو بیچ میں نہ لایا جائے اور انسان کو بس انسان سمجھ کر اس کے ساتھ انسانیت کا سلوک کیا جائے اور اس کو وہ دیا جائے جس کا کہ یہ مستحق ہے یعنی صلح و آشتی و پیار و محبّت کا گلدستہ۔

"آغاز تو اچھا ہے انجام خُدا جانے"

---

اس مُسدّس کے بندوں میں چونکہ سینکڑوں کی تعداد میں نام آئے ہیں، ناموں کو نظم کا جامہ پہنانے کے باعث بہت سے بندوں کے پہلے چار مصرعے قوافی کی پابندی کا بوجھ برداشت نہ کرسکے۔ البتہ ہر بند کی اخیر کی بیت قافیوں سے کماحقہٗ آراستہ و پیراستہ ہے۔ اگر قوافی کی قید میں یہ بند مقیّد رہتے تو پھر ان میں وہ رُوح کارفرما نظر نہیں آتی جو ان میں ہے اور ان کا اصل مقصد بھی فوت ہوجاتا۔

---

"دیوان" کے ایک حصّہ کے طور پر "مسدّس" شامل کرنے پر یہ خیال زیرِ بحث آیا کہ اس کو علیحدہ کتابی شکل میں بدیں توجہ شائع کیا جائے کیونکہ اس کا تعلّق صرف کشمیر سے ہے۔ کمال صاحب نے "تاثّرات" میں اِس جانب اشارہ بھی کیا ہے۔ لیکن آجکل

کی گراں بازاری کے زمانہ میں کسی کتاب کی کتابت، طباعت اور جلد بندی وغیرہ پر کیا لاگت آتی ہے۔ یہ وہی لوگ بہتر جانتے ہیں، جن کا اس کے ساتھ واسطہ پڑتا ہے۔ ویسے "دیوان" کا حصّہ الگ ہے "مسدّس" کا الگ۔ صرف جلد بندی دونوں کی ایک ساتھ ہوئی ہے جس سے کتاب کی لاگت میں کمی آگئی ہے۔ میرے خیال میں یہ کوئی نامناسب اقدام نہیں ہے۔

یہ درست ہے کہ "مسدّس" کا تعلق کشمیری نژاد افراد سے ہے۔ ہندوستان کے بہت سے زعما، یہ مانتے ہیں کہ کشمیر ہندوستان کا سر ہے۔ راشٹرپتا مہاتما گاندھی کو بھی قتل و غارت گری کے زمانے میں کشمیر ہی سے روشنی کی کرن نظر آئی تھی تو پھر تمام ہندوستانیوں کو اُن نامور افراد سے تعارف کرانے میں کیوں تاخیر کی جائے جو ابھی تک ان سے متعارف نہیں ہیں۔ دوسری بات یہ کہ اگر "مسدّس" کو علٰحدہ کتابی شکل دی جاتی تو میں دو کتابوں کے مُصنّف کی حیثیت سے مشہور ہو جاتا۔ لیکن میں نے اس شہرت کو اقتصادی رنگ میں جانچنے کے بعد یہ طے کیا کہ شہرت تو نصیبوں سے حاصل ہوتی ہے، تعداد کو اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ مشہور نہ ہوا تو نا سہی لیکن پڑھنے والے کو کتاب مناسب قیمت پر دستیاب ہونی چاہیے۔

"آئینۂ وطن" موسوم بہ "مسدّسِ جاآلب" میں کچھ برگزیدہ ہستیوں، سیاستدانوں، دانش وروں، شاعروں، ادیبوں، فن کاروں اور سیاسی کارکنوں کے نام آئے ہیں

ان میں سے کچھ ایسی ہستیاں ہیں جن کو بین الاقوامی شہرت حاصل ہے، کچھ ایسی ہیں جو ہند و پاک میں مشہور ہیں، کچھ ایسی ہیں جن کے کارہائے نمایاں تو درکنار، اُن کے اسمائے گرامی سے بھی اہلِ وطن اِس وجہ سے پوری طرح آشنا نہیں یا تو وہ زمانے کی بوالعجبیوں کی وجہ سے بیزار بیٹھے ہیں یا محفلوں کی رونق اُن کو سُود مند نظر نہیں آتی یا وہ دُور دیہات میں رہتے ہیں یا اقتصادی بدحالی و کس مپرسی کی وجہ سے گُمنامی کی زندگی بسر کر رہے ہیں یا داعیِ اجل کو لبیک کہہ گئے ہیں۔ یہ طویل نظم ادبی یا معلوماتی محاسن کی حامل ہے کہ نہیں، یہ کام تنقید نگار حضرات کا ہے۔ البتہ میرے ضمیر نے مجھے یہ تحریک بخشی کہ ان اصحاب کو نہ صرف اپنے ہم وطنوں بلکہ برِّ صغیر ہند و پاک کے رہنے والوں سے، کام کے لحاظ سے نہ سہی کم از کم ناموں سے تو متعارف کرادوں۔ یہ کوشش کہاں تک بارآور ثابت ہوئی ہے اِس کا فیصلہ قارئینِ کرام پر چھوڑتا ہوں اور ساتھ ہی اپنی بے بضاعتی کا اعتراف کرتا ہوں کہ شاید کچھ ایسی قابلِ ذکر ہستیوں کے اسمائے گرامی اس میں نہ آسکے ہوں جن سے اس نظم کی اہمیت میں مزید اضافہ ہوتا۔

جو کام اس تعلق میں میرے ہاتھوں عمل میں آیا ہے، دیکھنے میں تو یہ بڑا آسان دکھائی دیتا ہے مگر اس صبر آزما کام کے لیے وقت، محنت اور باقاعدہ سروے کی ضرورت ہے پھر اس کے وہ تمام لوازمات پورے ہو سکتے ہیں جس کی اس سے توقع کی جاسکتی ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ اِس بہشت ارضی کے فاضل اہلِ قلم اِس ناچیز تصنیف سے بمصداق خُذ مَا صَفَا دَعْ مَا کَدِرْ استفادہ

کر کے آگے بڑھیں گے جو خامی یا کوتاہی اس میں رہ گئی ہے نہ صرف اِس پر غالب آئیں گے بلکہ اس میں اپنے معلومات افزا واقعات کا اضافہ کر کے اسے چار چاند لگانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں گے۔

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

ہیچمداں

جالبؔ کاشمیری

# مُسدّس

وطن اہلِ مروّت، پاکبازوں کا، شریفوں کا
وطن اَقطاب کا، اَبدال کا اور سرفروشوں کا
وطن احرار کا، اَبرار کا، پرہیزگاروں کا
وطن یہ منقبت خوانوں، سلاموں نعت خوانوں کا

خداوندا! مرا بھی نام لکھنا رستگاروں میں
اُٹھا دینا مجھے روزِ جزا طاعت گزاروں میں

وطن یہ عالموں کا، فاضلوں کا، اہلِ حکمت کا
وطن یہ فیلسوفوں کا، وطن اہلِ بصیرت کا
وطن یہ شاعروں، دانشوروں، اہلِ صحافت کا
وطن یہ صرفیوں اور نحویوں اہلِ فصاحت کا
جھلک عظمت کی حرمت کی عیاں ہے ذی شعاروں میں
خزانے فکر و فن کے ہیں نمایاں ہوشیاروں میں

وطن یہ مرثیہ خوان، ذاکروں اور پاکبازوں کا
وطن، یہ ریشیوں کا، صوفیوں کا، خانقاہوں کا
وطن یہ مندروں کا، مسجدوں کا، گُردواروں کا
وطن، یہ تیاگیوں، سنتوں کا، بھگتوں کا، شوالوں کا

شکوہ ہے، خانقاہوں مندروں میں، گُردواروں میں
توانائی ہے اس فرشِ زمیں کے خاکساروں میں

وطن لدّاخیوں، کشمیریوں کا اور ڈُگروں کا
وطن ہندو مسلمانوں، کشپ ریشی کا، سکھّوں کا
وطن عیسائیوں کا، جینیوں، آتش پرستوں کا
وطن سادات کا ہے یہ، مہنتوں اور بھگتوں کا
محبّت چاہئے بس مومنوں زُنّار داروں میں
مری تسکیں ہے موقوف ایسے ہی سہاروں میں

وطن یہ جنگلوں کا اور برفیلے کہستاں کا
وطن گلمرگ کا یہ، اہرہ بل کی ارضِ تاباں کا
وطن یہ زعفرانی اروں کا، نرگس کی بہاراں کا
وطن یہ جعفری، صد برگ، نیلوفر، گلستاں کا

گلوں میں تازگی آئی، نکھار آیا بہاروں میں
جوانی شوق سے پھر لوٹ آئی کوہساروں میں

وطن یہ ہے مصوّر، بت تراشوں، کاشتکاروں کا
وطن یہ تارکش کاریگروں، ریشم کے تاروں کا
وطن یہ پارچہ، قالین بافوں، زرنگاروں کا
وطن زردوز کی محنت کا یہ ہے، سادہ کاروں کا
کئی سرمست ہیں، سرشار دلکش سبزہ زاروں میں
کئی بیزار ہیں، کچھ غرق آہوں میں پکاروں میں

وطن مخدوم[1] صاحب کا، پیام[2] الدین ریشی کا

وطن یہ نندہ[3] ریشی اور نصیب[4] الدین غازی کا

وطن داؤد[5] خاکی اور صرفی[6] للّٰہ[7] دیدی کا

وطن بابا نصر[8] کا، بام[9] دیں کا، زینہ[10] ریشی کا

نبیؐ برحق کا ارفع مرتبہ ہے چار یاروں میں

دِلوں پر ہے منقش نام اُن کا دل فگاروں میں

۱۔ شیخ المشائخ سلطان العارفین مخدوم صاحبؒ سرینگر، کشمیر
۲۔ بابا پیام الدین ریشی صاحبؒ، گلمرگ، کشمیر
۳۔ شیخ نورالدین نورانیؒ علمدار کشمیر، چرار شریف
۴۔ بابا نصیب الدین غازیؒ ولی و فارسی کے مشہور شاعر۔ بیجباڑہ، کشمیر
۵۔ بابا داؤد خاکیؒ خلیفہ سلطان العارفین مخدوم صاحبؒ۔ سرینگر، کشمیر
۶۔ خواجہ یعقوب گنائی صرفی المعروف ایشاں صاحبؒ، مشہور عالم، محدث و فارسی شاعر سرینگر، کشمیر
۷۔ کشمیر کی مشہور شاعرہ، للہ عارفہ۔ جن کا کلام روحانیت و عرفان سے مالامال ہے۔
۸۔ بابا نصر صاحب خلیفہ شیخ نورالدینؒ نورانی، علمدار کشمیر
۹۔ بابا بام دینؒ خلیفہ شیخ نورالدین نورانیؒ، علمدار کشمیر
۱۰۔ بابا زین الدین ریشی خلیفہ شیخ نورالدینؒ نورانی، علمدار کشمیر

وطن حاجی مُراد[1]، اسرار[2] شاہ کا، ریشہ[3] مالو کا

وطن سُلطان زین العابدین[4] معروف بڈشاہ کا

وطن یہ ہے سخی[5] جانباز کا اور بٹہ[6] مالو کا

وطن یہ ہے قلندر[7] کا، قمر[8] صاحب کا، میرک[9] کا

اُبلتے ہیں یہاں عرفاں کے چشمے کوہساروں میں

بلا کی خاکساری آگئی ہے تاجداروں میں یہ

۱۔ زیارت سیّد حاجی مُرادؒ، کریری پٹن۔ کشمیر

۲۔ زیارت اسرار شاہ صاحبؒ، کشتواڑ

۳۔ زیارت ریشہ مالو صاحبؒ، اسلام آباد۔ کشمیر

۴۔ کشمیر کے ایک مشہور ہردل عزیز، منصف مزاج اور درویش صفت بادشاہ

۵۔ زیارت سخی جانباز ولیؒ خانہ پورہ، بارہ مولہ۔ کشمیر

۶۔ زیارت بٹہ مالو صاحبؒ بٹہ مالنہ۔ سرینگر۔ کشمیر

۷۔ زیارت شاہ قلندرؒ، گاندربل۔ کشمیر

۸۔ زیارت قمر صاحبؒ، گاندربل۔ کشمیر

۹۔ (الف) میرک شاہ کاشانیؒ مشہور بزرگ صوفی، شالیمار۔ کشمیر

(ب) سیّد میرک شاہ اندرابی، فاضل دیوبند، سرکردہ عالم دین۔
بانی اوّل انجمن معین الاسلام، سوپور۔

وطن یہ وشنو دیوی[1]، مٹن[2]، روگناتھ مندر[3] کا
وطن یہ کھیر بھوانی[4] کا، ہنوماں[5] اور بھیرو[6] کا
وطن یہ پنڈتوں[7] کا، برہمنوں[8] کا، راجپوتوں[9] کا
وطن یہ کوتوالوں[10] اور دیوانوں[11]، وزیروں[12] کا

دماغ و دل ہیں گیتا اور قرآں کے سپاروں میں
مرے دل کو ملی ہے روشنی پرہیزگاروں میں

۱ے ویشنو دیوی کا مہا استھان کٹڑہ جموں۔ جہاں لاکھوں کی تعداد میں یاتری ہر سال ہندوستان کے مختلف مقامات سے درشنوں کے لئے آتے ہیں۔

۲ے مٹن کشمیر کا مشہور مندر ہے، یہاں کے پجاری بہت مشہور ہیں۔

۳ے جموں کا مشہور مندر، لاکھوں لوگ درشن کے لئے آتے ہیں۔

۴ے کھیر بھوانی کشمیر کا مشہور تیرتھ، لاکھوں لوگوں کے درشنوں کا تیرتھ۔

۵ے کشمیر کا ایک مشہور مندر ہے۔

۶ے کشمیر کا ایک مشہور مندر ہے۔

۷ے کشمیری ہندوؤں کا ایک معزّز خطاب، پنڈت کے لغوی معنی ہیں عالم، معلّم اور وِدوان۔

۸ے برہمنوں کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ یہ علم اور وِدیا کے اتھاہ سمندر ہیں۔

۹ے راجپوت اپنی بہادری، وفاداری اور صاف گوئی کے لئے مشہور ہیں۔ ریاست جموں و کشمیر کے مہاراجگان اِسی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ کئی فوجی جنرل اِس خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔

۱۰ے کوتوالوں کا خاندان اپنی شرافت اور حلیمی کی وجہ سے ممتاز درجہ رکھتا ہے۔ یہ خاندان زیادہ تر جموں صوبہ میں آباد ہے۔ اِس خاندان کے کئی افراد ممتاز عہدوں پر کام کرتے ہیں۔

۱۱ے دیوانوں کا خاندان بھی بہت مشہور ہے، یہ بھی ممتاز عہدوں پر فائز رہا ہے کسی زمانہ میں حکومت کی آمدنی میں سے اِن کو کچھ حصّہ ملتا تھا۔

۱۲ے وزیروں کا خاندان شرافت، حلم اور حُسنِ اخلاق میں ریاست بھر میں مشہور ہے۔ جسٹس جانکی ناتھ وزیر، وزیر گنگا رام سابق منسٹر۔ وزیر رام سرن داس سابق ایم۔ ایل۔ اے۔ اسی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔

وطن یہ شاہ انور[۱] کا، ثنا[۲] کا اور بانڈی[۳] کا
وطن خواجہ[۴] کا یہ ہے، میر واعظ[۵] خانقاہی کا
وطن حسنین[۶] کا، سیّد عطاء اللہ بخاری[۷] کا
وطن یٰسین[۸]، دیوا[۹] کا، عنایت[۱۰] کا، قریشی[۱۱] کا

رواں ہونے لگے ہیں میٹھے چشمے ریگزاروں میں
دواں ہے علم و عرفاں کا سمندر جوئباروں میں

۱۔ شیخ الحدیث مولانا محمد انور شاہ صاحب ورنو لولاب کشمیر۔

۲۔ (ا) مولانا ثناء اللہ سابق ایڈیٹر "اہلحدیث" امرتسر، مشہور مناظر۔
(ب) میر ثناء اللہ کریری، پٹن کشمیر۔ مشہور لغت گو کشمیری شاعر۔
(ج) ماسٹر ثناء اللہ راموہ پلوامہ، سیاسی کارکن۔ سابق ایم۔ایل۔اے۔
(د) ثناء اللہ ریٹ۔ پٹن سابق ذیلدار، تحریک آزادی کے ہمدرد و فیاض طبیعت بزرگ۔

۳۔ (ا) عبدالرحیم بانڈی، مجاور درگاہ شریف حضرت بل۔ سرینگر۔
(ب) حسام الدین بانڈی، سیاسی کارکن۔ درگاہ شریف حضرت بل۔ سرینگر۔
(ج) نورالدین بانڈی مجاور درگاہ شریف حضرت بل۔ سرینگر۔
(د) اکرم شاہ بانڈی۔ بالغ نظر بزرگ جانباز جد بزرگوار عبدالرشید بانڈی اناؤنسر ریڈیو کشمیر۔
(ھ) غلام قادر بانڈی سیاسی رہنما پونچھ
(و) محمد یاسین بانڈی، سیاسی کارکن حضرت بل کشمیر۔
(ز) محمد خلیل بانڈی، شوپیان۔ سیاست کار والد بزرگوار عبدالمجید بانڈی۔ایم۔ایل۔اے۔ شوپیان۔
(ح) نورالدین بانڈی سیاسی کارکن محکمہ ٹرانسپورٹ سے وابستہ ہیں (ط) محمد دین بانڈی سیاسی کارکن پونچھ۔ سابق منسٹر۔

۴۔ (ا) خواجہ علی شاہ بچھ، سیاست کار سابق نائب مشیر مال۔ سرینگر
(ب) خواجہ غلام محمد شاہ بچھ ایڈوکیٹ و سیاسی کارکن، سرینگر۔
(ج) خواجہ علی شاہ مالک السن موٹرس تحاریک کے مالی مددگار۔

۵۔ (ا) مولانا میر واعظ احمد اللہ ہمدانی سرینگر (ب) مولانا میر واعظ غلام نبی ہمدانی سابق ایم۔ایل۔اے سرینگر
(ج) غلام محی الدین ہمدانی شیخ کابینہ میں وزیر رہ چکے ہیں۔ (د) طاہر ہمدانی ایڈیٹر ہفت روزہ ینادوز سرینگر

۶۔ ڈاکٹر فدا محمد حسنین ڈائرکٹر آرکائز اینڈ ریسرچ۔ مشہور فاضل قلمکار۔ سرینگر

۷۔ (ا) سید عطاء اللہ شاہ بخاری مشہور خطیب و احرار لیڈر، امرتسر۔
(ب) عطاء اللہ شاہ بخاری۔ کریری پٹن۔ ایک با اثر شخصیت تھی۔
(ج) عطاء اللہ سہروردی ڈوڈہ۔ سیاسی رہنما (د) سید حبیب سابق ایڈیٹر "سیاست" لاہور۔
(ھ) سید احمد سعید سیاسی کارکن نارہ بل (و) سید حسین ممتاز سیاسی کارکن ڈورو چیرمین قانون ساز کونسل

۸۔ (ا) مولوی محمد یٰسین سوپور، مشہور سیاسی کارکن و خطیب۔
(ب) محمد یٰسین نارہ بل معلم و سیاسی کارکن (ج) محمد یٰسین خاں صاحب سیاسی کارکن۔

۹۔ (ا) عبدالقدوس آزاد، دیوا۔ سیاسی کارکن اسلام آباد۔ کشمیر۔
(ب) عبدالسلام دیوا۔ کارکن۔ اسلام آباد۔

۱۰۔ (ا) مولوی عنایت اللہ کریری پٹن۔ خطیب و سیاستکار۔
(ب) خواجہ عنایت اللہ ککرو مشہور مفکر و رئیس خواجہ عبدالصمد ککرو بارہ مولہ کے فرزند ارجمند۔
(ج) سید عنایت اللہ جوکر۔ سیاسی کارکن۔

۱۱۔ (ا) حکیم امین الدین قریشی۔ سیاست کار و معالج۔
(ب) محمد یوسف قریشی۔ سیاست کار۔ حال پاکستان۔
(ج) محمد شفیع قریشی سیاست کار۔ ڈپٹی منسٹر ریلویز۔ حکومت ہند۔
(د) محمود احسن قریشی، سیاسی کارکن۔ اب محکمہ انڈسٹریز سے وابستہ ہیں۔

وطن اقبال[1]، آغا حشر[2] کا، شورش[3] کا، یورش[4] کا

وطن داراب[5] کا، غالب[6]، غنی[7] کا اور تبسّم[8] کا

وطن چکبست[9]، مومن[10] اور کیفی[11]، سنگرامی[12] کا

وطن حسرت[13] کا، سالک[14]، شیخ[15] کا، تاثیر[16]، فانی[17] کا

نہاں اک حسن ہے کشمیر کا اِن گلعذاروں میں

سراپا سوزِ دل ہے اور ترنّم آبشاروں میں

۱۔ شاعرِ مشرق علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ۔

۲۔ انڈین شیکسپیئر آغا حشر کاشمیری۔

۳۔ آغا شورش کاشمیری۔ ایڈیٹر "چٹان" لاہور۔

۴۔ آغا پورش کاشمیری، آغا شورش کے برادرِ اصغر۔

۵۔ محمد امین دارآب، فارسی شاعر سرینگر۔ مرتب دیوان ملا طاہر غنی کاشمیری۔

۶۔ میرزا اسداللہ خاں غالب، جن کی والدہ ماجدہ کشمیری نژاد تھیں۔

۷۔ ملا طاہر غنی کاشمیری، ممتاز صاحبِ دیوان فارسی شاعر۔

۸۔ (ا) صوفی غلام مصطفےٰ تبسم ممتاز اُردو شاعر لاہور (ب) مشتاق تبسم ایم۔ اے، ادیب ملمنکی پورہ سرینگر۔

۹۔ برج نرائن چکبست ممتاز اُردو شاعر۔

۱۰۔ حکیم مومن خاں مومن دہلوی۔ ممتاز اُردو شاعر۔

۱۱۔ علامہ دتاتریہ کیفی دہلوی۔ ممتاز اُردو شاعر و ادیب۔

۱۲۔ وہاب سیب، مشہور ہجو گو، فارسی شاعر۔ سنگرامہ۔ سوپور کشمیر۔

۱۳۔ چراغ حسن حسرت، سندباد جہازی کے نام سے اُردو صحافت کا مشہور کالم لکھتے تھے۔

۱۴۔ (ا) عبدالمجید سالک صحیفہ نگار اخبار "زمیندار" و "انقلاب" لاہور (جو حاجی لق لق کے نام سے مزاحیہ مضامین بھی لکھتے تھے)

(ب) سالک کشمیری شاعر۔ سرینگر کشمیر۔

۱۵۔ (ا) شیخ عبدالحمید ایڈوکیٹ سابق سیاسی رہنما جموں (ب) شیخ احمد دین سیاسی کارکن بانہال۔

(ج) شیخ محمد مقبول وکیل سیاسی کارکن بارہ مولہ (د) شیخ تجمل الاسلام ادیب۔ سرینگر۔

(ھ) شیخ غلام رسول سیاسی کارکن سابق ایم۔ ایل۔ اے۔ شوپیان (و) شیخ عبدالجبار سیاسی کارکن گاندربل

(ز) شیخ محمد منصور سیاسی کارکن شوپیان کشمیر۔

۱۶۔ (ا) ڈاکٹر محمد الدین تاثیر۔ ممتاز اردو شاعر و ادیب۔ سابق پرنسپل ایم۔ او۔ کالج۔ امرتسر

(ب) رشید تاثیر ایڈیٹر ہفتہ وار "محافظ" سرینگر۔ قلمکار تحریکِ حریت کشمیر۔

۱۷۔ (ا) فانی کاشمیری۔ فارسی کے ممتاز شاعر، مصنف مثنوی "ناز و نیاز"۔ مثنوی "میخانہ" مثنوی "مصدر الآثار"۔ مثنوی "ہفت اختر"

(ب) پیتامبر ناتھ فانی۔ مشہور کشمیری شاعر۔

وطن شمس[1] و قمر[2] اور ماہ[3]، سوپوری[4] کا، پرتو[5] کا

وطن مہجور[6] کا، آزاد[7] کا، ہے کرالہ واری[8] کا

وطن محمود گامی[9]، نعمہ صاحب[10] اور فطرت[11] کا

وطن یہ نازکی[12] کا، برق[13] کا، نادم[14] کا، عارف[15] کا

محبّت گل کھلا دیتی ہے شعلوں میں شراروں میں

چھپی ہیں سینکڑوں رعنائیاں اس کی بہاروں میں

۱؎ کشمیر کے سربرآوردہ صوفی شاعر شمس فقیر۔
۲؎ خواجہ غلام محی الدین قمر فارسی اُردو شاعر۔ محکمہ مال سے وابستہ تھے۔
۳؎ پنڈت وشوا ناتھ ماہ۔ کشمیری۔ عالم۔ فاضل و مصنف
۴؎ (ا) رحیم صاحب سوپوری۔ مشہور کشمیری صوفی شاعر۔ سوپور کشمیر۔
(ب) شمبھوناتھ سوپوری۔ مشہور مغنّی (ج) بھجن لال سوپوری سنطور نواز۔
۵؎ مرزا سیف اللہ بیگ پرتو کرالہ وڈھ پٹن اُردو کشمیری شاعر۔
۶؎ مشہور و معروف کشمیری شاعر، پیرزادہ غلام احمد مہجور۔
۷؎ (ا) مشہور ترقی پسند کشمیری شاعر عبدالواحد آزاد۔
(ب) سردار ہربنس سنگھ آزاد بارہ مولہ۔ سابق سپیکر و منسٹر۔ پنجابی کے شاعر۔
(ج) غلام رسول آزاد سابق ایم۔ ایل۔ سی۔ ناظمِ تعلیمات کشتوار۔
(د) عبدالرحمن آزاد، مدیر ہفت روزہ "سرچشمۂ حیات"۔ پلوامہ۔ کشمیر۔
(ھ) سید عبدالقدوس آزاد، سیاسی کارکن سابق ممبر اسمبلی۔ نارہ بل۔
۸؎ پیر مقبول شاہ کرالہ واری مشہور کشمیری شاعر، مصنف "مثنوی گلریز"۔ "گریست نامہ"۔ "بہار نامہ"
۹؎ محمود گامی مشہور کشمیری شاعر۔
۱۰؎ نعمہ صاحب مشہور کشمیری شاعر۔
۱۱؎ سید مبارک شاہ فطرت۔ فارسی، اُردو، کشمیری شاعر۔ نقاد و ماہرِ موسیقی۔ مصنف "رُباعیاتِ فطرت" "بیاضہائے فطرت"۔ "رشحاتِ فطرت"۔ "زمزمۂ فطرت"۔ وغیرہ۔
۱۲؎ میر غلام رسول نازکی ممتاز کہنہ مشق اُردو و کشمیری شاعر و ادیب۔ فاروق نازکی اور رشید نازکی ان کے لواحقین میں سے ہیں، یہ بھی ادیب اور شاعر ہیں۔
۱۳؎ عبدالحق برق مشہور اردو شاعر، ریڈیو کشمیر و جالندھر سے وابستہ رہے ہیں۔
۱۴؎ (ا) دینا ناتھ نادم، ممتاز کشمیری شاعر۔ سوویت لینڈ نہرو ایوارڈ کے حامل جے۔ ۲۲۔ جواہر نگر۔ سرینگر۔
(ب) عبدالاحد نادم۔ مشہور نعت گو شاعر۔ بانڈی پور۔
۱۵؎ (ا) میرزا غلام حسن بیگ عارف ممتاز کشمیری رُباعی گو شاعر سابق ڈائرکٹر محکمہ غنچۂ ابریشم۔ عارف منزل۔ برزلہ۔ سرینگر۔
(ب) غلام رسول عارف۔ مشہور صحافی و سیاست کار۔ مدیر روزنامہ "ہمدرد" سرینگر۔
(ج) غلام محمد عارف اردو شاعر و ادیب۔ عرائض نویس بارہ مولہ۔ کشمیر۔

وطن شہ زور[۱] کا، رنجور[۲]، طالب[۳]، میر[۴]، اشرف[۵] کا

وطن سوچھ کرال[۶]، نامی[۷] اور خادم[۸]، بٹہ واری[۹] کا

وطن خوشباش[۱۰] کا، منصور[۱۱]، غمگیں[۱۲] اور شبنم[۱۳] کا

وطن دِلسوز[۱۴]، ہاکر[۱۵] کا، پرے[۱۶] کا، جوش[۱۷]، ٹھاکر[۱۸] کا

سکونِ قلب کی ہے جستجو پھولوں میں خاروں میں

درختوں جنگلوں، سرو و سمن میں، بیدزاروں میں

۱۔ خواجہ غلام قادر شہ زور کشمیری ممتاز اُردو شاعر۔ سرینگر۔

۲۔ (ا) عبدالستار رنجور، کشمیری شاعر، سکریٹری کمیونسٹ پارٹی کشمیر (ب) غلام نبی شاہ رنجور پلوامہ مصنف "ترانۂ رنجور" بزبان کشمیری۔ ایڈیٹر "ہمارا کشمیر" سرینگر (ج) رنجور۔ تیلہ گام پٹن، کشمیری شاعر۔

۳۔ (ا) پروفیسر نندہ لال طالب۔ فارسی و اُردو شاعر۔ سرینگر (ب) عبدالرحمان شاہ طالب شوپیاں کشمیری شاعر۔ (ج) غلام محمد طالب واری پورہ پٹن، اُردو ادیب (د) طالب حسین سیاسی کارکن راجوری۔

۴۔ رسول میر ممتاز رنگیں نوا کشمیری شاعر۔

۵۔ اشرف ساحل۔ اُردو شاعر۔

۶۔ شوچھ کرال۔ ممتاز کشمیری صوفی شاعر مصنف "بدکار پانو" وغیرہ۔

۷۔ محمد اسماعیل نامی مشہور کشمیری شاعر مصنف جنگِ اُحد و جنگِ خندق" بزبانِ کشمیری۔

۸۔ (ا) منشی غلام محمد خادم۔ سوپور۔ مشہور ادیب و شاعر (ب) منور خادم۔ شاعر۔

۹۔ احمد بٹہ واری۔ مشہور کشمیری شاعر۔

۱۰۔ غلام محی الدین خوشباش، رتنی پورہ۔ پلوامہ۔ مصنف "معجزۂ یمن" بزبان کشمیری۔

۱۱۔ ایس۔اے۔ رحمان منصور۔ پلہ پورہ سنوار۔ سرینگر۔ مصنف "پھولہ وَن پوشں" بزبانِ کشمیری۔

۱۲۔ (ا) حکیم غلام محی الدین غمگین کرن نگر۔ مصنف "داستانِ عشق" بزبانِ کشمیری۔ (ب) غلام محمد غمگین تیلہ گام پٹن۔ کشمیری شاعر۔ (ج) غلام محمد غمگین شیرہ پورہ۔ پٹن۔ کشمیری شاعر۔ (د) غمگین اندرابی۔ ادیب۔ سرینگر (ھ) غمگین بارہ مولہ۔ کہانی کار۔

۱۳۔ (ا) اومکار ناتھ شبنم بیجباڑہ۔ کشمیری شاعر (ب) قیوم شبنم۔ سرینگر، صاحبِ تصنیف، افسانہ نگار۔

۱۴۔ غلام نبی دلسوز۔ مصنف کلام دلسوز"۔ بزبان کشمیری۔ سرینگر۔

۱۵۔ ہاکر عبدالاحد نجشی بابا ڈیمب سرینگر۔ مصنف "لولہ تب"۔ "تولک صدا"۔ "جاب دل" وغیرہ۔ بزبانِ کشمیری۔

۱۶۔ (ا) کشمیر کے فردوسی وہاب پرے حاجنی مصنف "شاہنامۂ فردوسی" بزبانِ کشمیری۔ کشمیر کے رزمیہ نگار شاعر۔ ان کی اور کئی تصانیف ہیں۔

(ب) پروفیسر غلام محی الدین حاجنی۔ ممتاز ادیب۔ قلمکار، مفکر و مصنف۔

(ج) عبدالعزیز پرے۔ سیاسی کارکن وایم۔ ایل۔ اے۔ حاجن۔

(د) عبدالعزیز پرے۔ سیاسی کارکن پلہالن۔

۱۷۔ غلام رسول جوش۔ کشمیری شاعر۔

۱۸۔ (ا) جگن ناتھ ٹھاکر پونچھی۔ جموں۔ مشہور ناول نگار و کہانی کار۔ اسسٹنٹ نیوز ایڈیٹر آکاش وانی۔ دہلی۔

(ب) عبدالغنی ٹھاکر۔ مشہور کشمیری شاعر۔

(ج) راج ایس۔ ٹھاکر۔ ایڈیٹر ہفت روزہ "ہم زبان"۔ جموں۔

(د) غلام احمد ٹھاکر۔ سیاسی کارکن۔ کہی ٹنگن۔ بارہ مولہ۔

وطن یہ حامدی[۱] کا، پال[۲] کا، نسریں[۳] کا، مقبل[۴] کا
وطن یہ سوز[۵] کا، طاؤس[۶] کا، قیصر قلندر[۷] کا
وطن خاموش[۸] کا، رضوی[۹] کا، انصاری[۱۰] کا، بلبل[۱۱] کا
وطن سائف[۱۲]، حقانی[۱۳]، عرش[۱۴]، سیفی[۱۵] اور تائب[۱۶] کا

بچھا ہے فرشِ مخمل ہر طرف ان سبزہ زاروں میں
کہ اک تاریخ بکھری ہے یہاں کے کوہساروں میں

۱۔ ڈاکٹر حامدی کشمیری۔ ممتاز اردو ادیب و شاعر۔ سرینگر۔
۲۔ (ا) محمد رمضان پال، اُستاد، شاعر و ادیب۔ سرینگر۔
(ب) محمد عبداللہ پال۔ ایڈیٹر ہفت روزہ "ندائے کشمیر" سرینگر۔
۳۔ نسرین صلاتی۔ نوجوان کشمیری شاعرہ۔ سرینگر۔
۴۔ غلام احمد مُقبِل۔ اردو و کشمیری شاعر۔ سرینگر۔
۵۔ سیف الدین سوز، ادیب و ممتاز سماجی کارکن۔ بارہ مولہ۔
۶۔ خواجہ غلام محمد طاؤس پانپور۔ ممتاز اُردو شاعر و ادیب سکریٹری ٹو گورنمنٹ ہوم ڈیپارٹمنٹ
۷۔ قیصر قلندر۔ مشہور اردو شاعر و ماہر موسیقی۔ سرینگر۔ ڈائرکٹر امرتسر ٹیلی ویژن۔
۸۔ عبدالجبّار خاموش، کریری پٹن کشمیری شاعر۔
۹۔ سیّد محمد رضوی دلنہ۔ بارہ مولہ۔ ممتاز اردو و کشمیری شاعر۔
۱۰۔ حسین علی تنہاؔ انصاری۔ دلنہ، بارہ مولہ۔ ممتاز اُردو و کشمیری شاعر۔
۱۱۔ (ا) غلام علی بلبل۔ بانڈی پورہ، اُردو شاعر۔ حال لندن۔
(ب) لچھمن کول بلبلؔ۔ شاعر و مصنّف۔
۱۲۔ حکیم غلام الدّین سائف۔ کھور پٹن۔ ممتاز فارسی شاعر۔
۱۳۔ پیر عزیز اللہ حقّانی سُویہ بُگ۔ ممتاز کشمیری شاعر کئی کتابوں کے مصنّف ہیں۔
۱۴۔ عرش صہبائی۔ جموّں۔ ممتاز اردو شاعر۔
۱۵۔ سیف الدین سیفی۔ سوپور۔ ممتاز اُردو شاعر، محکمۂ تعلیمات سے وابستہ ہیں۔
۱۶۔ عبدالغفّار تائب پٹنوی ثم بارہ مُولوی۔ ممتاز شیریں بیان فارسی شاعر
اور عالم۔

وطن فاضل[1] کا، پرمانند[2] کا، ناجی منوّر[3] کا

وطن ناظر[4]، صمد[5]، مشتاق[6]، سیلانی[7] کا، عابد[8] کا

وطن مجبور[9]، دینو[10] کا، رسا[11]، ارمان[12]، دھیرج[13] کا

وطن عبدالکریم[14]، عبدالوہاب[15] اور شاہ بادی[16] کا

روانی سے نئی باتیں اُبھرتی ہیں وچاروں میں

بڑا دم خم ہے، طاقت، زوران کی ذوالفقاروں میں

۱۔ غلام احمد فاضل کشمیری۔ ممتاز شاعر، استاد اور مصنف۔ ڈب تل۔ سرینگر۔

۲۔ (ا) پرمانند مشہور کشمیری شاعر۔ سرینگر۔
(ب) پرمانند سیاسی کارکن و منسٹر رنبیر سنگھ پورہ۔ جموں۔

۳۔ ناجی منورؔ، مشہور کشمیری شاعر۔

۴۔ (ا) خوشی محمد ناظر، جموں۔ مشہور اردو شاعر۔ سابق مشیر مال جموں وکشمیر
(ب) جیالال ناظر۔ سرینگر، نامور استاد و قلمکار
(ج) غلام نبی ناظر جواں سال شاعر و ادیب۔ یاری پورہ۔ اننت ناگ۔

۵۔ صمد میر مشہور کشمیری صوفی شاعر۔ نمبل ہار۔ بڈگام۔

۶۔ (ا) غلام محمد مشتاق کشمیری شاعر و مصنف۔ چار چنار۔ گلاب باغ (گاندربل)
(ب) غلام علی مشتاق ڈوڈہ شاعر۔

۷۔ غلام محمد وانی المعروف سجودؔ سیلانی۔ مصور و شاعر کہانی کار وانی آرٹ ڈلگیٹ۔ سرینگر۔

۸۔ عابد مناوری۔ اردو و ڈوگری شاعر۔ مناور جموں۔

۹۔ ارجن دیو مجبورؔ، کشمیری شاعر۔

۱۰۔ دینو بھائی پنت۔ مشہور ڈوگری شاعر و مصنف۔ نیتقل۔ جموں۔

۱۱۔ عبدالقدوس رسا جاودانی۔ مشہور اردو و کشمیری شاعر۔

۱۲۔ ارمانؔ کشتواری۔ اردو شاعر۔

۱۳۔ دھیرج۔ کشمیری شاعر۔

۱۴۔ عبدالکریم بھانہ محلہ سرینگر۔ کشمیری شاعر، مصنف "جام وحدت"۔

۱۵۔ عبدالوہاب کھار، مشہور کشمیری شاعر مصنف "ترانۂ وہاب کھار و زندن گل"۔

۱۶۔ حمید اللہ شاہ آبادی۔ اسلام آباد۔ جنھوں نے "اکبر نامہ" فارسی نظم میں قلم بند کیا ہے۔

وطن سنتوش[1] کا، شوریدہ[2] کا، رحمان راہی[3] کا

وطن یہ ہے علی شہ[4] کا، خیالؔ[5] کاشمیری کا

وطن توقیر[6]، ساحل[7]، مست[8] کا ہے اور زُتشی[9] کا

وطن یہ ٹاک[10]، طائر[11]، راز[12]، شاکر[13]، پیرزادہ[14] کا

کھلی ہیں دل نشیں کلیاں یہاں کے مرغزاروں میں

چھپی ہیں سینکڑوں رعنائیاں اس کی بہاروں میں

۱۔ غلام رسول سنتوش شاعر و آرٹسٹ سرینگر، للت کلا اکادمی کے اعزاز یافتہ۔
۲۔ غلام محمد ملک شوریدہ شوپیان، حال نئی بستی اننت ناگ لیکچرر گورنمنٹ کالج اننت ناگ۔
۳۔ پدم شری رحمان راہی۔ ممتاز کشمیری شاعر۔ سرینگر۔
۴۔ (ا) علی شاہ عشہ پورہ، ہندوارہ، کشمیری شاعر و مصنّف۔
(ب) خواجہ علی شاہ بچھ، ممتاز سیاست کار۔ سابق نائب مشیر مال۔ سرینگر۔
۵۔ غلام نبی خیال ممتاز شاعر و مصنّف۔ ایڈیٹر ہفت روزہ "اقبال" سرینگر۔
۶۔ کاشی ناتھ در توقیر۔ فارسی شاعر۔
۷۔ ساحل کشمیری۔
۸۔ (ا) دینا ناتھ مست کشمیری شاعر، ادیب و صحافی۔
(ب) پرمانند المست جموں۔ ڈوگری شاعر و ادیب۔ (ج) عبدالغنی مست فریدی ڈوڈہ۔ قلمکار
۹۔ (ا) گلزار زتشی دہلوی۔ ممتاز شاعر۔
(ب) جانکی ناتھ زتشی۔ ممتاز اہل قلم و سیاست کار۔ سرینگر۔
(ج) سومناتھ زتشی۔ کشمیری افسانہ و ڈرامہ نگار۔ سرینگر۔
۱۰۔ (ا) عبدالخالق ٹاک۔ ہردوشیوہ زینہ گیر المعروف ٹاک زینہ گیری ممتاز شاعر و مصنف۔ اکادمی و ساہتیہ اکادمی کے انعام یافتہ۔ صدیق منزل۔ ڈل گیٹ سرینگر۔
(ب) غلام مصطفےٰ ٹاک۔ سیاسی کارکن۔ بیجبیاڑہ۔ کشمیر۔
۱۱۔ طائر کشمیری۔ شاعر و ادیب۔
۱۲۔ رفیق راز۔ اردو کشمیری شاعر۔ چھردوری۔ سرینگر۔
۱۳۔ (ا) غلام نبی شاکر کشمیری افسانہ نگار و شاعر (ب) محمد امین شاکر کشمیری شاعر و افسانہ نگار۔ شوپیان۔
۱۴۔ (ا) پیرزادہ غلام رسول مشہور ماہر تعلیم، پیرزادہ غلام نبی کمشنر اربن ڈیولپمنٹ انکے فرزندار جمند ہیں۔
(ب) پیرزادہ محمد سعید سورسیار۔ چرار شریف، جنھوں نے حمید اللہ شاہ آبادی کا فارسی نظم میں قلمبند کیا ہوا "اکبر نامہ" کشمیری زبان میں منظوم کیا۔
(ج)
(د) پیرزادہ عبدالحی، عبدالرشید حکیم، عبدالحق ماسٹر۔ فرزندان پیرزادہ خلیل سیب گرٹہ بل۔ مشہور سیاسی کارکنان۔
(ہ) پیرزادہ محمد شفیع قادری۔ ممتاز سیاسی کارکن۔ نعلبند پورہ کشمیر۔

وطن نیکو[۱] کا، گوہر[۲]، گاش[۳] کا، مخمور[۴]، شفقت[۵] کا

وطن زرگر[۶]، چمن[۷]، دل[۸] کا، خضر[۹]، کامل[۱۰]، مظفر[۱۱] کا

وطن حیرت[۱۲] کا، اکبر[۱۳] کا، عزیز کاشمیری[۱۴] کا

وطن مشعل[۱۵] کا، نوشہری[۱۶] کا، وازہ[۱۷]، رہ[۱۸]، نسیمہ[۱۹] کا

جہاں دیکھو وہاں ہیں چہچہے باغوں بہاروں میں

ترانے قمریوں اور بلبلوں کے لالہ زاروں میں

۱۔ منشی بھوانی داس نیکو کاشمیری۔ مصنف بحرِ طویل مشتمل بر چہاردہ مصرعہ۔ بزبان فارسی۔

۲۔ (ا) غلام نبی گوہر۔ چرار شریف۔ صدر کشمیر کلچرل آرگنائزیشن۔ مصنف ناول "مجرم"۔ "مس مول" بزبان کشمیری۔
(ب) سردار گوہر رحمان لودھی۔ جموں۔ ممتاز سیاسی کارکن جموں (ج) سید علی شاہ گوھر کریری کشمیری شاعر سیاسی کارکن (د) محی الدین گوہر۔ کشمیری شاعر۔

۳۔ (ا) صوفی غلام احمد گاش ایڈوکیٹ و کشمیری شاعر۔ خانیار۔ سرینگر (ب) بشیر گاش۔ ادیب۔ سرینگر۔

۴۔ (ا) امام الدین مخمور۔ مصنف گل درایہ آستان" وغیرہ۔ معرفت گورنمنٹ ٹرانسپورٹ انڈرٹیکنگ۔ سرینگر
(ب) مخمور حسین۔ ایڈیٹر ہفتہ وار "وادی"۔ سرینگر۔

۵۔ برج موہن شفق جموں۔ اُردو شاعر۔

۶۔ (ا) عبدالاحد زرگر۔ مشہور کشمیری صوفی شاعر۔ نروره سرینگر (ب) حبیب اللہ زرگر۔ مشہور سیاسی کارکن سرینگر۔
(ج) عبدالعزیز زرگر وزیر مملکت مشہور سیاسی کارکن کولہ کام (د) غلام محمد زرگر سیاسی کارکن انت ناگ۔
(ھ) غلام نبی زرگر۔ پٹن۔ سیاسی کارکن (و) محمد شعبان زرگر۔ سیاسی کارکن۔ چندوسہ۔

۷۔ چمن لال۔ چمن۔ کشمیری شاعر۔ ایڈیٹر شیرازہ۔ شہید گنج۔ سرینگر۔

۸۔ منوہر لال دلؔ۔ اُردو شاعر جموں۔

۹۔ غلام محی الدین خان المعروف خضر مغربی۔ مشہور اردو و کشمیری مزاحیہ شاعر۔ نرسنگ گڑھ۔ سرینگر۔

۱۰۔ محمد امین کاملؔ۔ مشہور اردو و کشمیری شاعر و ادیب۔ انعام یافتہ ساہتیہ اکادمی۔ تھر ڈ برج سرینگر۔ کشمیر۔ کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔

۱۱۔ مظفر عازم۔ مشہور کشمیری شاعر۔ سیدہ کدل چوک۔ سرینگر۔

۱۲۔ میر شمس الدین حیرتؔ کاملی۔ مشہور فارسی شاعر و ماہر موسیقی۔ سرینگر۔

۱۳۔ (ا) ڈاکٹر اکبر حیدری۔ ممتاز عالم۔ اردو شاعر و ادیب۔ ادبستان ۳۳۸۔ نرسنگھ گڑھ۔ سرینگر۔ صدر شعبۂ اُردو۔ امر سنگھ کالج۔ سرینگر۔ (ب) سید محمد اکبر جے پوری، ادیب و شاعر رعناواری سرینگر

۱۴۔ (ا) عزیز کاشمیری۔ مشہور فلمی گیت کار۔ بمبئی۔
(ب) عبدالعزیز شورہ المعروف عزیز کاشمیری۔ کہنہ مشق صحافی۔ مدیر و مالک ہفتہ وار "روشنی" سرینگر۔

۱۵۔ محمد رمضان بٹ مشعل سلطانپوری۔ کشمیری شاعر۔ لیکچرر گورنمنٹ کالج۔ سوپور۔

۱۶۔ مشہور صوفی شاعر۔ خواجہ حبیب اللہ۔ نوشہری۔

۱۷۔ (ا) مشہور کشمیری شاعر وازہ محمود۔ سرینگر (ب) عبدالرحیم وازہ سیاسی کارکن وازہ پورہ۔ سرینگر۔

۱۸۔ غلام احمد راہ۔ مقبول اردو و کشمیری گلوکار۔ سرینگر۔

۱۹۔ نسیمہ بیگم۔ مقبول کشمیری گلوکارہ۔ سرینگر۔

وطن موتی[1]، جواہر[2]، کاٹجو[3] کا اور سپرو[4] کا
وطن بابائے آزادی جنابِ شیخ[5] صاحب کا
وطن بخشی[6] کا، شمس الدین[7]، سیّد میر قاسم[8] کا
وطن کچلو[9] کا، مسعودی[10] کا، صادق[11]، بیگ صاحب[12] کا

شجاعت اور بسالت جلوہ گر ہے جاں نثاروں میں
ہیں مثلِ ماہِ کامل یہ درخشاں سارے تاروں میں

۱۔ مشہور دیش بھگت قانون داں پنڈت موتی لال نہرو۔ آنند بھون۔ الہ آباد۔

۲۔ ہندوستان کا محبوب رہنما، مصنف اور پہلا وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو۔

۳۔ پنڈت کیلاش ناتھ کاٹجو، سابق وزیر داخلہ ہندوستان

۴۔ (الف) رائٹ آنریبل سر تیج بہادر سپرو، ممتاز قانون داں و اعتدال پسند لیڈر

(ب) جانکی ناتھ سپرو ایڈوکیٹ و قومی کارکن سرینگر

(ج) پنڈت ارزن ناتھ سپرو، ستھرا شاہی فارسی کے عالم سابق فنانشیل کمشنر

(د) ڈاکٹر راجندر پرکاش کاڑیالوجسٹ، میڈیکل انسٹی چیوٹ۔ چنڈی گڑھ

(ہ) گوپی ناتھ سپرو ایڈیٹر "وشو کلاں" جموں

۵۔ تحریک آزادی کشمیر کے باوا آدم شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ سابق وزیر اعظم جموں و کشمیر

۶۔ خالدِ کشمیر بخشی غلام محمد تحریک آزادی کے قافلہ سالار، سابق وزیر اعظم جموں و کشمیر، ممتاز منتظم
اس خاندان کے کئی اصحاب تحریک کے ساتھ وابستہ رہے۔

۷۔ شمس الدین صاحب اسلام آباد، ایک شریف النفس رہنما، سابق وزیر اعظم جموں و کشمیر

۸۔ سید میر قاسم، حلیم الطبع رہنما، شیریں زباں مقرر وزیر اعلیٰ جموں و کشمیر

۹۔ (ا) ڈاکٹر سیف الدین کچلو، ہندوستان کی جنگ آزادی کے جانباز سپاہی

(ب) محمد خلیل کچلو ڈوڈہ، سیاسی کارکن، سابق ایم ایل اے

۱۰۔ (ا) مولانا محمد سعید مسعودی، صحافی، عالم اور شیریں بیاں مقرر، سابق جنرل سکریٹری نیشنل کانفرنس و ممبر پارلیمنٹ

(ب) مولانا غلام مصطفیٰ مسعودی، سیاسی کارکن، لوات کرناہ ۱۹۴۷ء میں ہوائی حادثہ کا شکار ہوئے۔

(ج) مولانا محمد انور مسعودی سرگرم سیاسی کارکن، سابق ایم۔ ایل۔ اے

(د) محمد عبداللہ مسعودی۔ سیاسی کارکن، سوپور کشمیر

(ہ) محمد یوسف مسعودی۔ سیاسی کارکن، سرینگر لیبر ڈیپارٹمنٹ سے وابستہ ہیں

(و) غلام محمد مسعودی۔ سرگرم سیاسی کارکن پانپور، سابق ایم۔ ایل۔ اے

۱۱۔ خواجہ غلام محمد صادق۔ ایک صاحب ذوق شریف رہنما و مفکر، سابق وزیر اعلیٰ جموں و کشمیر

۱۲۔ (ا) میرزا محمد افضل بیگ۔ سابق مشیر مال جموں و کشمیر۔ بذلہ سنج رہنما و فاضل قانون داں

(ب) میرزا غلام محمد بیگ سرنل، اسلام آباد۔ سیاسی کارکن، کواپریٹر اور ذیلدار تھے

(ج) میرزا غلام قادر بیگ سرنل، اسلام آباد۔ قلمکار سابق چیف پروکیورمنٹ آفیسر، صوبہ کشمیر

(د) میرزا غلام احمد بیگ المعروف نونہ بیگ، سرگرم سیاسی کارکن کرالہ وٹھ۔ ایم۔ ایل۔ سی

(ہ) غلام احمد بیگ سیاسی کارکن، بانڈی پور کشمیر

(و) ثناء اللہ بیگ۔ سیاسی کارکن، سوپور کشمیر

وطن سروپ رانی[1] کا، وجے پنڈت[2] کا، کملا[3] کا

وطن یہ اندرا گاندھی[4] کا ہے اور مہرباں[5] ماں کا

وطن زینب[6] کا، رضیہ[7]، ساجدہ[8]، محمودہ[9]، جانہ[10] کا

وطن روپہ بھوانی[11]، ارنہ مال[12] اور تاج بیگم[13] کا

رواں پانی ہے چشموں میں، تکلّم آبشاروں میں

اثر ہے آبِ کوثر کا یہاں کی جوئباروں میں

۱۔ ماتا سروپ رانی ، شریمتی اندرا گاندھی کی دادی اماں۔

۲۔ مسز وجے لکشمی پنڈت ، شری جواہر لال نہرو کی بہن ، ہندوستان کی پہلی خاتون سفیر

۳۔ شریمتی کملا نہرو ، اندرا جی کی والدہ۔

۴۔ شریمتی اندرا گاندھی۔ آزاد ہندوستان کی پہلی خاتون وزیرِ اعظم۔

۵۔ مادر مہربان بیگم صاحبہ شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ۔

۶۔ بیگم زینب۔ تحریک آزادی کی مشہور خاتون کارکن و ایم۔ ایل۔ اے۔ سرینگر۔

۷۔ رضیہ بٹ۔ "شمس و قمر" ناول کی مصنفہ۔

۸۔ ساجدہ ضمیر احمد ، ناظم تعلیمات حکومت جموں و کشمیر۔ ایک سادہ مزاج اور نیک دل خاتون۔

۹۔ محترمہ محمودہ سیّد احمد علی شاہ ، ممتاز ماہرِ تعلیم و سوشل ریفارمر خود دار خاتون۔

۱۰۔ جانہ بی بی۔ المعروف جانہ گنڈ۔ مشہور خاتون کارکن ، سرینگر۔

۱۱۔ روپہ بھوانی۔ کشمیر کی ممتاز شاعرہ۔

۱۲۔ ارنہ مال۔ کشمیر کی ممتاز شاعرہ۔ در خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔

۱۳۔ تاج بیگم رینزو۔ مشہور افسانہ نگار و ریڈیو آرٹسٹ۔

(اِن کے افسانوں کا پہلا مجموعہ "الاؤ" ۱۹۷۰ئہ میں کلچرل اکادمی نے شائع کیا۔
کیا ہے اور ان کو انعام سے نوازا ہے)۔

وطن یہ میرواعظ احمد اللہ[1] اور یوسف[2] کا

وطن یہ مفتئ اعظم[3] شریف الدین احمد کا

وطن یہ اندرابی[4]، بیہقی[5]، فاروق[6] صاحب کا

وطن یہ مولوی[7] کا اور ضیاء الدین[8] پوچھی کا

کلام پاک پہنچایا دیاروں شہریاروں میں

سکوں پیدا ہوا اور جان آئی بیقراروں میں

۱۔ (ا) میر واعظ رسول شاہ بانئ اوّل اسلامیہ ہائی اسکول جو آج کل کامرس کالج کہلاتا ہے۔
(ب) میر واعظ احمد اللہ المعروف عم سیب زاہد و متقی مرد درویش۔
۲۔ (ا) میر واعظ مولوی محمد یوسف شاہ جنھوں نے کلام پاک کا کشمیری زبان میں ترجمہ کیا ہے۔
(ب) مولوی یوسف شاہ سیاسی کارکن ترہگام کپوارہ۔
(ج) سید محمد یوسف سرگرم سیاسی کارکن، کونل ہندوارہ۔ کشمیر۔
(د) حاجی پیر محمد یوسف شاہ سیاسی کارکن کچھامہ۔ بارہ مولہ۔
۳۔ (ا) مفتیٔ اعظم کشمیر شریف الدین، مفتیٔ اعظم قوام الدین، مفتی رشید الدین اور مفتی اعظم بشیر الدین کے مورث اعلیٰ۔
(ب) شریف الدین پرواز، رتنی پورہ، کشمیری شاعر۔
(ج) شریف الدین واگورہ، سرگرم سیاسی کارکن۔
۴۔ سید غلام محی الدین اندرابی سرگرم سیاسی کارکن سرینگر۔
۵۔ سید محمد مقبول بیہقی۔ خوش گلو، قومی ترانہ گو۔ سرینگر۔
۶۔ میر واعظ مولوی فاروق۔ میر واعظ منزل سرینگر۔
۷۔ (ا) مشہور عالم، مفکر و مقرر مولوی محمد عبد اللہ وکیل، تاسنور شوپیان۔ کشمیر۔
(ب) مولوی افتخار حسین، شیعہ فرقہ کے مشہور پیشوا و ایم۔ ایل۔ اے، سرینگر۔
(ج) مولوی عباس انصاری، شیعہ برادری کے ایک ممتاز رہنما۔ سرینگر
(د) مولوی عبد الرحمن جموں، سرگرم سیاسی کارکن، سابق ممبر پارلیمنٹ۔
(ھ) مولوی محمد عبد اللہ سیالکوی، سرگرم سیاسی کارکن، جموں
(و) مولوی غازی عبد الرحمن سیاسی کارکن، مظفر آباد۔
(ز) مولوی عبد العزیز، محل رفیع آباد۔ سیاسی کارکن جو جموں جیل میں جاں بحق ہوئے۔
(ح) مولوی سلیمان شاہ یلہ گام سرگرم سیاسی کارکن۔
(ط) مولوی عبد العزیز سیاسی کارکن و امام مسجد بانڈی پور، کشمیر۔
(ی) مولوی غلام محمد، سیاسی کارکن، تارت پورہ، ہندوارہ۔ کشمیر۔
(ک) مولوی غلام محی الدین۔ سیاسی کارکن، تایدکھی۔
۸۔ مفتی ضیاء الدین۔ پونچھی، سرگرم سیاسی رہنما۔

وطن یہ شیروانی[1] اور گیلانی[2] کا، مانتو[3] کا

وطن یہ ڈوگرہ[4]، برزہ[5]، کہستانی[6] کا، امرت[7] کا

وطن میٹھا[8]، آہنگر[9]، ماسٹر[10] کا اور شونٹھو[11] کا

وطن بدھ سنگھ[12]، افضل[13] اور جلال الدین[14] قرشی[15] کا

مچا ہے تہلکہ سرکش امیروں فوجداروں میں

خوشی سی جان آئی جان میں گھر گھر گنواروں میں

۱ء محمد مقبول شیروانی، سرگرم وجانباز سیاسی کارکن۔ بارہ مولہ

۲ء (ا) میر محمد مقبول گیلانی مشہور سیاست کار خانیار و سابق ایڈمنسٹریٹو آفیسر۔ اُوڑی
(ب) میر غلام حسن گیلانی سیاسی کارکن و ایم۔ ایل سی۔ خانیار (ج) پیر حسام الدین گیلانی سیاسی رہنما مظفر آباد
(د) جلال گیلانی ممتاز ریڈیو گلوکار (ھ) سید علاؤ الدین گیلانی سیاسی کارکن سابق ایم۔ ایل۔ اے ڈینگیوچہ
(و) سید علی شاہ گیلانی ممتاز سیاسی کارکن ڈوروزینہ گیر۔ ایم۔ ایل۔ اے سوپور۔

۳ء پریم ناتھ مانتو سیاسی کارکن بارہ مولہ۔ معرفت براڈوے سینما۔ سرینگر۔

۴ء (ا) پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ۔ شریف النفس رہنما۔ ریاستی جن سنگھ کے سابق صدر۔ ریونیو آفیسر و ایم۔ ایل۔ اے
(ب) پنڈت گردھاری لال ڈوگرہ مشہور سیاسی رہنما جموں۔ پچیس ۲۵ سال سے مسند وزارت پر متمکن ہیں۔

۵ء عبدالاحد برزہ و غلام احمد برزہ۔ نوا کدل۔ سرینگر۔ اِن دونوں کو سیاسیات سے شغف ہا۔ غلام احمد ممبر اسمبلی رہے

۶ء بنسی لال کوہستانی۔ مشہور قلمکار، سیاسی و سماجی کارکن سابق ایم۔ ایل سی۔ کٹرہ ویشنو دیوی۔

۷ء (ا) امرناتھ ملہوترہ۔ جموں کے سرکردہ صحافی (ب) امرت ملہوترہ مشہور سیاسی کارکن و ایڈوکیٹ۔ جموں

۸ء غلام محمد مٹھا سیاسی کارکن۔ ککر بازار مائسیمہ۔ سرینگر۔

۹ء (ا) غلام محمد آہنگر سیاسی کارکن، رعناواری۔ سرینگر۔ (ب) غلام محمد آہنگر سیاسی کارکن سوپور

۱۰ء (ا) ماسٹر عبدالعزیز۔ ممتاز سیاسی کارکن۔ مظفر آباد۔
(ب) ماسٹر زندہ کول۔ ممتاز اہلِ قلم اُستاد۔
(ج) ماسٹر غلام احمد پونچھ۔ سیاسی کارکن، سابق ایم۔ ایل۔ اے
(د) ماسٹر بیلی رام راول کوٹ پلندری۔ سیاسی کارکن۔ سابق ڈپٹی اسپیکر اسمبلی۔

۱۱ء پیرزادہ علی شاہ شونٹھو۔ ممتاز سیاسی کارکن۔ سرینگر۔

۱۲ء تیاگ مورتی سردار بُدھ سنگھ۔ مشہور سیاسی رہنما۔ سابق وزیر اطلاعات۔

۱۳ء میجر محمد افضل۔ ممتاز سیاسی کارکن۔ سرینگر۔ سابق کمانڈنٹ ہوم گارڈ۔ معرفت ایسوسی ایٹڈ سٹورز۔ اوقاف بلڈنگ۔ بڈشاہ چوک۔ سرینگر۔

۱۴ء (ا) جسٹس جلال الدین۔ سرینگر۔ سابق ممتاز سیاسی کارکن۔
(ب) بیگم جلال الدین مشہور ماہرِ تعلیم۔ بیگم خورشید بخشی، بیگم قدسیہ شاہ، اِن ہی کی تعلیم یافتہ دخترانِ نیک اختر ہیں۔

۱۵ء (ا) جلال الدین قریشی (ب) عبدالمجید قریشی ممتاز سیاسی کارکن۔ جموں۔

وطن عبّاس[1]، راجہ[2] کا، عشائی[3] اور جلالی[4] کا
وطن شاعر[5]، رفیقی[6]، ساغر[7] و اعجاز[8]، رینہ[9] کا
وطن گلکار[10]، یوسف[11]، ہاگرو[12] کا، نقشبندی[13] کا
وطن قیوم[14]، سیٹھی[15]، تیغ[16] کا، ایمہ[17]، گیانی[18] کا

دلوں میں انقلاب ور وجد آیا گل عذاروں میں
نسیمِ صبح دے آئی خبر یہ ماہ پاروں میں

۱ـ (ا) چودھری غلام عباس خاں ممتاز سیاسی رہنما۔ جموں
(ب) سید عباس شاہ۔ سیاسی کارکن سابق ایم۔ ایل۔ اے۔ نولری پٹن۔
۲ـ (ا) راجہ محمد اکبر خاں۔ ممتاز سیاسی رہنما میرپور (ب) راجہ محمد افضل خاں سیاسی کارکن سابق ایم۔ ایل۔ اے۔ اوڑی
(ج) راجہ بیگم مشہور کشمیری گلوکارہ۔ سرینگر۔
۳ـ (ا) خواجہ غلام احمد عشائی۔ ممتاز ماہر تعلیم و سیاسی رہنما۔ سرینگر۔
(ب) خواجہ غلام مصطفےٰ عشائی۔ سیاسی کارکن۔ تاپر پٹن۔
۴ـ (ا) سید حسین شاہ جلالی ممتاز سیاست کار سرینگر (ب) پی۔ این۔ جلالی مشہور سیاسی کارکن، نمائندہ پی۔ ٹی۔ آئی۔
۵ـ محمد عبداللہ شاعر رعناواری سیاسی کارکن۔ سابق ایم۔ ایل۔ اے۔ سرینگر۔
۶ـ محمد یحییٰ رفیقی مشہور سیاسی کارکن۔ سرینگر۔
۷ـ (ا) اللہ رکھا ساغر ممتاز صحافی و شعلہ بیاں مقرر۔ ایڈیٹر "ساغر" جموں۔
(ب) محمد اسماعیل ساغر باشعور سیاسی کارکن۔ مہاراج بازار سرینگر۔
۸ـ غلام حسن اعجاز سیاسی کارکن سرینگر۔ ریڈیو سے وابستہ ہیں۔
۹ـ (ا) آر۔ سی۔ رینہ سیاسی کارکن ایجوکیشن کمشنر جموں و کشمیر (ب) غلام رسول رینہ کولہ گام سابق ایم۔ ایل۔ اے
(ج) ایس۔ کے۔ رینہ۔ سیاسی کارکن۔ سابق ٹرانسپورٹ کمشنر جموں و کشمیر (د) ڈاکٹر شنکر رینہ فزیشین سپیشلسٹ افسانہ و ڈرامہ نگار سرینگر (ھ) مہندر رینہ ادیب، سرینگر۔
(د) کلدیپ رینہ ریڈیو آرٹسٹ دہلی (ر) بھوشن رینہ۔ سرینگر۔ صحافی، ممبر نیشنل ہیرلڈ۔ دہلی۔
۱۰ـ (ا) غلام نبی گلکار ممتاز سیاسی کارکن سرینگر (ب) غلام محمد گلکار مشہور سیاسی کارکن گاؤکدل۔ سرینگر۔
(ج) ایم۔ ڈی۔ گلکار، کارکن و قلمکار۔ سرینگر۔
۱۱ـ محمد یوسف قریشی۔ ممتاز سیاسی کارکن۔ سرینگر ۱۲ـ غلام نبی ہاگرو قلمکار، ایڈوکیٹ و سیاسی کارکن اننت ناگ۔
۱۳ـ خواجہ نور شاہ نقشبندی تحریک آزادی کے ہمنوا و مددگار (ب) حاجی میر عالم نقشبندی گوٹلی پورہ۔ ایم۔ ایل۔ سی۔ پختون رہنما۔
۱۴ـ (ا) عبدالقیوم لون المعروف خان و اینگام پٹن وزیر داخلہ پاکستان (ب) عبدالقیوم چرار شریف۔ ڈپٹی منسٹر تعلیمات۔ کشمیر
۱۵ـ کرشن دیو سیٹھی۔ ممتاز سیاسی کارکن، آتش بیاں مقرر۔ جموں۔
۱۶ـ سنت سنگھ تیغ۔ ممتاز سیاسی رہنما، صدر جموں و کشمیر اکالی دل۔
۱۷ـ (ا) کاشی ناتھ ایمہ سیاسی کارکن، ٹریڈ کمشنر۔ امرتسر۔
(ب) موہن لال ایمہ۔ ماہر موسیقی و اداکار۔ دہلی ٹیلی ویژن سے وابستہ ہیں۔
(ج) اومکار ناتھ ایمہ۔ اداکار فلم "مینزہ رات"۔
۱۸ـ (ا) گیانی سنت سنگھ بے باک سیاسی کارکن اوپلنہ۔ بارہ مولہ۔
(ب) گیانی کرتار سنگھ کومل بیروہ۔ ایڈیٹر "کرم ویر" سرینگر۔

وطن یہ ہے کلم[1] کا، شال[2] کا، صرّاف[3] و قاضی[4] کا
وطن صوفی[5] کا، اکبر[6] کا، مجاہد[7] کا، مُبارک[8] کا
وطن بندھو[9] کا، ترالی[10]، پیار[11] کا، بزّاز[12] و نائک[13] کا
وطن یہ ہے کنور[14]، بلراج[15]، کوچک[16]، زور آور[17] کا

دلیرانہ یہ کودے معرکوں میں کارزاروں میں
زرہ بکتر نہ تھی زرّیں کمراں شہسواروں میں

۱۔ جسٹس جیالال کلم۔ ممتاز سیاسی رہنما۔ سرینگر۔

۲۔ (ا) سعدالدین شال۔ ممتاز سیاسی رہنما و رئیس۔ سرینگر (ب) محی الدین شال۔ سیاسی کارکن۔ اننت ناگ۔
(ج) عبدالعزیز شال۔ سیاسی کارکن۔ سابق ایم۔ ایل۔ اے۔ راجوری (د) محی الدین شال۔ سیاسی کارکن۔ شوپیان۔

۳۔ (ا) لالہ امولک راج صراف ایڈیٹر "رنبیر" جموں۔ ریاستی صحافت کے باوا آدم (ب) شیام لال صراف۔ سرینگر۔ مشہور سیاسی رہنما سابق وزیر صنعت و تجارت حکومت جموں و کشمیر (ج) محمد یوسف صراف سیاسی کارکن، بارہ مولہ ہائی کورٹ جج مظفر آباد (د) اوم پرکاش صراف ممتاز قلمکار۔ جموں (ہ) سورج صراف مشہور قلمکار۔ جموں۔
(د) رام پیارا صراف سانبہ سابق ایم۔ ایل۔ اے وایڈیٹر جموں "سندیش"۔

۴۔ (ا) قاضی عبدالغنی سیاسی رہنما دلنہ سابق ممبر پرجا سبھا (ب) قاضی غلام محمد ممتاز اردو و کشمیری مزاحیہ قلمکار اور ریاضی کے مقبول پروفیسر (ج) قاضی نظام الدین خانیار۔ سرینگر مرتب کلام شیخ العالم موسوم بہ "ریشی نامہ"
(د) سیف الدین قاضی۔ سیاسی کارکن دانا مزار۔ چھتہ بل۔

۵۔ (ا) صوفی محمد اکبر۔ سوپور۔ ممتاز سیاسی رہنما سابق ایڈمنسٹریٹو آفیسر ضلع بارہ مولہ و ممبر پارلیمنٹ (ب) صوفی غلام محمد ممتاز صحافی ایڈیٹر "سرینگر ٹائمز" سرینگر (ج) صوفی نورالدین۔ گاندربل مشہور سیاسی کارکن سابق ایم ایل اے
(د) صوفی غلام محی الدین۔ گاندربل۔ سرگرم سیاسی کارکن (ہ) صوفی غلام رسول سوپور۔ سیاسی کارکن و ایم۔ ایل سی
(د) صوفی محمد رجب۔ بارہ مولہ۔ سیاسی کارکن۔

۶۔ (ا) شیخ محمد اکبر بارہ مولہ۔ ممتاز سیاسی رہنما۔ سابق ممبر پارلیمنٹ و ایم۔ ایل۔ اے (ب) شیخ محمد اکبر ہرے ہند وارہ۔ سیاسی کارکن۔
(ج) محمد اکبر فیروزہ ٹنگمرگ۔ سیاسی کارکن سابق ایم۔ ایل۔ اے (د) اکبر لداخی مشہور ترقی پسند سیاسی کارکن۔

۷۔ (ا) صدرالدین مجاہد ممتاز سیاسی رہنما۔ ایڈیٹر "خالد" و "خالدِ جدید" سرینگر۔

۸۔ مبارک شاہ۔ خانہ پورہ۔ بارہ مولہ، ایڈوکیٹ، ممتاز سیاسی رہنما، وزیر مال صحت، زراعت و جنگلات (ب) مبارک خان ہانیمہ۔ سرگرم سیاسی کارکن (ج) مبارک شاہ قادری سیاسی رہنما۔ سابق ایڈیٹر رہنما، سرینگر و ایم۔ ایل۔ اے۔

۹۔ کشپ بندھو۔ ممتاز سیاسی رہنما سابق ایڈیٹر "دیش" سرینگر۔ رورل ڈیولپمنٹ آفیسر۔

۱۰۔ عبدالغنی ترالی۔ ممتاز سرگرم سیاسی رہنما۔ سابق منسٹر آف اسٹیٹ فوڈ اینڈ سپلائز حکومت جموں و کشمیر۔

۱۱۔ (ا) میجر پیارا سنگھ سیاست کار سابق منسٹر آف سٹیٹ مال و بحالیات (ب) پیارا سنگھ رنبیر سنگھ پورہ سرگرم سیاسی کارکن سابق ایم ایل سی

۱۲۔ (ا) پریم ناتھ بزاز حال مقیم دہلی۔ ممتاز سیاسی رہنما مصنف و صحیفہ نگار۔ سابق ایڈیٹر "ہمدرد" سرینگر۔
(ب) دینا ناتھ بزاز سیاسی کارکن رعنا واری (ج) غلام رسول بزاز۔ سیاسی کارکن۔ فتح کدل۔ سرینگر۔

۱۳۔ (ا) علی محمد نایک ترال۔ ممتاز سیاسی رہنما۔ سابق ڈپٹی اسپیکر جموں و کشمیر قانون ساز اسمبلی
(ب) غلام محمد نایک۔ سیاسی کارکن ٹنگمرگ۔

۱۴۔ کنور ساگر سنگھ سانبہ۔ جموں۔ ممتاز سیاسی کارکن۔ سابق ایم۔ ایل۔ اے۔

۱۵۔ بلراج پوری۔ جموں۔ ممتاز سیاسی رہنما و قلمکار۔

۱۶۔ غلام نبی کوچک، سیاسی رہنما و ایڈوکیٹ۔ اننت ناگ۔

۱۷۔ جنرل زور آور سنگھ۔ ممتاز راجپوت جنرل۔ جموں۔ فاتح لداخ۔

وطن راحت[1] کا، ہنڈو[2]، چودھری[3] کا اور قرّہ[4] کا

وطن جانباز[5]، زاڈو[6] کا، صنم[7]، گورمُکھ[8]، بکولا[9] کا

وطن غازی[10]، اُجاگر[11] اور جیلانی[12] مصالح[13] کا

وطن پنچھی[14]، سوگامی[15]، جبیل بابا[16] اور مہتہ[17] کا

ہوا آزاد خطّہ جالیا شیروں نے غاروں میں

سکوں اب آگیا دریا کی موجوں میں کناروں میں

۱۔ عبدالرحمٰن راحت ہرن بڈگام سیاسی کارکن سابق ایم۔ ایل۔ اے

۲۔ پیارے لال ہنڈو مشہور سیاسی کارکن وممتاز ایڈوکیٹ اننت ناگ۔ کشمیر۔

۳۔ (ا) چودھری محمد شفیع مشہور آتش بیاں مقرر۔ سیاسی کارکن سابق ممبر پارلیمنٹ المعروف کامریڈ شفیع۔
(ب) چودھری محمد شفیع مشہور گوجر لیڈر کچون اننت ناگ۔ کشمیر، سابق ڈپٹی چیرمین قانون ساز کونسل
(ج) چودھری گیان چند منشی فاضل میرپوری جرنلسٹ جموں (د) چودھری فتح محمد جموں۔ سیاسی کارکن وایم۔ ایل۔ سی۔

۴۔ خواجہ غلام محی الدین قرہ مشہور سیاسی رہنما۔ صدر کشمیر پولٹیکل کانفرنس وممتاز ایڈوکیٹ۔ سرینگر۔ بہ حیثیت مجموعی قرہ خاندان کے سارے افراد تحریک آزادی میں منسلک رہے۔

۵۔ (ا) غلام قادر جانباز مشہور سیاسی کارکن گاڈکدل سرینگر (ب) غ۔م۔ جانباز
(ج) غلام نبی جانباز ایڈیٹر "الفرقان" سرینگر (د) غلام نبی ڈول وال جانباز کشتوار۔ کشمیری شاعر گلوکار (ھ) عبدالصمد جانباز سیاسی کارکن بھیر وگھاٹ مائسمہ۔ ادیب و شاعر۔

۶۔ میجر زاڈو۔ سرینگر۔

۷۔ صنم وانگل لداخ کے سیاسی کارکن سٹیٹ منسٹر امداد باہمی

۸۔ سردار گورمکھ سنگھ۔ جموں۔ ڈپٹی چیرمین قانون ساز کونسل۔ سابق ڈپٹی منسٹر بحالیات۔

۹۔ کوشک بکولا لداخ کے رہنما وممبر پارلیمنٹ۔ سابق وزیر امور لداخ کشمیر

۱۰۔ غازی عبدالرحمٰن سرگرم سیاسی کارکن سابق ایم۔ ایل۔ اے مہاراج گنج۔ سرینگر۔

۱۱۔ اُجاگر سنگھ مشہور سیاسی کارکن۔ پانوسہ رفیع آباد۔

۱۲۔ (ا) پیرزادہ غلام جیلانی سرگرم سیاسی کارکن سابق ایم ایل اے پانپور (ب) غلام جیلانی بوٹہ حنیف وشاعر۔ سرینگر کشمیر

۱۳۔ خواجہ غلام قادر مصالح مشہور سرگرم سیاسی کارکن۔ سابق ایم۔ ایل۔ اے۔ چوگل ہندوارہ۔

۱۴۔ سردار بچن سنگھ پنچھی۔ مشہور سیاسی کارکن جموں۔

۱۵۔ خواجہ غلام نبی سوگام۔ لولاب۔ مشہور سیاسی کارکن سابق وزیر جنگلات حکومت جموں وکشمیر

۱۶۔ عبدالکبیر خاں المعروف جیل بابا۔ مشہور سیاسی کارکن۔ سابق ایم۔ ایل۔ اے ہانڈی پورہ کشمیر بڑے سخن فہم اور زندہ دل بزرگ ہیں۔ ایڈمنسٹریٹو آفیسر۔ گورنر، رہ چکے ہیں۔

۱۷۔ (ا) شریمتی کرشنا مہتہ۔ ریاست کی پہلی ممبر پارلیمنٹ خاتون کشتوار۔
(ب) شری ادوم مہتہ سٹیٹ منسٹر تعمیرات وپارلیمانی امور۔ حکومت ہند
(ج) پران ناتھ مہتہ سیاسی کارکن جموں۔

وطن طارق[1]، پشپ[2] کا، مام جی[3]، منظور[4]، تارا[5] کا

وطن عشرت[6]، رتن پوری[7]، پریمی[8]، کشتواری[9] کا

وطن صوری[10]، حبہ خاتون[11]، بیش[12]، کااوس[13]، سیوا[14] کا

وطن مریم[15]، فراق[16] و درد[17] کا، پونپر[18]، امیر شہ[19] کا

نہ پھیلے بے دلی حاشا و کلاّ جاں نثاروں میں

دُرِ شاہوار ہوتا ہے بہم لاکھوں ہزاروں میں

۱۔ علی محمد طارق۔ شاعر، ادیب، سیاست کار، سرینگر۔ چیئرمین "امپک" بمبئی۔ سابق وزیر اطلاعات۔

۲۔ پروفیسر پرتھوی ناتھ پشپ۔ ممتاز لیکھک۔ سرینگر۔

۳۔ غلام محمد ڈار المعروف مام جی۔ سرگرم سیاسی کارکن۔ بھیرو گھاٹ۔ مائسیمہ سرینگر۔

۴۔ (ا) منظور ہاشمی کشمیری شاعر (ب) حکیم منظور گوجوارہ سرینگر اردو شاعر
(ج) منظور احمد خاں ہانجی شاٹ نیاز کامراجی اردو شاعر مصنف "گشتابہ"۔

۵۔ تارا سیملپوری۔

۶۔ عشرت کاشمیری اردو شاعر و ادیب۔

۷۔ غلام محی الدین نواز، رتنی پورہ۔ کشمیری شاعر۔

۸۔ سروانند کول پریمی۔ شاعر و مصنف۔ صوف، کوکرناگ، کشمیر۔

۹۔ (ا) غلام رسول کامگار، کشتواری فارسی و کشمیری شاعر (ب) پیر نظام الدین کشتواری
ایم۔ ایل۔ اے، مجاور درگاہ شریف (ج) ملک خورشید احمد کشتواری۔ سوشل کارکن۔

۱۰۔ (ا) بنسی لال صوری سیاسی کارکن جموں (ب) وجے صوری میر پور ایڈیٹر روزنامہ "اجالا" جموں
(ج) کشن چند صوری۔ پٹن حال دہلی، سیاسی کارکن۔

۱۱۔ حبہ خاتون ممتاز رومانی کشمیری شاعرہ۔

۱۲۔ یش شرما۔ جموں، اردو و ڈوگری شاعر۔ ریڈیو آرٹسٹ۔

۱۳۔ غلام رسول کاوسہ ٹوپی فروش مہاراج گنج۔ فارسی و اردو شاعر، جامع مسجد سرینگر۔

۱۴۔ (ا) سیوا سنگھ جموں پنجابی ادیب (ب) پروفیسر سیوا سنگھ۔ سنگپورہ کلاں بارہمولہ۔ ممتاز پنجابی لیکھک

۱۵۔ (ا) پدم شری مریم بیگم زونہ ڈب کی آغہ بائے (ب) سیدہ مریم بیگم سوشل ورکر خاتون رفیقہ حیات وزیر اعلیٰ سید میر قاسم

۱۶۔ غلام نبی فراق مشہور ادیب و شاعر۔ نوشہرہ۔ سرینگر۔

۱۷۔ ڈاکٹر محمد یعقوب درد پونچھی۔ اردو شاعر سرینگر۔

۱۸۔ روشن پونپر۔ مشہور کشمیری شاعر اسسٹنٹ ایڈیٹر کلچرل اکادمی شہید گنج۔ سرینگر۔

۱۹۔ سید امیر شاہ کریری پٹن۔ کشمیری نعت گو شاعر مصنف "جنگ نامہ امام محمد حنیف" وغیرہ

وطن ریزو[1] کا، فوطیدار[2] کا، یہ وانٹ[3] صاحب کا
وطن بھولا[4]، نسار[5] کا، کابلی[6] کا، کرشن[7] چندر کا
وطن نرماں[8]، طوڑے[9] کا، بھان[10] کا اور بامزائی[11] کا
وطن شہری[12] کا، کرمانی[13]، مدن[14]، گجری[15]، گنائی[16] کا

نئے نغمے، ترانے گونجتے ہیں دل فگاروں میں
بڑی تبدیلیاں آنے لگی ہیں غم کے ماروں میں

۱۔ غلام رسول رینزو، ممتاز سیاسی کارکن۔ سابق منسٹر و اسپیکر۔ ڈائرکٹر انڈسٹریز
۲۔ (ا) شیو نرائن فوطیدار، ممتاز کشمیری پنڈت رہنما۔ سابق چیرمین قانون ساز کونسل۔
(ب) مکھن لال فوطیدار سرگرم سیاسی کارکن مٹن۔ اننت ناگ۔ وزیر آبپاشی۔
۳۔ ڈاکٹر محمد سلطان وانٹ، ممتاز سیاسی کارکن۔ صدر شعبہ انگریزی۔ کشمیر یونیورسٹی۔
۴۔ کیپٹن بھولا ناتھ، سرگرم سیاسی کارکن و کواپریٹر۔ جموں۔
۵۔ ایم نا، اردو و کشمیری افسانہ نگار۔ پونچھ، حال بمبئی۔
۶۔ عبدالرشید کابلی سیاسی کارکن، ممتاز ادیب۔ سرینگر و ایم۔ ایل۔ اے۔
۷۔ کرشن چندر ممتاز افسانہ نگار۔ پونچھ۔ حال بمبئی۔
۸۔ موہن سنگھ نرمان۔ سرگرم سیاسی کارکن۔ سابق ایم۔ ایل۔ سی۔ ۳۲۴۔ جواہر نگر سرینگر۔
۹۔ غلام نبی طورے۔ ممتاز قلمکار۔ بیجبہاڑہ کشمیر۔
۱۰۔ (ا) پدم شری پشکر ناتھ بھان مشہور مزاحیہ اداکار و ادیب۔ ریڈیو آرٹسٹ۔ سرینگر
(ب) تیج بہادر بھان مشہور ادیب جموں (ج) جیا لال بھان اسیر کشمیری شاعر۔ سرینگر۔
۱۱۔ کاشی ناتھ بامزائی ممتاز سیاسی ورکر۔ سابق ڈائرکٹر پبلیکیشنز منسٹری آف انفارمیشن و براڈکاسٹنگ
۱۲۔ غلام محمد شہری سیاسی کارکن سوپور کشمیر۔
۱۳۔ غلام حسن کرمانی بٹہ وارہ ایس۔ پی۔ سابق سیاسی کارکن۔
۱۴۔ (ا) مدن لال سیاسی کارکن سرینگر (ب) مدن لال جموں ایڈیٹر "مساوات" سابق ایم۔ ایل۔ سی۔
۱۵۔ (ا) غفور گوجری سیاسی کارکن جبہ کدل (ب) محمد شعبان گوجری سیاسی کارکن۔ گوروبازار سرینگر
(ج) عبدالرحیم گوجری سیاسی کارکن۔ پٹن
۱۶۔ (ا) خواجہ سیف الدین گنائی سابق ڈی۔ آئی۔ جی۔ پولیس۔ تحریک آزادی کے معاون و مددگار۔
(ب) عبدالاحد گنائی۔ سرگرم سیاسی کارکن۔ کھور پٹن (ج) محمد اکبر گنائی سرگرم سیاسی کارکن۔ ایرم (د) محمد رمضان گنائی۔ سیاسی کارکن۔ سمبل۔ (ہ) ولی محمد گنائی۔ سیاسی کارکن سنگپورہ۔ ہارہ ترٹھ (و) غلام حسن گنائی۔ سیاسی کارکن و کواپریٹر امرگڑھ (ز) عبدالعزیز گنائی سیاسی کارکن ہائیگام۔ سوپور۔
(ح) محمد اکبر گنائی، شیرہ پورہ پٹن۔

وطن یہ نور کا اور پیر کا ہے، ڈار، مہدی کا
وطن یہ گابرو، وانی کا، اسماعیل، لسبجن کا
وطن یہ کاچرو، مینگی، کھورانہ اور شانتا کا
وطن دھنوتری، صفدر، چکن کا، نور محمد کا

کفن باندھے ہوئے بالا نشیں ہیں رہ گزاروں میں
بن آزادی قرار آئے گا کیسے بے قراروں میں

۱۔ (ا) نور شاہ۔ ممتاز اُردو ادیب ڈل گیٹ سرینگر (ب) محی الدین نور سابق ایڈیٹر "نور" ممتاز سیاسی کارکن۔ سرینگر۔
(ج) نورالدین کٹاریہ۔ جنرل سکریٹری گوجر کانفرنس۔ جموں۔
۲۔ (ا) پیر عبدالاحد ممتاز سیاسی کارکن بتہ مالو۔ ۶ ایار سا باغ جواہر نگر (ب) پیر غیاث الدین۔ بتہ مالو سابق وزیر صنعت
چیف ایڈیٹر ماہانہ "علم و دانش" سرینگر (ج) پیر سعدالدین امیر جماعت اسلامی ایڈیٹر "اذان"۔ سرینگر۔
(د) پیر محمد مقبول سیاسی کارکن، سابق ایم۔ ایل۔ اے۔ ویلہ گام۔ ہندوارہ (ھ) پیر محمد یحییٰ صدیقی۔ ممتاز سیاسی کارکن
سابق وزیر صنعت۔ سرینگر (و) پیر بہاؤالدین ممتاز سیاسی کارکن۔ سرینگر (ز) پیر غلام الدین سرگرم سیاسی
کارکن۔ پٹن (ح) پیر شمس الدین سیاسی کارکن۔ ہردو شورہ (ط) پیر شمس الدین سیاسی کارکن۔ نو پورہ جاگیر۔
(ی) پیر غلام محی الدین سرگرم سیاسی کارکن۔ بارہ مولہ (ک) پیر غلام محی الدین سیاسی کارکن۔ سوپور (ل) پیر عبدالعزیز
سیاسی کارکن سابق امام مسجد۔ بانڈی پور (م) سید نظام الدین سیاسی کارکن سابق ایم۔ ایل۔ اے اننت ناگ
حال ممبر راجیہ سبھا۔ (ن) پیر حسام الدین سیاسی کارکن و ایم۔ ایل۔ اے۔ اسلام آباد (س) پیر حفیظ اللہ شتلو سیاسی کارکن
(ع) پیر مبارک شاہ سیاسی کارکن چنڈ بجری گنڈ (ف) پیر محمد یٰسین سیاسی کارکن و ایم۔ ایل۔ اے کرالہ پورہ (ص) پیر
جماعت علی شاہ سیاسی کارکن سابق ایم۔ ایل۔ اے۔ مینڈھر (ق) پیر عبدالغنی ایڈیٹر ہفت روزہ "دلیر" سوپور۔
۳۔ (ا) غلام محمد ڈار سیاسی کارکن۔ جبہ کدل (ب) عبدالرحیم ڈار سیاسی کارکن۔ مائیسمہ حال پاکستان۔ (ج) عبدالرحیم
ڈار سیاسی کارکن سوپور (د) عبدالصمد ڈار سیاسی کارکن بارہ مولہ (ھ) خواجہ اکبر ڈار۔ دربہ گام۔ سیاست کار۔
(و) نورالدین ڈار سیاسی کارکن سابق ایم۔ ایل۔ اے۔ نائل (ز) سیف الدین ڈار سیاسی کارکن و ایم۔ ایل۔ اے نائل
(ح) غلام محمد ڈار سیاسی کارکن بانہال (ط) خضر محمد ڈار سیاسی کارکن۔ ہائیگام (ی) غلام محمد ڈار ایڈیٹر
"ولر" سرینگر (ک) غلام حسن ڈار سیاسی کارکن و ایم۔ ایل۔ سی اوم پورہ (ل) غلام رسول ڈار سیاسی کارکن، سابق
ایم۔ ایل۔ اے یال (م) سلیم انور ڈار ایم۔ ایل۔ اے راجوری کدل (ن) غلام محمد ڈار۔ گلوکار پانپور (س) علی ڈار ملہالن۔
۴۔ مہدہ سیب دیقہ مشہور حاضر جواب منش (بہ زمانہ راجہ در) ۵۔ عبدالعزیز گابرو سیاسی کارکن۔ مجاہد منزل۔ سرینگر۔
۶۔ (ا) علی وانی رتھ پورہ۔ عیدگاہ۔ جانشین نورہ سیب شرائے کشمیری شاعر (ب) غلام قادر وانی سیاسی کارکن۔ خلیناد۔
(ج) غلام الدین وانی سیاسی کارکن۔ بارہ مولہ۔ حال پاکستان (د) عبدالکبیر وانی سیاسی کارکن سابق ایم۔ ایل۔ اے
چولگام (ھ) عبداللہ وانی سیاسی کارکن۔ پٹن (و) غلام نبی وانی سیاسی کارکن سابق ایم۔ ایل۔ اے کرمشور بڈگام
(ز) غلام محمد وانی سیاسی کارکن سابق ایم۔ ایل۔ اے بست کوہجی (ح) غلام وانی سیاسی کارکن کلانترہ (ط) غلام محمد وانی
سیاسی کارکن چنڈ (ی) غلام نبی وانی سیاسی کارکن حاجن (ک) لسہ وانی سیاسی کارکن ڈوڈہ سابق ایم۔ ایل۔ اے
(ل) غلام حسن وانی سیاسی کارکن کھن پٹھ (م) غلام رسول وانی سیاسی کارکن مانجی پورہ (ن) غلام حسن وانی سیاسی کارکن کھن
۷۔ محمد اسماعیل ڈرائیور سرگرم سیاسی کارکن مندر باغ سرینگر۔
۸۔ (ا) غلام محمد میر سٹیٹ منسٹر انڈسٹریز لسجن سرینگر (ب) غلام مصطفےٰ امیر سرگرم سیاسی کارکن و ایم۔ ایل۔ اے لسجن۔
۹۔ دوارکا ناتھ کاچرو ممتاز سیاست کار۔ سرینگر۔
۱۰۔ (ا) گوپال دت مینگی سابق ایم۔ پی۔ جموں (ب) آر۔ این۔ مینگی۔ ایڈیٹر "کوآپریٹر" جموں۔
۱۱۔ (ا) سُندر سنگھ کھورانہ۔ جموں کے مشہور دانی (ب) سورج رام کھورانہ سرگرم سیاسی کارکن ملک اکسپریس کارپوریشن۔ دہلی۔
۱۲۔ شانتا بھارتی سیاسی و سماجی کارکن۔ جموں و ایم۔ ایل۔ اے۔ ۱۳۔ دھنونتری۔ جموں کے ممتاز کسان لیڈر۔
۱۴۔ حکیم غلام صفدر ہمدانی۔ مصنف "شیعیانِ کشمیر" سرینگر۔ سابق سکریٹری حکومت جموں و کشمیر۔
غلام محمد چکن۔ سیاست کار۔ سابق ممبر پبلک سروس کمیشن۔ جموں و کشمیر۔
۱۵۔ (ا) نور محمد تاجر کتب۔ سرینگر "کشمیر کا منشی نولکشور" (ب) نور محمد بٹ روشن۔ ترقی پسند شاعر۔ سرینگر (ج) نور محمد شیخ
۱۶۔ ترقی پسند سیاسی کارکن۔ سابق ڈپٹی منسٹر تعلیمات۔ جموں و کشمیر (د) نور محمد شیخ سیاسی کارکن۔ سنگپورہ۔

وطن ایّوب[1]، سُلطاں[2] کا، مہاجن[3]، راجپوری[4] کا

وطن شرما[5]، میاں[6] کا، میر[7]، گونی[8] اور انور[9] کا

وطن مفتی[10]، وڈا[11] کا، جوتشی[12]، زیرک[13] کا، مرچا[14] کا

وطن نب جی[15]، امر[16]، شہداد[17]، در[18] کا، بہرو[19]، نحوی[20] کا

وطن کی مٹ نہیں سکتی محبّت ذی شعاروں میں

چتاؤں میں ہوئے ہیں راکھ کچھ مٹّی مزاروں میں

۱۔ محمد ایوب خاں چلو اس بانہال۔ حال جموں۔ سیاسی کارکن۔ سابق منسٹر و سپیکر۔

۲۔ محمد سلطان غلہ دار سرگرم سیاسی کارکن۔ سرینگر (ب) غلام احمد بٹ المعروف گاڈہ فرزند محمد سلطان بٹ۔ سیاسی کارکن لالپورہ۔

۳۔ (ا) دینا ناتھ مہاجن ایڈووکیٹ۔ جموں۔ سابق وزیر مال۔ قانون و مالیات (ب) سرداری لال مہاجن۔ سیاسی کارکن و ایم۔ ایل۔ سی۔
(ج) رام چند مہاجن۔ ایم۔ ایل۔ سی۔ جموں۔

۴۔ میر غلام محمد راجپوری سیاست کار۔ سابق منسٹر و اسپیکر۔

۵۔ (ا) امرناتھ شرما اودھم پور سیاسی کارکن سابق وزیر مملکت (ب) چونی لال شرما۔ جموں۔ سیاسی کارکن سابق ڈپٹی چیرمین قانون ساز کونسل (ج) بلدیو پرشاد شرما۔ جموں۔ ممتاز قلمکار (د) جی۔ ڈی۔ شرما۔ جموں۔ ممتاز قلمکار (ہ) بھگت رام شرما ایڈووکیٹ و سیاسی کارکن جموں (و) منگت رام شرما۔ کٹھوعہ۔ سیاسی کارکن و ایم۔ ایل۔ سی (ز) مہنت رام شرما۔ بسوہلی۔ سیاسی کارکن و ایم۔ ایل۔ اے۔
(ح) کدار شرما۔ سرینگر۔ وادی کی آواز کے منشی جی (ط) بلدیو شرما۔ سیاسی کارکن و ایم۔ ایل۔ اے۔ جموں۔ (ی) دونی چند شرما۔ جموں ڈوگری ادیب (ک) ایس۔ کے شرما۔ جموں۔ ہندی ادیب (ل) سنسار چند شرما۔ جموں۔ ادیب۔

۶۔ (ا) میاں احمد یار خاں۔ سیاسی رہنما و مشہور ایڈووکیٹ (ب) میاں نظام الدین۔ سیاسی رہنما و مرد درویش۔ سابق ایم۔ ایل۔ اے وانگت۔ کنگن (ب) میاں بشیر احمد وانگت۔ سیاسی کارکن و ڈپٹی منسٹر حیوانات۔

۷۔ (ا) میر اسد اللہ بانہال۔ سیاسی کارکن۔ سپیکر و منسٹر (ب) میر غلام رسول۔ سرینگر۔ سابق چیف انجنیئر و سیاست کار۔
(ج) میر غلام حسن سیاسی کارکن سابق ڈائرکٹر لوکل باڈیز (د) میر غلام محمد۔ پونچھ۔ سیاسی کارکن و وزیر مملکت۔
(ہ) میر بادشاہ کشتوار۔ سیاسی کارکن سابق ایم۔ ایل۔ اے (و) علی محمد میر سیاسی کارکن۔ رعناواری۔ سرینگر۔
(ز) غلام محمد میر سیاسی کارکن۔ جانباز پورہ (ح) غلام محمد میر۔ سیاسی کارکن۔ پٹن (ط) غنی میر۔ سیاسی کارکن نہال پورہ (ی) محمد میر۔ سیاسی کارکن۔ نہال پورہ (ک) غلام احمد میر۔ ذیلدار۔ سلر۔ سیاسی کارکن و سابق ایم۔ ایل۔ اے (ل) غلام حسن میر۔ پنگلنہ۔ سیاسی کارکن ایم۔ ایل۔ سی۔

۸۔ (ا) عبد الغنی گونی۔ سیاست کار ڈوڈہ بھدرواہ۔ سپیکر سابق منسٹر و ممبر پارلیمنٹ (ب) غلام نبی گونی سرگرم کارکن ڈوڈہ۔

۹۔ (ا) محمد انور خاں۔ سیاسی کارکن باندی پور و ایم۔ ایل۔ اے (ب) محمد انور ملک سیاسی کارکن کپوارہ۔
(ج) محمد انور بھلیسہ بھدرواہ۔ سیاسی کارکن۔ سابق ایم۔ ایل۔ اے۔

۱۰۔ (ا) مفتی جلال الدین فتحکدل۔ سرینگر۔ سرگرم سیاسی کارکن و عالم دین (ب) مفتی محمد سعید بجبہاڑہ۔ ترقی پسند سیاسی کارکن۔ وزیر ترقیات حکومت جموں و کشمیر۔

۱۱۔ محمد یوسف وڈا۔ سیاسی کارکن۔ جبہ کدل۔ سرینگر۔

۱۲۔ جوتشی رام کرشن۔ سیاسی کارکن۔ سابق ایم۔ ایل۔ سی۔ جموں۔

۱۳۔ حسن شاہ زیرک۔ ممتاز ادیب و شاعر۔ سرینگر۔

۱۴۔ (ا) غلام نبی مرچا۔ سیاسی کارکن سابق ایم۔ ایل۔ اے۔ سوپور (ب) خواجہ غلام نبی المعروف بنہ جی۔ اننت ناگ۔ سیاسی رہنما۔ سابق ممبر پبلک سروس کمیشن۔

۱۵۔ (ا) کامریڈ امرناتھ۔ جموں (ب) امرناتھ بھگت ایڈیٹر ہفت روزہ "پسماندگی"۔ جموں (ج) امرناتھ ایڈیٹر ہفت روزہ جیوتی سنگھم

۱۶۔ حاجی احمد اللہ شہداد۔ ممتاز سیاست کار۔ سابق ممبر پرجا سبھا۔

۱۷۔ (ا) پی۔ این۔ در۔ سرینگر۔ پرائیویٹ سکریٹری ٹو پرائم منسٹر شریمتی اندرا گاندھی۔
(ب) پی۔ این۔ در۔ کشمیری کہانی کار و ادیب۔ حال دہلی۔
(ج) او۔ این۔ در۔ سیاسی کارکن، ٹریڈ کمشنر۔ دہلی۔
(د) اے۔ این۔ در۔ نمائندہ خصوصی انڈین ایکسپریس۔
(ہ) ایم۔ کے۔ در۔ سرینگر۔ نمائندہ خصوصی "ہندوستان ٹائمز" دہلی۔

۱۸۔ غلام محی الدین۔ سیاسی کارکن۔ گنڈ بل۔ باندی پور۔ کشمیر۔ المعروف بہرو۔

۱۹۔ عبد السلام نحوی۔ سرینگر۔ اردو ادیب و مصنف۔

وطن کرالپاک[1]، اختر[2]، جامعی[3]، کشفی[4]، دوانی[5] کا
وطن یہ محو[6]، دیواں[7]، پارمو[8] کا خان[9]، باون[10] کا
وطن یہ کاشمیری[11]، پران[12] کا، کنزرو[13] صلاتی[14] کا
وطن محمد امین[15]، منشی[16]، عزیز احمد[17] کا سویا[18] کا

رہیں شاداب و خوش دل یہ خزاؤں میں بہاروں میں
بہت بیزار ہیں ان میں سے کچھ اُجڑے دیاروں میں

۱۔ غلام رسول کرایپاک۔ سیاسی کارکن۔ سابق ایم۔ ایل۔ اے کشتوار۔
۲۔ (ا) پدم شری اختر محی الدین۔ مشہور کشمیری ادیب۔ سرینگر۔
(ب) اختر نظامی بانہال کشمیر۔ سیاسی کارکن۔ ایم۔ ایل۔ اے۔
۳۔ مولوی عبدالاحد جامعی۔ سرینگر۔
۴۔ غلام احمد میر کشفی۔ مشہور صحافی، حال مظفرآباد۔
۵۔ پیر غلام محمد دوانی (ان کو للہ عارفہ کا کلام ازبر تھا) سرینگر۔ خانقاہ معلےٰ۔
۶۔ متھن لال محو کشمیری۔ طنز نگار ادیب و صحافی۔ سب ایڈیٹر روزانہ "خدمت" سرینگر۔
۷۔ ڈی سی۔ دیوان۔ ایڈیٹر روزنامہ شیر ڈگر۔ جموں۔
۸۔ (ا) بنسی لال پارمو۔ مشہور آرٹسٹ۔ سرینگر۔
(ب) عبدالسلام پارمو، زینہ کدل۔ اہل قلم۔ جنرل سکریٹری بیوپار منڈل۔ سرینگر۔
(ج) شمبوناتھ پارمو۔ مالک دواخانہ "الکوثر" سرینگر۔
۹۔ (ا) علی محمد خاں صحافی۔ سابق ایڈیٹر روزانہ "خدمت" سرینگر (ب) غلام حسن خاں سیاسی کارکن سرینگر درکرشیرن باغ
(ج) صمد خاں اشم مصنف قصہ انار اپری" بزبان کشمیری (د) غلام حسن خاں بنجورہ سیاسی کارکن سابق ایم۔ ایل۔ اے
(ہ) عبدالعزیز خاں نوطہ نوسہ ہندوارہ۔ مشہور سیاسی کارکن (و) امیر اللہ خاں یاری پورہ کولہ گام سیاسی کارکن ایم۔ ایل سی
(ز) بشیر احمد خاں وانیگام پٹن۔ کشمیر۔ نوجوان ایڈوکیٹ۔ نمائندہ نیو ویو۔ دہلی۔
(ح) غلام حسن خاں سابق چیف انجنیر کشمیر (ط) عبدالحمید خاں سکریٹری پبلک سروس کمیشن۔ سرینگر۔
(ی) محمد صدیق خاں نواب بازار۔ مشہور سیاست کار (ک) غلام احمد خاں سیاسی کارکن۔ سیر کاٹلی گنڈ۔
۱۰۔ غلام محمد باون۔ ڈل گیٹ، ایڈوکیٹ سیاسی کارکن و میونسپل کونسلر۔
۱۱۔ پریم ناتھ کنز المعروف پی۔ این۔ کاشمیری۔ سب ایڈیٹر اخبار "ملاپ" دہلی۔
۱۲۔ پران کشور۔ مشہور ڈرامہ نگار و ہدایت کار۔ سرینگر۔
۱۳۔ ڈاکٹر ہردے ناتھ کنزرو۔ عالم و فاضل۔ ممبر پارلیمنٹ۔ سپرو ہاوس۔ نئی دہلی۔
۱۴۔ منشی محی الدین صلاتی۔ سیاسی کارکن و ایڈیٹر "کاروان" سرینگر
۱۵۔ (ا) محمد امین آبی گذر سیاسی کارکن۔ ممبر پبلک سروس کمیشن۔
(ب) محمد امین ابن مہجور۔ مشہور ادیب۔ سرینگر (ج) سید محمد امین۔ کریری پٹن۔ سیاسی کارکن۔
۱۶۔ (ا) منشی شہاب الدین۔ سیاسی رہنما سرینگر (ب) منشی اسداللہ مشہور وکیل۔ سرینگر۔
(ج) منشی امیر الدین۔ اسلام آباد کشمیر۔ مشہور سیاسی کارکن۔
۱۷۔ (ا) عزیز احمد۔ وزیر امور خارجہ۔ پاکستان۔
(ب) ڈاکٹر عزیز احمد۔ سابق ڈپٹی کمشنر۔ سرینگر۔
۱۸۔ سویا۔ کشمیر کے ایک نامور انجنیر۔

وطن غفّار[1]، آغا[2] اور تعمیری[3] کا طیّب[4] کا

وطن نقّاش[5]، باغی[6]، راؤ[7] کا، نجّار[8]، ڈریور[9] کا

وطن فرّاش[10] کا، جرنیل[11]، چاڑک[12]، شوپیانی[13] کا

وطن برگوترہ[14]، اوناش[15]، قاری[16] اور کوشل[17] کا

وطن کے واسطے یہ کودتے تھے غم کے دھاروں میں

کشش باقی نہ تھی اِن کے لئے سیبوں اناروں میں

۱؎ (ا) عبدالغفار بٹ۔ مشہور سیاسی کارکن کاچگری مسجد المعروف غفار و النیئر محکمہ اطلاعات سے وابستہ ہیں۔
(ب) عبدالغفار سابق ایڈیٹر "الاصلاح"۔ سرینگر۔
(ہ) عبدالغفار آخون۔ بارہ مولہ۔ سیاسی کارکن۔
۲؎ (ا) آغا سید علی صفوی۔ سیاسی کارکن سابق ایم۔ایل۔اے، ہمنہ بڈگام۔
(ب) آغا سید ابراہیم۔ سیاسی کارکن۔ سابق ایم۔ایل۔اے۔ کرگل۔
(ج) آغا سید احمد۔ سابق رجسٹرار کوآپریٹو۔ ممبر پارلیمنٹ۔
(د) آغا خلش کاشمیری۔ سابق ایڈیٹر "مصوّر" بمبئی۔ (ہ) آغا جانی کاشمیری، فلم آرٹسٹ۔ بمبئی۔
(و) آغا یوسف علی ایڈیٹر ماہنامہ "الارشاد" بڈگام۔ سرینگر۔
۳؎ جیالال تعمیری۔ ممتاز سیاسی کارکن۔ رعناواری۔ سرینگر۔
۴؎ (ا) پروفیسر طیب شاہ صدیقی ممتاز اہلِ قلم۔ سرینگر۔
(ب) طیب شاہ ہمدانی مشہور سیاسی کارکن۔ پہلے ایمپوریم پھر محکمہ انڈسٹریز سے وابستہ رہے۔
۵؎ غلام محی الدین نقاش۔ سیاسی کارکن۔ نعلبند پورہ۔ سرینگر۔
۶؎ (ا) کامریڈ باغی جموں۔
(ب) آیا سنگھ باغی۔ سیاسی کارکن۔ رفیع آباد۔
۷؎ پریتم چند راؤ۔ ایڈیٹر کوآپریٹو۔ جموں۔ سابق رجسٹرار کوآپریٹو و جنرل مینجر جموں و کشمیر بنک۔
۸؎ محمد سلطان نجار۔ سرگرم سیاسی کارکن۔ نواب بازار۔ صدر آل کشمیر کارپینٹرس یونین۔ سرینگر۔
۹؎ سردار گل محمد خاں۔ ڈرائیور۔ کارکن صدر گورنمنٹ ٹرانسپورٹ ڈرائیورس ایسوسی ایشن سرینگر
۱۰؎ غلام محمد فراش۔ سیاسی کارکن گوڑ گاڑی محلہ۔ سرینگر۔
۱۱؎ عبدالرحمان بوڑھا جرنیل۔ سرگرم سیاسی کارکن۔ بارہ مولہ
۱۲؎ لچھمن سنگھ چاڑک۔ ممبر قانون ساز کونسل۔ جموں سابق ممبر راجیہ سبھا۔
۱۳؎ سروپ ناتھ۔ مشہور سیاسی کارکن۔ شوپیان۔
۱۴؎ گوری دت برگوترہ۔ سوشل کارکن، جموں۔ سابق ڈپٹی ڈیولپمنٹ کمشنر پنچایت۔
۱۵؎ اوناش کپور۔ سیاسی کارکن و کوآپریٹر۔ جموں۔
۱۶؎ قاری سیف الدین۔ سیاسی رہنما و ایم۔ایل۔اے۔ خانیار۔ سرینگر۔
۱۷؎ رشی کمار کوشل۔ ممتاز سیاسی کارکن ایم۔ایل۔اے۔ ریاستی جن سنگھ کے ایک پُرجوش مقرر۔ کٹرہ ویشنو دیوی۔

وطن یہ وشنوی[۱]، رنگیل[۲]، رشی[۳]، شاہ[۴] و اصغر[۵] کا
وطن یہ ہے سکندر[۶]، وار[۷]، ورما[۸]، بھدرواہی[۹] کا
وطن یہ واڈھ[۱۰] کا، جھنڈیال[۱۱]، پنجابی[۱۲] کا مصری[۱۳] کا
وطن یہ ہے حکیموں[۱۴] کا، پشن[۱۵]، دلّال[۱۶]، حاجی[۱۷] کا

تڑپ اور زندگی ہے اِن کی آہوں میں ٹپکاروں میں
ثمر لائی ہے ان کی نالہ زاری لالہ زاروں میں

۱۔ (ا) رگھناتھ ویشنوی۔ ممتاز سیاسی کارکن و ایڈوکیٹ۔ سرینگر۔
(ب) بی۔ کے۔ ویشنوی۔ سیاسی کارکن۔ سرینگر۔ جیون وبھاگ سے وابستہ ہیں۔
۲۔ (ا) سردار رنگیل سنگھ بار ایٹ لا۔ وزیر مال و بحالیات (ب) رنگیل سنگھ سیاسی کارکن۔ بارہ مولہ۔
۳۔ (ا) رشی دیو ترقی پسند سیاسی کارکن۔ کولہ گام (ب) محمد سبحان رشی۔ سیاسی کارکن۔ اننت ناگ۔
۴۔ (ا) غلام رسول شاہ نشاط۔ سیاسی کارکن و ممتاز ایڈوکیٹ و کوابریٹر۔
۵۔ (ا) غلام رسول اصغر۔ ایڈیٹر ہفت روزہ "حمایت" جموں (ب) سید اصغر شاہ سیاسی کارکن سیمبل
۶۔ محمد سکندر۔ سرگرم سیاسی کارکن۔ رعناواری۔ سرینگر۔
۷۔ (ا) منشی ثناء اللہ وار۔ سیاسی کارکن۔ چکلو۔ بارہ مولہ (ب) محمد سبحان وار سیاسی کارکن بارہ مولہ (ج) غلام قادر وار آرینال
۸۔ رام لال ورما، ایڈیٹر ہفت روزہ "عوامی دور" جموں۔
۹۔ (ا) شیخ غلام محمد بھدرواہی ممتاز سیاسی کارکن (ب) شیخ عبدالرحمن بھدرواہی۔ ریاستی جن سنگھ کے پردھان۔
(ج) ملک غلام رسول بھدرواہی ممتاز سیاسی کارکن (د) بشیر احمد بشیر بھدرواہی۔ ادیب۔
۱۰۔ شیام لال واٹھ۔ ممتاز سیاسی کارکن۔ سابق ناظم محکمہ سیر و سیاحت۔
۱۱۔ ہیم راج جھنڈیال چنی۔ جموں۔ ممتاز سیاسی کارکن۔ سابق ڈپٹی اسپیکر جموں و کشمیر اسمبلی۔
۱۲۔ ریاض الدین احمد المعروف ریاض پنجابی۔ سرینگر۔ صحافی، افسانہ نگار، لیکچرر لا کالج۔ جموں۔
۱۳۔ (ا) موتی لال مصری ممتاز ترقی پسند سیاسی کارکن و ایڈوکیٹ سرینگر (ب) موہن لال مصری۔ سرینگر ادیب
۱۴۔ (ا) حکیم حبیب اللہ سابق ملازم پولیس۔ تحریک آزادی کے ایک ہمدرد سپاہی (ب) حکیم غلام محی الدین نعلبند پورہ
صفاکدل۔ ممتاز سیاسی کارکن۔ قلمکار، اسپیشل افیسر اوقاف (ج) حکیم علیم اللہ نعلبند پورہ۔ ممتاز سیاسی کارکن
(د) حکیم قمر الدین۔ ایس۔ پی۔ تحریک کے ہمدرد (ھ) حکیم حبیب اللہ سوپوری۔ ممتاز سیاسی کارکن، سابق
ایم۔ ایل۔ اے (و) حکیم نور الدین سیاسی کارکن کھور پٹن (ز) حکیم پرسرام ناگر سیاسی کارکن۔ جموں۔
(ح) حکیم گور اندتہ مل مشہور طبیب جموں (ط) حکیم علی سابق ناظم محکمہ ابریشم و ممبر راجیہ سبھا تحریک آزادی کے
ہمدرد (ی) حکیم عبدالسلام سیاسی کارکن و ایم۔ ایل۔ اے گاندربل (ک) حکیم غلام محمد شفق نایدیار
رعناواری۔ شاعر۔ (ل) حکیم محمد سلطان۔ سیاسی کارکن۔ بارہ مولہ۔
۱۵۔ ڈاکٹر شمبھوناتھ پشن، ممتاز سیاسی کارکن، فزیشن و سرجن نیشنل ہسپتال۔ سرینگر۔
۱۶۔ عبدالسلام دلدل۔ ممتاز سیاسی کارکن۔ سرینگر۔ حال پاکستان
۱۷۔ (ا) حاجی محمد سبحان ممتاز سیاسی کارکن، سرینگر (ب) حاجی محمد اسحاق ممتاز سیاسی کارکن منور آباد سرینگر۔
(ج) حاجی جلال الدین سیاسی کارکن۔ چرار شریف (د) حاجی عبدالاحد جان سابق ذیلدار و رئیس اچھن۔ خواجہ
غلام نبی جان ان ہی کے ہونہار ارجمند فرزند ہیں، جموں و کشمیر کوآپریٹو بنک کے سکریٹری ہیں۔
(ہ) حاجی غلام الدین سیاسی کارکن۔ بارہ مولہ (ھ) حاجی احمد اللہ سیاسی کارکن بارہ مولہ (و) حاجی ثناء اللہ خان
سیاسی کارکن کھور پٹن (ز) حاجی محمد اکبر گنائی سیاسی کارکن زیرم (ح) حاجی محمد اکبر گنائی سیاسی کارکن مولہ گام۔
(ط) حاجی جعفر میر سیاسی کارکن ماگام (ی) حاجی محمد اسماعیل پرے سیاسی کارکن حاجن (ک) حاجی محمد رمضان
پرے سیاسی کارکن سنگھپورہ بارہ ترڑھ (ل) حاجی غلام محمد پرے سالوسہ (م) حاجی حبیب اللہ کریری پٹن کشمیر۔

وطن زکیؔ[1]، کبیرؔ احمد[2]، کنولؔ[3]، سونیؔ[4] کا، محسنؔ[5] کا

وطن یہ ہے نظام الدّینؔ[6] کا، ہشگرؔ[7] کا، ناظمؔ[8] کا

وطن یہ پُرزہ گرؔ[9]، اقبالؔ[10]، یچھؔ[11] کا اور تکوّؔ[12] کا

وطن اللہ رکھاؔ[13]، اوپلؔ[14]، وسنتؔ[15] بالیؔ[16] کا، شاہدؔ[17] کا

چھلکتے ہیں سُرور و کیف و مستی نوبہاروں میں

رباب و چنگ میں، سنطُور، سارنگی، ستاروں میں

۱۔ غلام نبی زکی خوشحال متو سوپور۔ سیاسی کارکن۔

۲۔ کبیر احمد خاں۔ کھوڑہ پورہ۔ بارہ مولہ۔ سرگرم سیاسی کارکن۔

۳۔ علی محمد کنول گامرو۔ بانڈی پور۔ شاعر۔

۴۔ آئی۔ ڈی۔ سونی۔ جموں۔ سوشل ورکر۔

۵۔ سید محسن شاہ۔ سابق ایڈوکیٹ لاہور۔ کشمیری طلبار کے محسن و مددگار بزرگ تھے۔

۶۔ (ا) خواجہ نظام الدین۔ ہڈیوں کے جوڑ کے ماہر۔ والد بزرگوار مرحوم خواجہ نور الدین وائس چانسلر کشمیر یونیورسٹی۔

(ب) نظام الدین المعروف نزہ سیب ریڈیو کشمیر کے مقبول آرٹسٹ۔

۷۔ (ا) احمد اللہ مسگر۔ فتحکدل سابق اُستاد و ظریف الطبع بزرگ۔

(ب) غلام محمد مسگر۔ سیاسی کارکن و ایم۔ ایل۔ سی۔ سرینگر۔

۸۔ خواجہ ناظم الدین۔ سابق وزیر اعظم پاکستان۔

۹۔ محمد یوسف پرزہ گر۔ سرینگر۔ سیاسی کارکن۔

۱۰۔ اقبال فہیم۔ گوجوارہ۔ سرینگر۔ اُردو شاعر و ادیب۔

۱۱۔ شیام لال کچھ۔ رعناواری۔ سرینگر۔ سیاسی کارکن۔

۱۲۔ موہن کشن تکو۔ سرینگر۔ ادیب و مصنف۔

۱۳۔ اللہ رکھا سانبہ۔ جموں۔ مقبول طبلہ نواز۔ حال بمبئی

۱۴۔ کے۔ ڈی۔ اُوپل۔ جموں۔ جرنلسٹ۔

۱۵۔ جیالال وسنت۔ جموں۔ مشہور شاعر و گلوکار۔

۱۶۔ (ا) تارا سنگھ بالی۔ مشہور سکھ لیڈر۔ بارہ مولہ۔ حال جموں۔

(ب) اجیت سنگھ بالی۔ سیاسی کارکن۔ شتلو۔ بارہ مولہ۔

۱۷۔ (ا) غلام محمد شاہد بڈگامی۔ نامور شاعر، ادیب و مصنف۔ اسسٹنٹ ڈائرکٹر کشمیری فلم "مہجور" جنرل سکریٹری جموں و کشمیر کلچرل سنگم۔

(ب) ستار احمد شاہد۔ کشمیری شاعر۔

وطن یہ یاتری[1]، جیولر[2]، کشن[3] کا اور پرتھوی[4] کا

وطن پدما[5]، اشونی[6]، سوریہ[7]، چنچل[8] کا، نرسنگھ[9] کا

وطن گنہار[10] کا، شونا تھ[11] کا، اُلفت[12]، اپورب[13] کا

وطن آفاقی[14] و گوری[15]، شفیع[16]، بقّال[17] ہردے[18] کا

شفق میں اور شعلوں میں شگوفوں کے نظاروں میں

یہ جلوے ہیں کسی کی ذات کے روشن ستاروں میں

۱۔ دینا ناتھ گگرو "یاتری" زمیندار محلہ سرینگر۔ مشہور ریاسی کارکن آرگنایزر آل اسٹیٹ انڈسٹریل۔
ایمپلائیز فیڈریشن۔ لیبر ڈپارٹمنٹ سے وابستہ ہیں۔

۲۔ خواجہ غلام احمد جیولر۔ مشہور تاجر فتحکدل سرینگر۔ خواجہ غلام محمد جیولر جو مقبوضہ کشمیر میں
منسٹر رہ چکے ہیں۔ اُن ہی کے فرزند ارجمند ہیں۔

۳۔ کشن سمیل پوری۔ جموں۔ ڈوگری و اُردو ادیب و شاعر۔

۴۔ (ا) پرتھوی ناتھ مادھوپ۔ ڈب، گاندربل کشمیر۔ شاعر و ادیب۔

(ب) مادھوپ۔ جموں۔

۵۔ پدما سچدیو، جموں۔ ممتاز ڈوگری شاعرہ۔

۶۔ اشونی منگوترہ۔ جموں۔ ڈوگری ادیب۔

۷۔ سوریہ کماری ساٹھے۔ جموں۔ ڈوگری ادیبہ۔

۸۔ منسا رام چنچل۔ جموں۔ ڈوگری ادیب

۹۔ نرسنگھ سہائے شوق۔ جموں۔ اُردو ادیب۔

۱۰۔ جے۔ این۔ گنہار۔ ایڈیٹر ویکلی "ہیرالڈ" سرینگر۔ بدھ مت پر لکھنا اُن کا دلچسپ مشغلہ ہے

۱۱۔ شونا تھ۔ ڈوگری ادیب۔ جموں۔

۱۲۔ غلام محمد الفت اودھم پور۔ شاعر۔ کہانی کار۔ ایڈیٹر ڈوگری ڈکشنری پراجیکٹ کلچرل اکادمی

۱۳۔ پروفیسر سوم ناتھ الپورب۔ جموں۔ ممتاز لیکھک۔

۱۴۔ اسداللہ آفاقی۔ چرار شریف۔ مصنّف "آئینِ حق" شیخ العالم کے کلام کا ترجمہ۔

۱۵۔ پروفیسر گوری شنکر پلا لوالہ۔ جموں۔ مترجم "بھگوت گیتا"، (ڈوگری زبان میں)

۱۶۔ شفیع شوق۔ سرینگر۔ کشمیری ادیب۔

۱۷۔ محمد عبداللہ تبت بقال۔ سرینگر۔ ممتاز سنطور نواز و موسیقار۔

۱۸۔ ہردے کول بھارتی۔ سرینگر۔ مشہور ادیب۔

وطن یہ بھیگڑہ[۱]، بیدار[۲]، مہجو[۳] کا، جتندر[۴] کا
وطن رونق[۵]، بھگت[۶]، کلبیر[۷] کا، بلرو[۸] کا، یونس[۹] کا
وطن قادر[۱۰]، مہندر[۱۱] کا، وٹالی[۱۲] اور گجندر[۱۳] کا
وطن رندھیر[۱۴]، بچّہ[۱۵] اور ترچھل[۱۶]، کار صاحب[۱۷] کا

غنیمت جوش میں آئی حمیّت ہوشیاروں میں
تلاطم ہو گیا برپا جیالے ہونہاروں میں

۱۔ موتی رام بھیگڑہ سرگرم سیاسی رہنما۔ اودھم پور۔ سابق ممبر پارلیمنٹ و ایم ۔ ایل ۔ اے

۲۔ (ا) غلام قادر بیدار پٹن۔ سرگرم سیاسی کارکن و ایم ۔ ایل ۔ اے ۔
(ب) محمد حسین بیدار۔ ویری ناگ، گوجر شاعر۔

۳۔ محمد مقبول مہجو بارہ مولہ۔ سرگرم سیاسی کارکن و ایم ۔ ایل ۔ اے

۴۔ جلندر دیو جموں۔ سرگرم سیاسی رہنما۔ ایم ۔ ایل ۔ سی ۔ تحریک امداد باہمی کے دل دادہ۔

۵۔ ٹھاکر رونق سنگھ جموں۔ سرگرم سیاسی کارکن، سابق ایم ۔ ایل ۔ اے ۔

۶۔ (ا) بھگت چھجو رام سرگرم سیاسی رہنما۔ رنبیر سنگھ پورہ، سابق وزیر مملکت ۔
(ب) بھگت کمال بٹ، مشہور کشمیری مغنی۔
(ج) بھگت محمد سبحان اکنگام، مشہور گلوکار۔

۷۔ کلبیر سنگھ سرگرم سیاسی کارکن و مقرر، حال جموں سابق ایم ۔ ایل ۔ اے

۸۔ عبد الاحد ہلبرو۔ بارہ مولہ، سیاسی کارکن و قلمکار۔

۹۔ محمد یونس کرناہ سیاسی کارکن، سابق ایم ۔ ایل ۔ اے ۔

۱۰۔ (ا) غلام قادر المعروف شیر گاندربل، سرگرم سیاسی کارکن سابق ایم ۔ پی ۔ ایڈ منسٹریٹو آفیسر لداخ۔
(ب) غلام قادر ہواباز، بارہ مولہ۔ سرگرم سیاسی کارکن۔ منیجر سب اوقاف بابا رشی صاحبؒ۔
(ج) غلام قادر صوفی۔ سرگرم سیاسی کارکن ۔ پٹن۔
(د) غلام قادر مورن، سرگرم سیاسی کارکن سابق ایم ۔ ایل ۔ اے
(ھ) غلام قادر دیوان ۔ تاجر، شاعر، ادیب ۔ شوپیاں، برق ان کی موت کا باعث بنی۔
(و) غلام قادر خان مشہور سیاسی کارکن سرینگر
(ز) غلام قادر آری زال۔ سیاسی کارکن و ایم ۔ ایل ۔ اے

۱۱۔ مہندر سنگھ ایڈیٹر "ایجوکیشن نیوز اینڈ ویوز" جموں۔

۱۲۔ غلام نبی وٹالی ممتاز سیاسی کارکن ہندوارہ کشمیر۔ علی محمد وٹالی ایس ۔ پی ، اننت ناگ ، اُن کے ارجمند فرزند ہیں۔

۱۳۔ گجندر سنگھ بارہ مولہ۔ تحریک آزادی کے معاون ۔ بڑے مہمان نواز سردار تھے۔

۱۴۔ ٹھاکر ندھیر سنگھ بی ۔ اے ، ایل ۔ ایل ۔ بی ۔ کٹھوعہ جموں منسٹر آف اسٹیٹ، ٹورازم۔

۱۵۔ پروفیسر غلام رسول بچہ سوپور۔ مسلم ایجوکیشنل ٹرسٹ کے روح رواں۔

۱۶۔ (ا) اومکار ناتھ ترچھل سیاسی کارکن، سرینگر۔
(ب) اومکار ناتھ ایڈوکیٹ و سیاسی کارکن ۔ ترچھل ۔ پلوامہ ۔ کشمیر

۱۷۔ غلام رسول کار، سوپور، سرگرم سیاسی کارکن۔ وزیر خوراک و مواصلات، حکومت جموں و کشمیر

وطن یہ لکشمن[۱]، گوربخش[۲] کا، اسلم[۳] کا، احسن[۴] کا

وطن یہ شانت[۵]، چشتی[۶]، چارلی[۷] کا اور زہرہ[۸] کا

وطن عارض[۹]، شجاع[۱۰]، جموال[۱۱]، شیو[۱۲] کا، گوسوامی[۱۳] کا

وطن یہ ہے عمر[۱۴] کا دیپ[۱۵] کا، مرغوب[۱۶]، کیمو[۱۷] کا

دِلاور لوگ کرتے ہیں سفر چاند اور ستاروں میں

ہمارا وقت ہوتا ہے بسر یوں ہی سِنگھاروں میں

۱۔ مہاتما لکشمن جو ریبنہ شالیمار، سرینگر۔ شومت کے شیدائی اور سنسکرت زبان کے عالم۔
۲۔ گور بخش سنگھ سنگپورہ کلاں۔ بارہ مولہ۔ سرگرم سیاسی کارکن۔
۳۔ محمد اسلم تر بنو۔ بٹہ مالو۔ سرینگر۔ کشمیری ادیب و شاعر۔
۴۔ (ا) محمد احسن احسن۔ کشمیری ادیب۔ سوناواری۔
(ب) احسن اللہ سیاسی کارکن سرینگر۔ سابق ٹریڈ کمشنر دہلی۔
(ج) احسن میر۔ علیش مقام۔ سیاسی کارکن و ایم۔ ایل۔ سی۔
۵۔ رتن لال شانت۔ جموں۔ ڈوگری ادیب۔
۶۔ (ا) غلام حسن چشتی سیاسی کارکن سرینگر، اب اوقاف سے وابستہ ہیں۔
(ب) چشتی مقبول سرینگر۔ ہندی و اردو ادیب۔
(ج) مظفر علیم چشتی، چیئرمین سائنس کلب۔ بسکو اسکول سرینگر۔
۷۔ جگن ناتھ چارلی جموں۔ ڈوگری ادیب۔
۸۔ ماسٹر غلام احمد زہرہ "ہمدانی" سرگرم سیاسی کارکن۔
۹۔ غلام نبی عارض۔ کشمیری شاعر۔
۱۰۔ شجاع سلطان۔ بٹہ مالو۔ سرینگر۔ مشہور ادیب و آرٹسٹ۔
۱۱۔ نرسنگھ دیو جموال۔ جموں۔ ڈوگری ادیب۔
۱۲۔ شیو کمار۔ ممتاز نوجوان سنطور نواز۔ جموں۔ حال بمبئی۔
۱۳۔ اوم گوسوامی۔ جموں۔ ڈوگری ادیب۔
۱۴۔ عمر مجید۔ ممتاز ادیب۔ سرینگر۔
۱۵۔ (ا) شیو رام دیپ۔ جموں۔ ڈوگری ادیب۔
(ب) وید پال دیپ۔ ڈوگری شاعر۔ ایڈیٹر ہفت روزہ "جدوجہد" جموں۔
۱۶۔ (ا) مرغوب بانہالی۔ کشمیری ادیب۔
(ب) منشور بانہالی۔ ادیب۔
۱۷۔ موتی لال کیمو۔ سرینگر۔ ادیب

وطن پرہار[۱] کا، منہاس[۲] کا ہے، جان صاحب[۳] کا

وطن یہ ڈاکٹر[۴] سیّد نصیر احمد[۵] کا، شنگلو[۶] کا

وطن ملہوترہ[۷] کا، ساہنی[۸] کا، نقشبندی[۹] کا

وطن یہ شام بٹ[۱۰] کا، احمد اللہ[۱۱]، مہدؔ صاحب[۱۲] کا

چمن زاروں سے کچھ اُلفت نہ ہے سولہ سنگھاروں میں

نظر ہے طالبانِ فکروفن کی چاند تاروں میں

۱۔ ڈاکٹر پرہار جموں ریٹائرڈ فزیشین سپیشلسٹ

۲۔ ڈاکٹر جے۔ منہاس فزیشین سپیشلسٹ جموں۔ اب ریٹائر ہو چکے ہیں۔

۳۔ جالینوس کشمیر ڈاکٹر علی محمد جان فزیشین سپیشلسٹ۔ ریٹائرڈ۔

۴۔ مہاراجہ ڈاکٹر کرن سنگھ، فاضل رہنما جموں، ڈوگری شاعر۔ خوش بیان مقرر وزیر صحت مرکزی سرکار۔

۵۔ ڈاکٹر سید نصیر احمد شاہ۔ فزیشین سپیشلسٹ پرنسپل میڈیکل کالج سرینگر۔

۶۔ (ا) بدری پرشاد شنگلو۔ مصوّر، شاعر، موسیقار۔ ۵۶۔ نظام الدّین ایسٹ۔ نئی دہلی۔ ۲۵ سال سے روزنامہ اسٹیٹسمین دہلی کے نقاد موسیقی ہیں۔

(ب) ڈاکٹر سری کنٹھ شنگلو، ایک درویش صفت تجربہ کار ڈاکٹر۔

۷۔ (ا) مشہور لیڈی ڈاکٹر ملہوترہ جموں۔

(ب) اندرجیت ملہوترہ کٹھوعہ جموں۔ ممبر پارلیمنٹ۔

(ج) مدہ سدن ملہوترہ۔ جموں سوشل ورکر۔

۸۔ (ا) لیڈی ڈاکٹر ساہنی جموں۔

(ب) کانتا ساہنی جموں، سماجی ورکر۔

۹۔ لیڈی ڈاکٹر نقشبندی۔ سرینگر۔

۱۰۔ حکیم شیام لال بٹ۔ آر۔ این۔ بٹ فزیشین سپیشلسٹ کے پوجیہ پتاجی

۱۱۔ حکیم احمد اللہ المعروف عم حکیم زیرک معالج۔ ڈاکٹر حفیظ اللہ اور ڈاکٹر قدرت اللہ اِن ہی کے فرزندانِ ارجمند تھے۔

۱۲۔ حکیم غلام محی الدین کھور پٹن۔ مشہور معالج منقبت اور نعت خواں بزرگ۔

وطن ساگر[۱] کا، یوسف[۲]، کول[۳] کا ہے اور مٹو[۴] کا

وطن یہ سائرہ بانو[۵] کا ہے، پکھراج بیگم[۶] کا

وطن ناصر[۷] کا یہ ہے اور نذیرِ[۸] کاشمیری کا

وطن نوّاب[۹] کا ہے اور شانتی[۱۰] اوم[۱۱]، سہگل[۱۲] کا

پتے کی بات کہہ دیتی ہیں یہ نازک اشاروں میں

بڑے رُتبے ملے ہیں اِن کو اپنے رازداروں میں

۱۔ رامانند ساگر چک چرت رام پٹن کشمیر۔ ڈائرکٹر، پروڈیوسر اور رائٹر، نٹ راج سٹڈیو۔ اندھیری بمبئی۔ ۶۹

۲۔ (ا) محمد یوسف خاں المعروف دلیپ کمار، ممتاز فلم سٹار بمبئی، ان کی والدہ ماجدہ کشمیری نژاد ہیں۔

(ب) محمد یوسف قادری۔ سرینگر اخبار نویس (ج) یوسف جمال۔ اُردو شاعر۔

۳۔ (ا) مہیش کول مشہور فلم ڈائرکٹر بمبئی (ب) ایس۔ این۔ کول چیرمین سر گنگا رام ہسپتال دہلی مشہور ماہر امراض چشم۔

(ج) منوہر ناتھ کول ممتاز سیاسی کارکن۔ سابق مشیر مال حکومت جموں و کشمیر۔

(د) پیارے لال کول، مزدور رہنما۔ ایم۔ ایل۔ سی۔ سرینگر۔ (ھ) کاشی ناتھ کول۔ ممتاز سیاسی کارکن سرینگر

(و) سری کنٹھ کول۔ ایم۔ ایل۔ اے۔ سرینگر (ز) پروفیسر جے۔ لال کول ممتاز قلمکار و مفکر سرینگر۔

(ح) ہرگوپال کول۔ مشہور ترقی پسند پنڈت لیڈر۔ سرینگر (ط) ریتا کول سرینگر کشمیری گلوکارہ

(ی) دیپک کول ادیب۔ سرینگر (ک) ہری کرشن کول کہانی کار (ل) امیش کول۔ اومکار ناتھ کول۔ اکنامک ٹائمز (م) شیام کول۔ ریڈیو آرٹسٹ۔ (ن) جواہر کول فلم اداکار۔ بمبئی۔

۴۔ جیون لال مٹو۔ ممتاز فلم آرکسٹرا نواز۔ بمبئی۔

۵۔ سائرہ بانو۔ بنت نسیم بیگم۔ مشہور فلمی اداکارہ۔ دلیپ کمار کی رفیقہ حیات۔

۶۔ میگھراج بیگم۔ ممتاز گلوکارہ جموں۔ حال پاکستان۔

۷۔ ناصر خاں۔ فلمی اداکار۔ برادرِ اصغر دلیپ کمار۔

۸۔ نذیر کشمیری۔ مشہور کیرکٹر ایکٹر۔ بمبئی

۹۔ نواب کشمیری مشہور کیرکٹر ایکٹر۔ "یہودی کی لڑکی" کے شہرت یافتہ۔

۱۰۔ شانتی ساگر۔ فرزند ارجمند رامانند ساگر۔ فلم پروڈیوسر گیتا آرٹ پروڈکشنز۔ نٹ راج سٹڈیو۔ اندھیری۔ بمبئی۔ ۶۹

۱۱۔ اوم پرکاش۔ مشہور مذاحیہ فلمی اداکار۔ بمبئی۔ سابقہ۔ جموں۔

۱۲۔ (ا) کندن لال سہگل۔ جموں۔ ممتاز فلمی اداکار و گلوکار

(ب) راجکمار سہگل۔ کوٹلی۔ حال جموں۔ سٹوڈینٹس کانگرس سے وابستہ ہیں۔

وطن شاہین[1] شاہ، رفعت[2]، فریدہ[3] اور فرحت[4] کا

وطن فارِق[5]، امینہ[6]، فاطمہ[7]، شَملہ[8] و بُشریٰ[9] کا

وطن بچھ کا[10]، بشارت[11] آملہ[12]، شانتی کا[13]، بابا[14] کا

وطن کستُور[15]، یالی[16]، آرین[17] اور نمنتہ ہالی[18] کا

کچھ ایسے نامور پیدا ہوئے مضمون نگاروں میں

کہ جن کے نام سے وجدان آیا چترکاروں میں

۱۔ شاہین شاہ۔ پرخلوص قلمکار۔ سرینگر

۲۔ (ا) خولہ رفعت۔ سرینگر۔ کھیلوں اور مباحثوں میں حصّہ لینا ان کا دلچسپ مشغلہ ہے۔

(ب) رفعت سلطان۔ سرینگر، اُردو شاعرہ۔

۳۔ فریدہ کول۔ جواہر نگر۔ سرینگر۔ افسانہ نگار و مصنّفہ۔

۴۔ (ا) فرحت نسیم قادری۔ راجباغ سرینگر۔ سکریٹری سٹوڈنٹس کونسل گورنمنٹ کالج فار وُومن سرینگر

(ب) فرحت گیلانی فرزندِ ارجمند سیّد مُبارک شاہ گیلانی فطرتؔ۔ خوشنویس قلمکار۔

۵۔ (ا) فارق بڈگامی۔ ترقی پسند کشمیری شاعر (ب) فارق مسعودی۔ افسانہ نگار و صحافی۔ سرینگر۔

۶۔ امینہ بیگم۔ کوٹھی باغ۔ سرینگر۔ شاعرہ۔

۷۔ فاطمہ کنیز۔ دخترِ نیک اختر جیل بابا بانڈی پور۔ افسانہ نگار۔

۸۔ شمیلہ مفتی۔ سرینگر۔ ممتاز مُباحثہ۔

۹۔ بُشریٰ کشفی۔ غلام احمد میر کشفی کی صاحبزادی۔ افسانہ نگار۔ داچھی گام۔ بانڈی پور۔

۱۰۔ محمد امین بچھ۔ ممتاز اہلِ قلم۔ ایڈیٹر ”چینار“۔ سرینگر، ان کے برادرِ اکبر چیف کنزرویٹر جنگلات برادرِ اصغر وزیر اعظم پاکستان کے مشیرِ خاص ہیں۔

۱۱۔ بشارت سلیم۔ راجباغ سرینگر۔ شاعر و ادیب۔ کنگس وے ہوٹلرس۔ سرینگر۔

۱۲۔ تیرتھ رام آملہ۔ مشہور تاجر چوب، سرینگر۔ ممبر راجیہ سبھا۔

۱۳۔ (ا) شانتی سروپ نشاطؔ۔ جموں۔ ”زنبیر“ و ”ہمدرد“ میں کام کیا ہے۔ آجکل بمبئی میں ہیں۔

(ب) غلام رسول نشاط کشتواری۔ شاعر۔

(ج) جی۔ ایم۔ انصاری۔ نشاط۔ ادیب و شاعر۔

۱۴۔ جی۔ ایم۔ بابا۔ سیاسی کارکن۔ محکمہ اطلاعات سے وابستہ ہیں۔

۱۵۔ روگناتھ کستور۔ مشہور شاعر۔

۱۶۔ غلام رسول ڈار۔ سیاسی کارکن۔ سابق ایم۔ ایل۔ اے۔ یال۔ پٹن۔

۱۷۔ جگت رام آرین۔ مشہور سیاسی کارکن و ایم۔ ایل۔ اے۔ کشتوار۔

۱۸۔ عبد الغنی نمتہ بالی۔ سرگرم سیاسی کارکن۔ سابق ایم۔ ایل۔ اے۔

وطن منٹوؔ[5]، حسن[4] کا، چوپڑہ[3]، مختار[2]، شرما[1] کا

وطن گلکروؔ[10]، نراش[9] و ساقی[8] و نردوش[7]، کلہن[6] کا

وطن بےکس[14] کا، سادھو[13]، شاستری[12] کا اور گردش[11] کا

وطن کچروؔ[19]، کلیم و وئید[18]، شہمیری[17] کا[16]، پنڈت[15] کا

نکل آتی ہیں کب تک کونپلیں اِن شاخساروں میں

یہی ہیں موجبِ شوکت نشاطوں شالیماروں میں

۱۔ سعادت حسن منٹو۔ ممتاز افسانہ و ڈرامہ نگار۔

۲۔ غلام حسن فاضلی کھوہامہ۔ بانڈی پور۔ مصنف "تاریخ حسن"۔

۳۔ (ا) کرنل سر رام ناتھ چوپڑا۔ جموں، ممتاز ڈرگ ریسرچ اسکالر۔ سابق ایم۔ ایل۔ سی۔
(ب) دینا ناتھ چوپڑا۔ سابق ڈویژنل مینجر روبی جنرل انشورنش کمپنی۔ جموں و کشمیر۔ چک چرت رام پٹن۔
مشہور قلمکار، پروڈیوسر و ڈائرکٹر نٹ راج سٹڈیو بمبئی راماند ساگر کے پوجیہ پتا۔

۴۔ مختار احمد سرگرم سیاسی کارکن سابق ایم۔ ایل۔ سی۔ نادی ہل۔ بانڈی پور۔

۵۔ (ا) امرناتھ شرما اودھم پور سیاسی کارکن۔ سابق منسٹر آف انڈسٹریز (ب) چونی لال شرما، سیاسی کارکن سابق ڈپٹی چیئرمین قانون ساز کونسل۔ جموں (ج) نیلامبر دیو شرما۔ ممتاز لیکھک۔ جموں سابق سکریٹری کلچرل اکادمی

۶۔ (ا) محمد مقبول لگرو سیاسی کارکن بارہ مولہ (ب) جانکی ناتھ لگرو سیاسی کارکن سابق ایم۔ ایل۔ اے۔ اننت ناگ۔

۷۔ موہن نراش۔ سرینگر۔ مشہور ہندی ادیب۔

۸۔ (ا) جگرناتھ ساقی۔ سیاسی کارکن۔ سابق مقبول ریڈیو آرٹسٹ سرینگر (ب) موتی لال ساقی کشمیری ادیب و شاعر۔ سرینگر

۹۔ بنسی نردوش کشمیری افسانہ نگار۔ صحافی و مترجم۔ سرینگر۔

۱۰۔ مشہور مورخ کلہن۔ سرینگر۔ مصنف "راج ترنگنی"۔

۱۱۔ مکھن لال بے کس۔ مشہور ادیب۔ سرینگر۔

۱۲۔ (ا) پدم شری سوم ناتھ سادھو ریڈیو آرٹسٹ۔ ان کے پوجیہ پتا شام لال سادھو بھی ممتاز ریڈیو آرٹسٹ تھے۔
(ب) سادھو سنگھ سیاسی کارکن ٹنگمرگ۔ ان کے فرزند کیرتن سنگھ بھی تحریک آزادی کے دوران شانہ بشانہ کام کرتے رہے۔

۱۳۔ (ا) رام ناتھ شاستری۔ ممتاز قلمکار۔ ڈوگری سنستھا جموں (ب) اننت رام شاستری سنسکرت کے سکالر۔ جموں۔
(د) دیورتن شاستری۔ ڈوگری زبان کے ادیب۔ جموں۔ (د) رام کشن شاستری۔ ہندی ادیب۔ جموں

۱۴۔ دیا کشن گردش۔ ممتاز صحافی و مصنف اکھنور۔ جموں۔

۱۵۔ شمبھوناتھ کچرو۔ ایڈیٹر "نوجیون"۔ سرینگر۔

۱۶۔ کلیم اللہ ایڈیٹر "ترجمان الحق"۔ سرینگر۔

۱۷۔ (ا) وی۔ پی کھجوریہ۔ ایڈیٹر ہفتہ وار "جموں سماچار"۔ جموں (ب) خواجہ عبدالرحمٰن ویّد مشہور تاجر و سیاست کار۔ اننت ناگ (ج) ویّد راہی۔ ممتاز قلمکار۔ جموں۔

۱۸۔ جسٹس مظفر احمد کشمیری۔ سابق لیگل ایڈوائزر۔ حکومت جموں و کشمیر۔

۱۹۔ (ا) پنڈت ترلوچن دت سیاسی رہنما۔ سابق وزیر زراعت و جنگلات۔ جموں (ب) خواجہ محمد امین پنڈت مشہور صحافی، مصنف و سیاسی کارکن سرینگر (ج) خواجہ محمد مقبول پنڈت سرینگر۔ تحریک آزادی میں قلمی معاونت کرتے رہے۔ (د) پنڈت سالگ رام کول سرینگر مصنف بیاگرافی آف مہاراجہ گلاب سنگھ
(ہ) گواشہ لال کول۔ صحافی، ریڈیو کشمیر سے وابستہ تھے (د) مشہور رئیس پنڈت سری کنٹھ در سرینگر۔ ڈی۔ پی صاحب کے پوجیہ پتا۔

وطن یہ ہے شمیم[۱] احمد[۲]، بھسیں کا، ٹینگ صاحب[۳] کا
وطن رہبر[۴] کا، بٹ[۵] کا، لون[۶] کا ہے اور متو[۷] کا
وطن واتل[۸] کا، ستھو[۹] کا، ملک[۱۰]، یاور[۱۱] کا، صوفی[۱۲] کا
وطن روشن[۱۳] کا، سمنانی[۱۴] کا، نرگس[۱۵]، کاک[۱۶]، ایرج[۱۷] کا

چھپے گا اِن کا افسانہ بھلا کتنے شماروں میں
تڑپ باقی رہے گی پھر بھی یاروں غمگساروں میں

۱۔ (ا) شمیم احمد شمیم۔ ایڈیٹر ہفت روزہ "آئینہ"۔ سرینگر و ممبر پارلیمنٹ۔
(ب) شمس الدین احمد شمیم کرالہ کھڈ، حبہ کدل کشمیری شاعر (ج) ثناء اللہ شمیم۔ سوپور سیاسی کارکن۔ حال پاکستان۔
۲۔ (ا) وید بھسین مشہور صحافی و قومی کارکن۔ ایڈیٹر "کشمیر ٹائمز"۔ (ب) شری بھسین قومی کارکن جموں انکم ٹیکس ایڈوائزر۔
۳۔ محمد یوسف ٹینگ۔ ممتاز اردو و کشمیری ادیب۔ سکریٹری جموں و کشمیر کلچرل اکادمی۔
۴۔ (ا) غلام محی الدین رہبر۔ کہنہ مشق صحافی ایڈیٹر روزنامہ "رہبر"۔ سرینگر (ب) اوتار کرشن رہبر۔ رزرستان۔ ریڈیو کشمیر سے وابستہ
۵۔ (ا) ثناء اللہ بٹ۔ ممتاز رنگین و چابکدست صحافی۔ ایڈیٹر روزنامہ "آفتاب"۔ سرینگر۔ پریذیڈنٹ کشمیر پریس کلب۔
(ب) بشیر بٹ۔ قلمکار۔ انچارج ٹیلی ویژن سنٹر سرینگر۔ (ج) غلام محمد بٹ۔ سرگرم سیاسی کارکن و ایم۔ ایل۔ اے
بسنت باغ (د) علی محمد بٹ۔ سرگرم سیاسی کارکن بسنت باغ سرینگر۔ (ہ) عبدالاحد بٹ۔ سیاسی کارکن سوپور۔
(و) عبدالغنی بٹ۔ ملہ پورہ پٹن۔ سیاسی کارکن (ز) عبدالخالق بٹ۔ سیاسی کارکن سابق ایم۔ ایل۔ اے۔
گنڈ پرنگ (ح) خواجہ عمر بٹ کے فرزند غلام محمد بٹ ایڈیٹر "پیامِ انقلاب"۔ سرینگر (ط) محمد سبحان بٹ
سیاسی کارکن سابق ذیلدار ترال (ی) عبدالعزیز بٹ سیاسی کارکن نواب بازار (ک) محمد یعقوب بٹ۔
ایم۔ ایل۔ اے، کولہ گام (ل) دامودر بٹ۔ ایڈوکیٹ ترقی پسند سیاسی کارکن مانخورہ بڈگام (م) عبدالاحد بٹ
گھاسی وارہ۔ پٹن سیاسی کارکن (ن) اسد اللہ بٹ۔ سیاسی کارکن۔ پٹن (س) ولی محمد بٹ سیاسی کارکن
(ع) عبدالغنی بٹ المعروف چاچا سیاسی کارکن بربرشاہ سرینگر (ف) عبدالاحد بٹ۔ سیاسی کارکن۔ نواب بازار
۶۔ (ا) محمد عبداللہ لون۔ سرگرم سیاسی کارکن بھوری کدل سرینگر (ب) علی محمد لون۔ ممتاز اردو ادیب۔ سرینگر
سوویت لینڈ نہرو ایوارڈ یافتہ (ج) عبدالغنی لون۔ نوجوان سیاسی کارکن سابق وزیرِ صحت و تعلیمات حکومت جموں و کشمیر
(د) حبیب لون سیاسی کارکن نہال پورہ (ہ) غلام محمد لون سیاسی کارکن وانیگام (و) غفار لون بدرن۔
۷۔ (ا) بدری ناتھ متو مشہور صحافی، ایڈیٹر "مارتنڈ" سرینگر (ب) محمد شعبان متو۔ سیاسی کارکن۔ نواکدل۔ سرینگر۔
۸۔ نندلال واتل۔ ممتاز صحافی، ایڈیٹر روزنامہ "خدمت"۔ سرینگر۔
۹۔ جگرناتھ ستھو مشہور سیاسی کارکن۔ نمائندہ "ڈیلی ٹیلیگراف" لندن۔
۱۰۔ (ا) ملک عبدالغنی سرگرم سیاسی کارکن سابق۔ ایم۔ ایل۔ اے۔ سوپور (ب) محمد سعید ملک نمائندہ خصوصی "پیٹریاٹ" دہلی۔
(ج) ماسٹر ولی محمد ملک، سیاسی کارکن پلوامہ۔
۱۱۔ موہن یاور اردو افسانہ نگار۔ ایڈیٹر "رفتار" جموں۔
۱۲۔ (ا) صوفی نذیر احمد ممتاز قلمکار سرینگر (ب) صوفی غلام احمد سرگرم سیاسی کارکن و ایم۔ ایل۔ اے سرینگر (ج) غلام حسن
صوفی۔ سیاسی کارکن نواکدل (د) غلام حسن صوفی مشہور کشمیری گلوکار سرینگر (د) غلام احمد صوفی مشہور کشمیری گلوکار سرینگر۔
(ہ) علی محمد صوفی۔ سرگرم سیاسی کارکن ٹنگمرگ۔
۱۳۔ (ا) ماسٹر روشن لال سرگرم سیاسی کارکن ایڈیٹر ہفت روزہ "سچ" جموں (ب) نور محمد روشن مشہور ترقی پسند شاعر سرینگر۔
۱۴۔ (ا) سید نذیر حسین سمنانی سابق ایڈیٹر "سندیش" جموں (ب) محمد شفیع سمنانی ایڈیٹر روزنامہ "زمیندار" سرینگر۔
۱۵۔ دیوان نرسنگھ داس نرگس، سابق ایڈیٹر "چاند" جموں۔
۱۶۔ آر۔ کے۔ کاک۔ ممتاز کہنہ مشق صحافی۔ سرینگر۔ نمائندہ "انڈین ایکسپریس" دہلی۔
۱۷۔ ابرج کشمیری۔ اردو شاعر۔

وطن ڈی پی۔[1] کا، مخدومی[2] کا، صابر[3] اور اشرف[4] کا

وطن شیدا[5] کا یہ مظہر علی[6] کا اور مہر[7] کا

وطن یہ فوق[8]، مُلّا[9]، کول[10]، آنند[11] اور گپتا[12] کا

وطن یہ بے سروسامان جالبؔ کاشمیری[13] کا

جواں شعلے اُٹھے اور مل گئے ایسے شراروں میں

جنہوں نے رنگ بانٹا کافروں میں دین داروں میں

۱/ ڈرگا پرشاد در وزیر منصوبہ بندی حکومتِ ہند۔ بامذاق، ہنس مکھ سیاست دان۔

۲/ (ا) پیر محمد افضل مخدومی۔ مشہور اہلِ قلم و سیاست کار۔ مورخ، مصنف "تاریخ حریتِ کشمیر"۔

(ب) پیر سیف الدین مخدومی۔ مشہور سیاسی کارکن۔ سابق ایم۔ ایل۔ سی۔ کلاشپورہ۔ سرینگر۔

۳/ (ا) محمد ایوب صابر سابق ایڈیٹر "اَلبرق" سرینگر۔ مشہور سیاست کار۔ حال پاکستان۔

(ب) بسنت سنگھ صابر۔ ایڈیٹر "پنتھ سیوک"۔ جموں۔

۴/ (ا) ڈاکٹر آغا اشرف علی۔ ممتاز ماہرِ تعلیم و ادیب۔ سرینگر۔

(ب) اشرف ساحل۔ اُردو شاعر۔

(ج) محمد اشرف خاں۔ مشہور سیاسی کارکن و ایم۔ ایل۔ اے۔ اننت ناگ۔

۵/ (ا) میرزا کمال الدین شیدا۔ مشہور اردو شاعر۔ سرینگر سابق سکریٹری جموں و کشمیر کلچرل اکادمی۔

(ب) پروفیسر محمد عبداللہ شیدا۔ فارسی و اُردو شاعر۔ سرینگر۔

(ج) شفیع شیدا۔ ایک نوجوان سیاسی کارکن۔ سرینگر۔

۶/ مولانا مظہر علی اظہر۔ مشہور احرار لیڈر۔

۷/ پرمیشور نرائن ہکسر۔ بین الاقوامی معاملات کے ماہر سابق معتمد وزیر اعظم ہند شریمتی اندرا گاندھی ریس کورس روڈ۔ نئی دہلی۔ راج اندر نرائن ہکسر مالک پنڈت برادرس چاندنی چوک۔ ان کے ۸۰ سالہ چچا ہیں اور برہمچاری ہیں۔

۸/ منشی محمد الدین فوق ادیب، مصنف۔ مورخ "تاریخ کشمیر" و "تاریخ اقوامِ کشمیر"۔

۹/ جسٹس آنند نرائن مُلّا۔ مشہور اردو شاعر۔ ممبر پارلیمنٹ۔ فیروز شاہ روڈ۔ نئی دہلی۔

۱۰/ ترلوکی ناتھ کول جلالی۔ سفیر ہند برائے امریکہ۔

۱۱/ (ا) دیوان آنند کمار سابق وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی لاہور و چنڈی گڑھ صدر دیال سنگھ میموریل ٹرسٹ دہلی و کرنال (ب) گردھاری لال آنند۔ صراف جموں۔ مشہور سیاسی کارکن و صحافی۔

۱۲/ (ا) شو رام گپتا۔ سابق ایڈیٹر "امر" جموں۔ ایک کہنہ مشق صحافی۔

(ب) بنسی لال گپتا۔ ڈوگری ادیب جموں۔

(ج) جنک راج گپتا۔ سیاسی کارکن ایم۔ ایل۔ سی رنبیر سنگھ پورہ۔

۱۳/ غلام محمد جالب کاشمیری مصنف "دیوانِ جالب" و "آئینۂ وطن" (مسدسِ جالب)

# قطعہ تاریخ طباعت دیوانِ جالبؔ

پھلوں میں، گلوں میں نہ تصویر میں
نہ رنگین خوابوں کی تعبیر میں
ہے مطلوب سالِ طباعت اگر
میسّر ہے "باغاتِ کشمیر" میں
۱۹۷۴




پنڈت موتی لال نہرو۔ شریمتی سروپ رانی اور ننھا جواہر



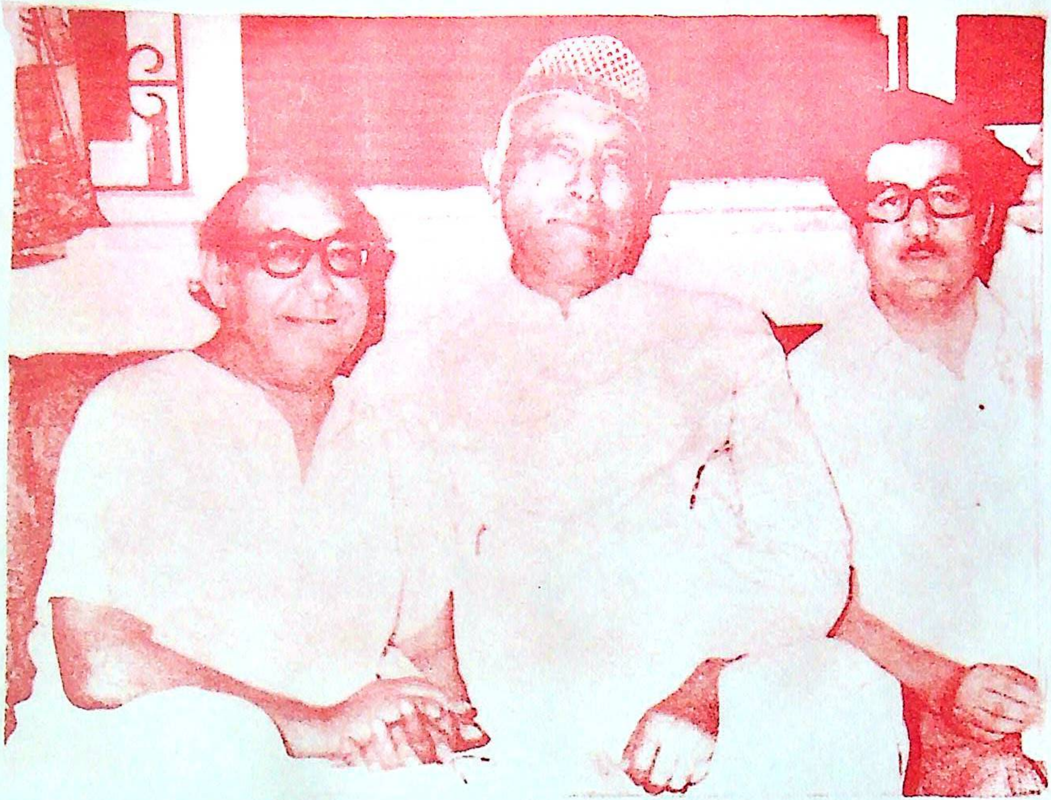
• پنڈت جواہرلال نہرو
• شریمتی کملا نہرو
اور • ننھی منی اندرا

21



ہندوستان کی پہلی خاتون وزیرِاعظم

اندرا گاندھی

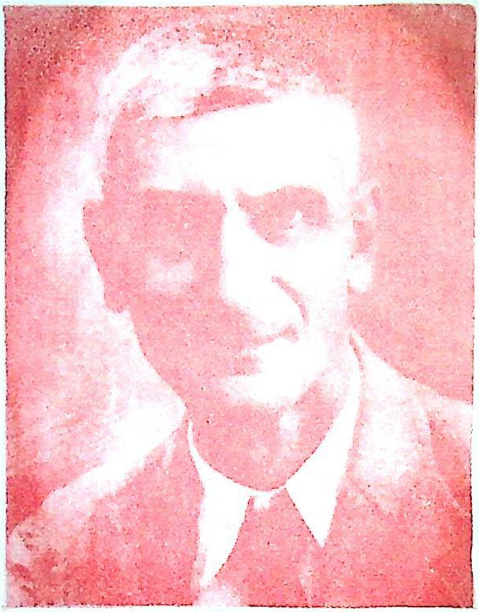


دائیں سے بائیں

شمیم احمد شمیم

شیخ محمد عبداللہ

کرشن چندر



ڈاکٹر ایس۔ این۔ کول۔ سر گنگا رام ہسپتال۔ دہلی



ڈاکٹر سید نصیر احمد شاہ



ڈاکٹر جے۔ این۔ بھان



ڈاکٹر ہردے ناتھ کنزرو



سر رام ناتھ چوپڑہ۔ جموں



صدر انجمن ترقی اردو



ڈاکٹر کرن سنگھ



ٹھاکر رندھیر سنگھ کٹھوعہ



امرت ملہوترہ ۔ جموں



سردار بدھ سنگھ



مرزا محمد افضل بیگ



مرزا غلام محمد بیگ سیرنل



صوفی محمد اکبر۔ سوپور



مفتی جلال الدین سرینگر



شیخ محمد اکبر۔ بارہ مولہ



میر عبدالعزیز



پیر محمد مقبول۔ یلہ گام



جانکی ناتھ گکرو۔ اننت ناگ



بخشی غلام محمد۔ سابق وزیر اعظم کشمیر



غلام جیلانی جم۔ پٹن



سنت سنگھ تیغ



خواجہ غلام محمد صادق سابق وزیر اعلیٰ کشمیر



ڈی۔ پی۔ دھر۔ وزیر منصوبہ بندی ہند



پنڈت ترلوچن دت



میر اسداللہ بانہال



میر غلام محمد راجپوری



غلام حسن خان پنجورہ



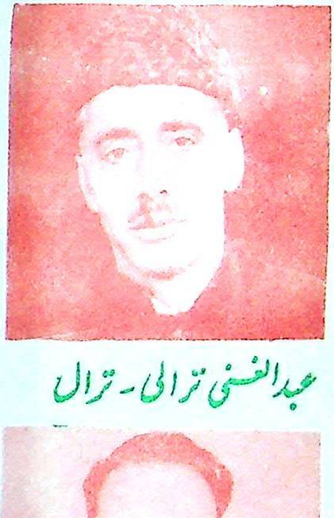
مفتی محمد سعید۔ بیجباڑہ



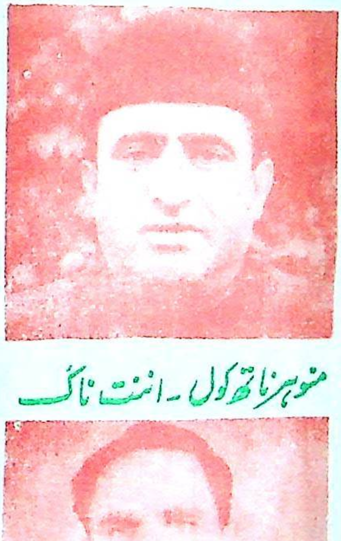
سید میر قاسم ۔ وزیر اعلیٰ جموں و کشمیر



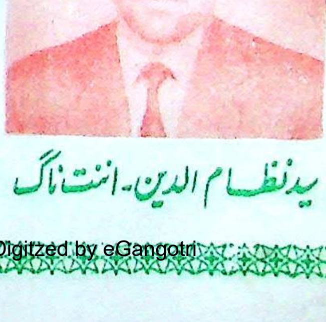
شمس الدین ۔ سابق وزیر اعلیٰ جموں و کشمیر



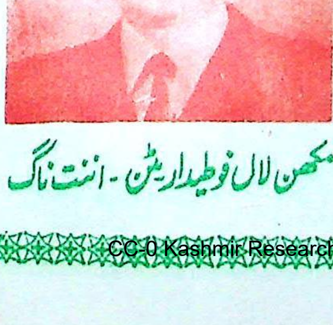
عبدالغنی ترالی ۔ ترال



منوہر ناتھ کول ۔ اننت ناگ



سید نظام الدین ۔ اننت ناگ



مکھن لال نوطیدار یٹن ۔ اننت ناگ



چودھری غلام عباس ۔ جموں



شیو نرائن فوطیدار ۔ سرینگر



علی محمد بٹ ۔ بسنت باغ



غلام محی الدین فاضلی گامرو ۔ باندی پور



میرواعظ مولانا محمد یوسف شاہ



مفتی ضیاء الدین پونچھی



میرواعظ مولانا محمد فاروق



شمس الدین احمد سرینگر



دینا ناتھ چوپڑہ



حضرت میرک شاہ



شری لکشمن جو رینہ ۔ سرینگر



پیر نظام الدین سجادہ نشین درگاہ شریف
کشتوار



پیرزادہ غلام احمد مہجور



میر مقبول گیلانی



غلام نبی ۔ گلکار



محمد یوسف قریشی



عبد الرحیم بانڈی



غلام قادر بانڈی



منشی شہاب الدین



مولوی محمد عبداللہ وکیل



میر واعظ مولانا غلام نبی ہمدانی



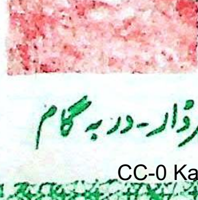
سیّد عنایت اللہ جوکر.



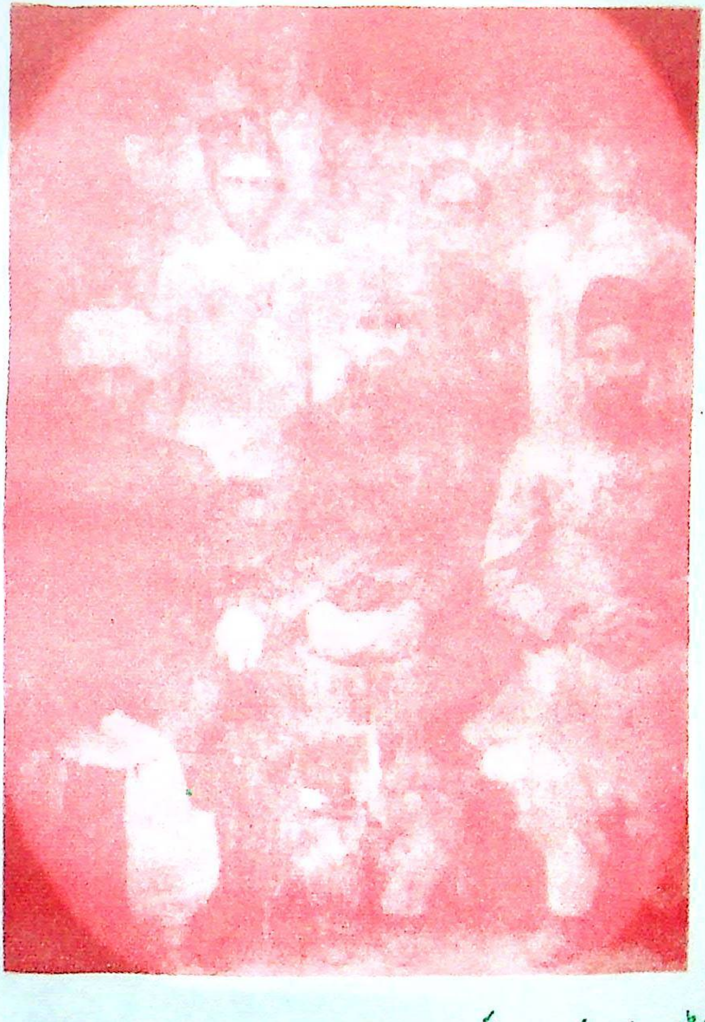
قاضی عبدالغنی دلنہ



چودھری حمید اللہ - جموں



اکبر ڈار - دربہ گام



بیٹھے ہوئے دائیں سے بائیں :-

مولانا محمد سعید مسعودی ۔ مولانا غلام مصطفےٰ مسعودی ۔ سید غلام محی الدین اندرابی

کھڑے بائیں سے دائیں :-

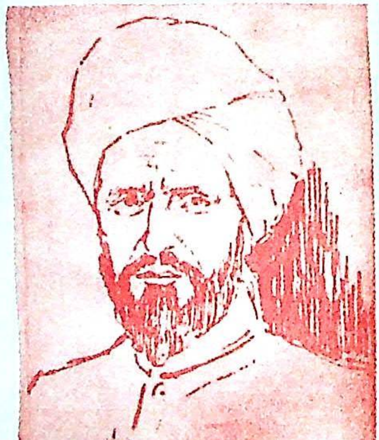
سید محمد مقبول بیہقی ۔ صدرالدین مجاہد ۔ ینگ عبداللہ



مولانا احمد اللہ ہمدانی سرینگر



سید حسین شاہ جلالی سرینگر



مستری یعقوب علی ۔ جموں



منشی اسد اللہ وکیل ۔ سرینگر



خواجہ غلام احمد عشائی



جسٹس جیالال کلم



مولوی محمد امین



عبدالسلام دلال



میاں احمد یار خاں



سردار گوہر رحمان - لودھی



شریمتی کرشنا مہتہ



اوم مہتہ



عبدالغنی گونی



غلام رسول آزاد



جسٹس آنند نرائن ۔ ملا



غلام رسول کرایپاک



جگت رام آرین



سرداری لال ۔ مہاجن



منگت رام شرما



پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ ۔ جموں



جانکی ناتھ زتشی ۔ سرینگر



غلام مصطفےٰ عشرت کشتواری



خواجہ محمد عمر بٹ ۔ سرینگر



خواجہ مبارک شاہ بارہ مولہ



محمد مقبول شیروانی - بارہ مولہ



شریمتی رامیشوری نہرو



برج لال نہرو۔ بلونت کمار نہرو



شیام لال صراف - سرینگر



کشپ بندھو



شمبھوناتھ پارمو "الکوثر"



غلام محمد میر - سجن



غلام محمد میر - پونچھ



پیرزادہ غلام محمد مسعودی پانپور



غلام نبی دانی کریشور بڈگام



پیر محمد یٰسین - کرالہ پورہ



کوشک بکولا۔ لداخ



میاں نظام الدین وانگت



چودھری محمد شفیع



آغا سید ابراہیم۔ کرگل



میاں بشیر احمد وانگت



کاچو محمد علی



محمد مقبول بٹ۔ دتہ لار



صنم وانگل۔ لداخ



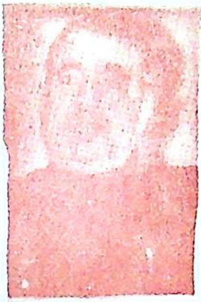
صوفی نور الدین گاندربل



جسٹس جانکی ناتھ وزیر



جسٹس جانکی ناتھ بٹ



جسٹس میاں جلال الدین



خواجہ سیف الدین گنائی



پیارے لال ہنڈو



سری کنٹھ رینہ



اومکار ناتھ در



پیر حسام الدین



مولانا انور شاہ مسعودی



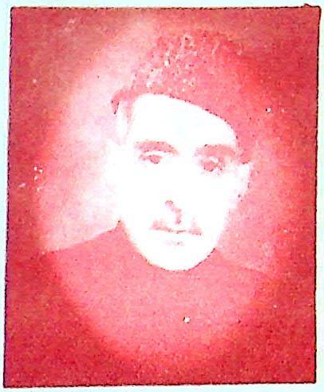
حاجی میر غلام نقشبندی



صوفی غلام محی الدین



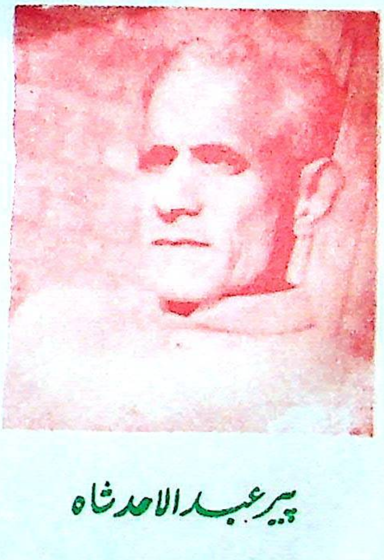
عبدالحمید خان لون



صدرُالدین مجاہد



غلام محمد بٹ



پیر عبدالاحد شاہ



میجر محمد افضل



دینا ناتھ مہاجن - جموں



گردھاری لال ڈوگرہ - جموں



بھگت چھجو رام - رنبیر سنگھپورہ



کوتوال چونی لال - بھدرواہ



امرناتھ شرما - اودھم پور



چونی لال شرما - جموں



پیر سیف الدین مخدومی



غلام محی الدین قرہ



دامودر بٹ



نور محمد شیخ



پیر محمد یحییٰ صدیقی



میر غلام حسین گیلانی



غلام احمد پُرزہ



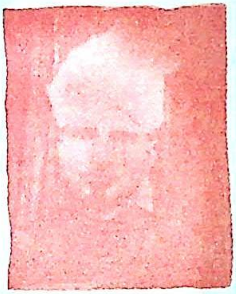
رام پیارا صراف۔ سانبہ



کرشن دیو سیٹھی۔ جموں



بھگت رام شرما۔ جموں



پیر جماعت علی شاہ۔ بیلطھر



غلام احمد دیو۔ ڈوڈہ



رام لعل۔ اکھنور



چیلا سنگھ۔ چھمب



کنور ساگر اسنگھ۔ سانبہ



مہنت رام شرما۔ جموں



پیرزادہ غلام جیلانی پانپور



ماسٹر ثناءاللہ ۔ راموہ



نورالدین ڈار ۔ نانل



عبدالمجید بانڈی ۔ شوپیاں



غلام حسن ملک بز لامبر



غلام احمد میر ۔ سلر



غلام رسول رینہ ۔ آرہ



غلام قادر شورن



غلام رسول شیخ شوپیان



صوفی غلام احمد



غازی عبدالرحمٰن



محمد سلطان شجار



موہن سنگھ نربان



ڈی۔ این۔ یاتری



غلام قادر جانباز



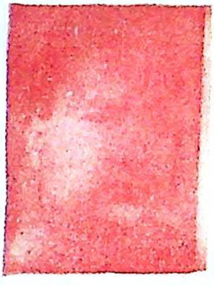
میجر پیارے سنگھ کٹھوعہ



اندر جیت ملہوترہ کٹھوعہ



چودھری فتح محمد خاں



بلدیو شرما - جموں



جیوتشی رام کرشن - جموں



ماسٹر رام رکھا مل ـ بنیر پنگھوڑہ



دھرم پال - اکھنور



جنک راج گپتا



ماسٹر بیلی رام



محمد شفیع قریشی



علی محمد طارق



غلام محی الدین ہمدانی



موتی لال مصری



پیر غیاث الدین



خواجہ غلام رسول رینزو



عبدالغفار بٹ



میر غلام مصطفیٰ



محمد عبداللہ شاعر



جمیل بابا - بانڈی پور



مختار احمد نادی ہل - بانڈی پور



عبدالخالق بٹ - پرنگ



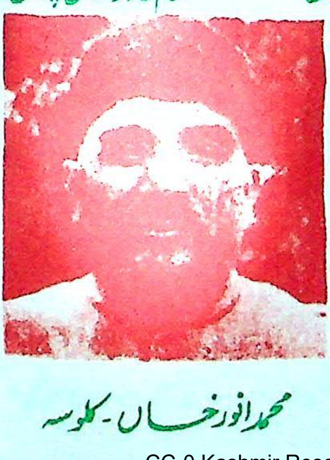
غلام نبی جان اجس



غلام قادر مصالح چوگل



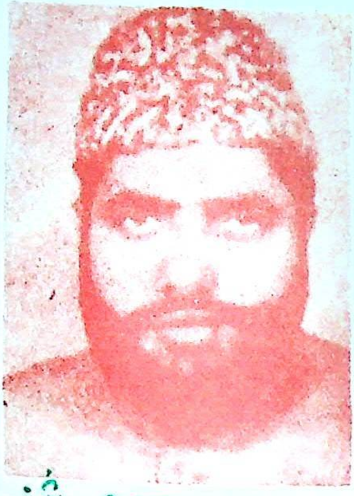
سید علی شاہ گیلانی ڈورو



محمد انور خاں - کلوسہ



علی محمد نائک - ترال



چودھری [redacted] محمد شفیع



سیف الدین ڈار - نائل



امیر اللہ خاں



پیر حسام الدین نکیہ دھال



عبدالغنی - بمنتہ ہالی



محمد یعقوب بٹ - کولہ گام



محمد اشرف خاں اننت ناگ



عبدالغنی ملک ۔ سوپور



غلام رسول کار سوپور



محمد مقبول ہنجو ۔ بارہ مولہ



عبدالعزیز پرے



عبدالغنی میر لنگیٹ



سید حسین ڈورو



محمد اسلم - بیناڈھر



ہربنس سنگھ آزاد - بارہ مولہ



رنگیل سنگھ - جموں



غلام نبی نایک



ہنسراج ڈوگرہ



عبدالعزیز زرگر



مظفر عظیم چشتی



اختر نظامی بانہال



عبدالغنی لون - ہرے



خواجہ غلام نبی - وانی



سید علاؤالدین گیلانی



ہیم راج جھنڈیال



غلام محمد وانی رست کوہجی



غلام رسول ڈار - یال



سورج رام کھورانہ - حال دہلی



ٹھاکر رونق سنگھ - جموں



عبدالرحمٰن صوفی
سرینگر



رام چندر کھجوریہ - بلاور



جتندر دیو شرما - جموں



بنسی لال کوہستانی - کٹڑہ



رام چند مہاجن - جموں



شیو رام - منمار



ملک ثناء اللہ بٹ، پٹن



عبدالغنی بٹ ـــ پٹن



ماسٹر غلام احمد ـ پونچھ



غلام قادر صوفی ـ پٹن



عبدالرحیم گوجری ـ پٹن



حکیم غلام الدین سالف ـ کھور



میرزا سیف اللہ بیگ ـ پرتو



غلام محی الدین خاں نگیہ بوگ



راجہ محمد افضل خاں اوڑی



عبدالقدوس آزاد ـ نارہ بل



عبدالعزیز پرے ـ پلہالن



عبدالغنی میر ـ نہال پورہ


عبدالقیوم - چرار شریف


آغا سید علی صفوی - بمنہ بڈگام


عبدالرحمٰن راحت - ہرن


سید احمد سعید - نارہ بل


استاد رمضان جو صوفیانہ موسیقی کے ماہر


سریندر سنگھ - کانہ ہامہ



غلام قادر بیدار - پٹن



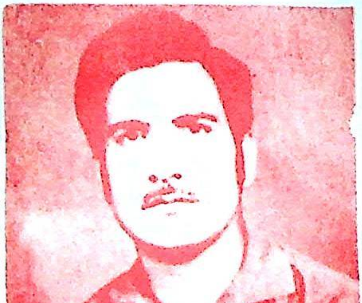
نور محمد بٹ - پٹن



سید عباس شاہ نولری



محمد اکبر فیروزپورہ



محمد شفیع شاہ چھل



محمد امین ۔ سرینگر



غلام احمد جیولر ۔ سرینگر



آغا سید احمد ۔ سرینگر



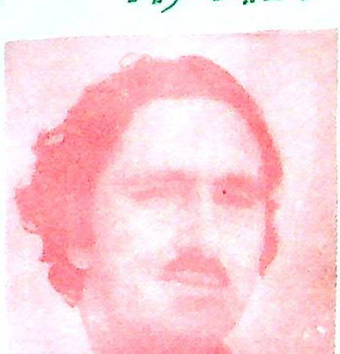
غلام محمد جیولر ۔ سرینگر



محمد امین نحوی ۔ سرینگر



ڈگمبر سین ۔ ساہنی



محمد یوسف ٹینگ ۔ سرینگر



جی ۔ ایم ۔ بادن ۔ سرینگر



پنڈت موتی رام بیگڑہ اودھم پور



جمال الدین ڈار۔ درہال



کلبیر سنگھ۔ جموں



عبدالعزیز شال۔ درہال



محمد الدین بانڈی۔ پونچھ



محمد اقبال درہال



میر بادشاہ۔ کشتواڑ



منشی محمد انور۔ بھلیسہ



گلزار احمد



بلدیو پرشاد شرما۔ جموں



گنیش داس شرما۔ جموں



رشی کمار کوشل



چمن لال گپتا۔ جموں



شیخ عبدالرحمٰن بھدرواہی



شو چرن گپتا۔ اودھم پور



مہاشہ ناہر سنگھ
رنبیر سنگھپورہ



بچن سنگھ پنچھی
جموں



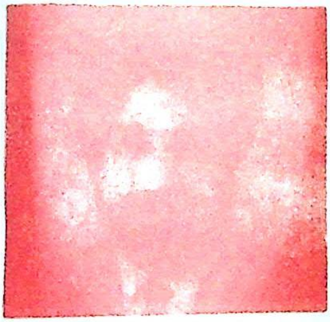
کنور سودرشن سنگھ
جموال۔ جموں



ڈاکٹر شنکر رینہ



عبدالرشید کابلی



گورمکھ سنگھ - جموں



گوربخش سنگھ - سنگپورہ - کلاں



ریاض پنجابی



بشیر احمد خاں وانیگام



سیف الدین قاری۔ خانیار



غلام نبی نوشہری



سری کنٹھ کول۔ سرینگر



سید عبداللہ صفوی۔ زڈی بل



محمد الیاس قریشی سرینگر



ثناء اللہ ڈار۔ کاکاپورہ



سلیم انور ڈار۔ سرینگر



جیالال وسنت جموں



دینو بھائی پنت جموں



لال چند گپتا



مدہ سودھن ملہوترہ۔جموں



اوناش کپور۔جموں



پریم چند پریمی ادھم پور



جتندر ادھم پوری



غلام علی مشتاق ڈوڈہ



آر۔این۔مینگی



محمد عبداللہ تبت بقال



شیو کمار شرما۔ طبلہ نواز



بھجن لال سوپوری



مکھن لال بستانہ



راج بیگم۔ گلوکارہ



غلام نبی جانباز



ودیا رتن کھجوریہ آرٹسٹ



محمد سبحان بھگت



بھگت علی محمد



پران کشور۔ ریڈیو آرٹسٹ



جگرناتھ ساقی ریڈیو آرٹسٹ



پشکر بھان۔ ریڈیو آرٹسٹ



ترلوک کول۔ آرٹسٹ



موتی لال ساقی



مکھن لال بیکس



سومناتھ سادھو



جگن ناتھ شیو پوری



اوتار کرشن رہبر



ملک راج صراف
جموں



پروفیسر گوری شنکر



دیاشنکر گردش



ماسٹر روشن لال
میرپور



پروفیسر رام ناتھ شاستری



ست صراف
جموں



پروفیسر سیوا سنگھ
سنگھ پورہ کلاں



چودھری گیان چند میرپوری



اوم صراف
جموں



مولانا عبدالمجید سالک



مولانا کامگار کشتواری



محمد امین کامل



پریم ناتھ بزاز۔ حال دہلی



ڈاکٹر فدا محمد حسنین
سرینگر



سدھیر در۔ کارٹونسٹ ہندوستان ٹائمز



آر سی۔ رینہ۔ سرینگر



رگھناتھ وشنوی سرینگر



بدری ناتھ کول۔ غاداری



غلام نبی طوری۔ بیجبارہ



بی۔ کے وشنوی۔ سرینگر



اومکار ناتھ کول۔ سرینگر



پی ۔ این ۔ کاشمیری



غلام رسول ۔ عارف



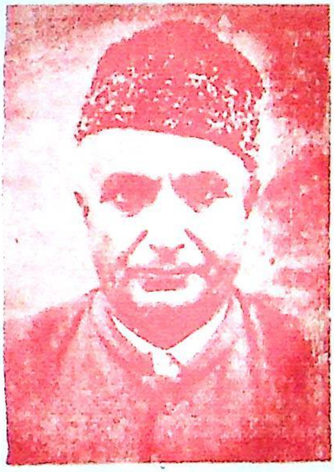
خواجہ ثناراللہ بٹ



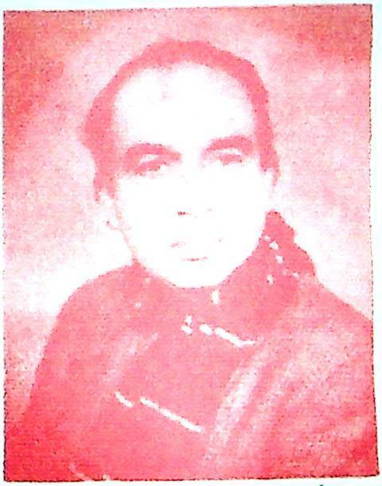
نند لال واتل



عزیز کاشمیری



مبارک شاہ قادری



مکھن لال ۔ محو



غلام محی الدین رہبر



حکیم غلام محی الدین



شانتی سروپ نشاط



طاہر مضطر



رشید تاثیر



غلام محمد بٹ



بشارت سلیم



گردھاری لال آنند



وید راہی۔



ڈاکٹر اکبر حیدری



پروفیسر جے لال۔ کول



دھرم چند پرشانت



منشی محی الدین صلاتی



بھوشن رینہ



شمبھوناتھ بٹ حلیم



مشتاق تبسم



بشیر بھدرواہی



غلام محی الدین حاجنی



بلراج پوری



علی محمد لون



غلام نبی گوہر چرار شریف



پی۔ این۔ جلالی



محمد امین پنڈت



گیانی کرتار سنگھ کومل



فاروق مسعودی



پرتھوی ناتھ مادھوب



تربھون ناتھ ۔ زتشی زار دہلوی



آنند موہن زتشی ، گلزار دہلوی



اکبر جے پوری



غلام احمد مقبل سرینگر



دینا ناتھ کاشمیری



قیوم شبنم سرینگر



نشاط انصاری ٹونک



جیالال بھان اسیر سرینگر



رسا جاودانی



نرسنگ سہائے شوق جموں



ویدپال دیپ جموں



کشن سمیل پوری



یش شرما
جموں



عابد مناوری



برج موہن شفق جموں



غلام نبی شہباز راجوری



تارا سمیل پوری



علامہ برجموہن دتاتریہ کیفی



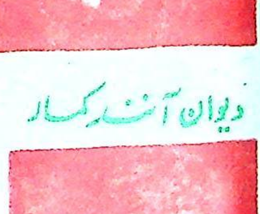
ڈاکٹر سیف الدین کچلو



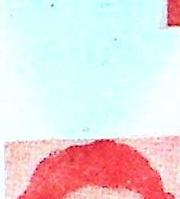
دیوان آنند کمار



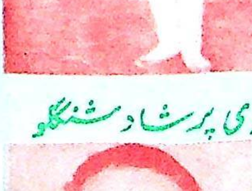
بدری پرشاد شنگلو



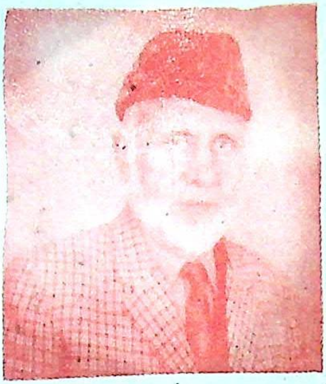
محمد یونس کرناہ



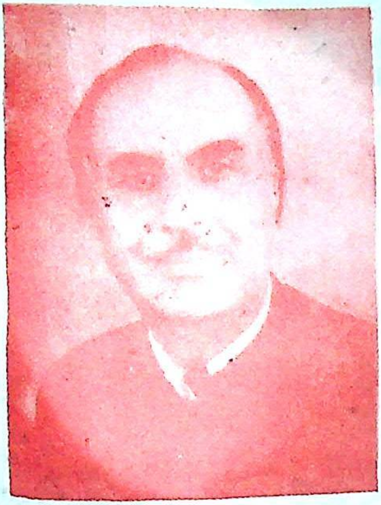
کاپرن کولہ گام



وزیر رام سرن داس جموں



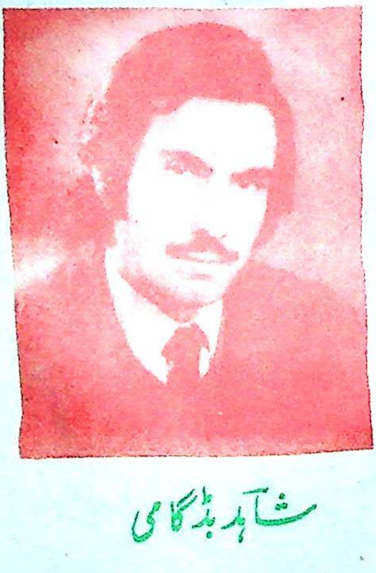
مرزا غلام حسن بیگ عارف



دینا ناتھ نادم



امام الدّین مخمور



شاہد بڈگامی



سید مبارک شاہ فطرت گیلانی



میر غلام رسول نازکی



راجہ محمد یعقوب خاں درد پونچھی



غلام نبی خیال



رحمن راہی



پدم شری اختر محی الدین



نشاط کشتواری



غلام نبی فراق



مظفر عازم



حکیم منظور



فارق بڈگامی



عبدالستار رنجور



فاضل کاشمیری



خضر مغربی



چمن لال چمن



رسول پونچھی



ٹاک زینہ گیری



صوفی غلام احمد گاش



سجود سیلانی سرینگر



غلام نبی ناظر یاری پورہ



غلام محمد ملک شوریدہ۔ اننت ناگ



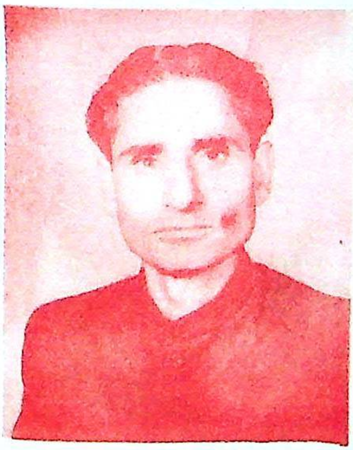
حکیم حبیب اللہ سوپور



میر غلام محمد طاؤس



غلام نبی ھاگرو سرنل



سروانند کول۔ پریمی صوف



مشتاق کاشمیری چارچنار



صمد میر - نمبل ہار - بڈگام



رفیق راز - چھدوری ، سرینگر



جی - ام - بابا سرینگر



عبدالاحد حاجنی



محمد امین شاکر



شفیع طارق سرینگر



محمد احسن - احسن سوناواری



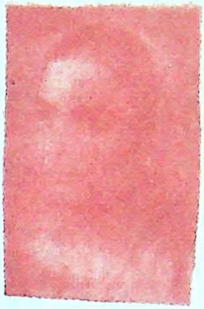
مکھن لال کنول - سوپور



زینب بیگم ۔ سرینگر



محمودہ سید احمد علی شاہ



پدما سچدیو ۔ جموں



فریدہ کول سرینگر



بیگم سید میر قاسم



کنیز فاطمہ دختر جمیل بابا۔



فرحت نسیم قادری



چشتی مقبل



خولہ رفعت



خدا کے لئے ہاتھ رکھو نہ دل پر

کہ اس میں چھپی ہے محبت کسی کی



وطن کی محبت میں جالبؔ نے یارو

قلم سے الگ اپنی دُنیا بسالی